



# اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار کی تاریخ

## اسلامی فتوحات اسلامیہ

فتوحات اسلامیہ نے خلافتِ عثمانیہ کے درجہ تک و طر ایٹا سے مرکش وائٹس اور وطر ایٹس تک



تألیف: احمد عادل کمال  
ترجمہ: انصار عثمان کمالی



## اپنی تاریخ سے آشنا قومیں اپنے بغیر ایسے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں

خطاب یہ جو انسان اسلام  
علا مہ اقبال

بکھی اسے نو جوان مسلمان تہ نہ بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟  
تجھے اُس قوم نے پالا ہے آنکھیں صیت میں کھل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردار  
حمدن آفریں، خلاق آئین جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی ٹھکانوں کا گہوارا  
ماں الفکر فخری کا رہا شان امارت میں یہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رُو کے زیہارا  
گداؤں میں بھی وہ اللہ والے تھے فیور استے کہ نعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا  
غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا  
اگر چاہوں تو نقشہ کشی کر الفاظ میں رکھ دوں مگر میرے عقل سے فردا تر ہے وہ نظارا  
تجھے آہاء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گلتارہ وہ کروار، ٹوٹا ہوا، وہ سیارا  
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی نہیں دنیا کے آئین مسلمان سے کوئی چارا  
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آہاء کی جو دیکھیں ان کو لہرپ میں تو دل ہوتا ہے سپہارا  
(بالک دور)





اسلامی فتوحات کی جدید سہ ماہی تاریخ

# اٹلس فتوحات اسلامیہ

تعارف، صدیقی سے خلافتِ نمونہ کے سیکڑے، کھانے، طوائف سے کرکٹ، اڈا، اور دوطرفہ پریم

■ 150 تصاویر، پانچ رنگ کی تصاویر ■ 200 تصاویر، 300 تصاویر ■ گورنمنٹ سے گزرا

تقریباً احمد علی کمال ترجمہ و اشعار: عین قادری

دارالسلام



کتاب اسلامی کی طبع و اشعار

مكتبة دار السلام، ١٤٤٨ هـ  
 دراسة مكتبة السلفك، العهد الخلفاء البشر  
 الطائفة احمد عادل  
 ٩٩١ مقي: ١٧٣٤ هـ  
 ومك: ٩٨٤-٩٩١ هـ  
 ١. التفتحات الاسلاميه ٢. التبرير الاسلامي أ. التبرير  
 ديوي ٩٥٢ ١٤٦٨/٦٢٥٢  
 رقم الإيداع ١٤٤٨/٦٢٥٣  
 ومك: ٩٨٤-٩٩١ هـ ٩٧٩-٩٨٤ هـ





اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

### اقتساب

ہر اس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پُر فتن دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمت رفتہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

\_\_\_\_\_

[illegible]

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حواشی
62	باب سوم جزیرہ نما کے عرب:		
	عراق، قزاق اور آریائی قبائل		
62	1. عرب کا تعلق عراقیہ		" ذرا " " قصب " " ذریک " " قصب " " ذریک " " ذریک "
63	2. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق	2. جزیرہ نما کے عرب کی تعلق	" بحرین " " رسول اللہ ﷺ کو عام وقت "
64	3. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
65	4. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
66	5. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
67	6. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
68	7. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
69	8. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
70	9. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
72	10. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
73	11. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
73	12. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
74	13. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
75	14. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
76	15. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
77	16. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
78	17. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
79	18. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
80	19. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
81	20. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
82	21. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		
83	22. قزاق اور آریائی قبائل کا تعلق		

صفحہ	عنوانات کتاب	تفصیل	عنوانات کتاب
84		14. <u>شیخ احمد انصاری</u>	
85	» زخائب	15. <u>معمر بن عبد قیس</u>	چنگیز خان
86		16. <u>معمر بن قیس</u>	فنی و ذہول کے معرکے
87		17. <u>شیخ اور فرانس کے معرکے</u>	معمر بن قیس
88		18. <u>خالد کا عراق سے شام تک سفر</u>	خالد بن ولید کا عراق سے شام آ جانا
89	» عین اتر	19. <u>عراق میں خالد کے معرکے</u>	2. خالد بن ولید کا عراق سے شام آ جانا
90	» اہمیت بن معمر قیس کا	20. <u>جنگ ہمر</u>	3. معمر بن قیس
91		21. <u>معمر بن قیس (2 اور 3)</u>	
92	» ارباب	22. <u>معمر بن قیس (3)</u>	4. معمر بن قیس
93	» شہید	23. <u>معمر بن قیس (4)</u>	
94		24. <u>معمر بن قیس (5)</u>	
95		25. <u>معمر بن قیس (6)</u>	
96		26. <u>سوی قیس کا قتل کی بھارت</u>	
97	» سواد	27. <u>سوی قیس کا قتل کی بھارت</u>	
98	» سوات		
99	» سوات		
100	» سوات		
101		28. <u>اسطوری کے نقشے میں "عراق" اور "الجزیرہ"</u>	
102		29. <u>عراق اور الجزیرہ (خلافت راشدہ میں)</u>	
103		30. <u>قادیسیہ کا نئے دہشت</u>	
104		31. <u>قادیسیہ کی قادیسیہ کی قادیسیہ</u>	
105		32. <u>قادیسیہ کی قادیسیہ کی قادیسیہ</u>	
106	» ارباب	33. <u>قادیسیہ کی قادیسیہ کی قادیسیہ</u>	
107	» شہید	34. <u>قادیسیہ کی قادیسیہ کی قادیسیہ</u>	

صفحہ	عنوانات کتاب	صفحہ	عنوانات کتاب
108		35	انقرضہ حرمی قادیسیہ آء
109		36	میدان قادیسیہ کے قریب 37 جلد پراچانی نجوم
110		38	اسدائیکہ کے قریب 40
111		39	اسدائیکہ کے قریب 40
112		41	پہاڑوں 42
113		43	پہاڑوں 44
114		45	پہاڑوں 46
115		47	پہاڑوں 48
116		49	پہاڑوں 50
117		51	پہاڑوں 52
118		53	پہاڑوں 54
119		55	پہاڑوں 56
120		57	پہاڑوں 58
121		59	پہاڑوں 60
122		61	پہاڑوں 62
123		63	پہاڑوں 64
125		65	پہاڑوں 66
126		67	پہاڑوں 68
127		69	پہاڑوں 70
128		71	پہاڑوں 72
129		73	پہاڑوں 74
130		75	پہاڑوں 76
131		77	پہاڑوں 78

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	موضوع	صفحہ نمبر
132	2 الجوزیہ اور آرمینیائی کی لغت	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
133		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
134		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
135		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
136		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	باب چہارم:	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	تو حاکم کا ذکر ہے چہاں سے	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
139	6 کوئے سے چہرستان کی لغت	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
140		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
141		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
142		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
143		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
144		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
145		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
147		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
148		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
149		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
150		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
151		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
152		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
153		عنوان کتاب	صفحہ نمبر
154		عنوان کتاب	صفحہ نمبر

صفحہ	موضوعات کتاب	تفصیل	موضوعات کتاب
155	» شروان	54 آرمینیا اور آذربائیجان کی فطرت	
156	» پارچیا		
157	» پھیلوان » کیرڈاسو		
159	» فادرانسر » کورستان » پازرز		0 ہارادامیر کی فطرت
	» پورین		
	» زریچہ ڈاؤد خواف اسطوخیم دارغان اور ہریر		
160	» جھون » زریچہ » ہمد		
	» کھل » کیکر		
161	» بخرا » مہد » تہ		
	» سرکرد		
162	» کوش » طارستان (جمہورستان)		
	» پورس » آمل		
163	» خورزم (خدا) » خاٹکان » لہف		
164	» شاش » فرغانہ » کچر		
	» کاشان » کاشغر		
166			
168			
168		66 شام اور لبنان (جہیز)	
169		66 اردن و فلسطین (جہیز)	
170	» اردن » حص » بیت		2 فتح شام کا آغاز
171	» دمشق		
172	» لبنان » بیروت » حریت		
	» اسکندرون		
173	» بیکر دوم » اظاکیر » دریائے کامی		
	» عکا » حیفا		
174	» دریائے اردن » بیخیرام » طبریز		
175	» خروک مکت		
176		67 جنگ مذہب	
177	» فلسطین » بیجا کی سرزمین	68 عرب اور اردن کی فطرت	
178			
179	» شام — اپنی پہچان کے آئینے میں		مسلمانوں کی ترویج
180	» اناطولیہ » قسطنطنیہ (ایستنبول) » دست بزر		رومیوں کی ترویج

صفحہ نمبر	عنوانات کتاب	صفحہ نمبر	عنوانات کتاب
181	» نیرہ قلم	182	» آوازِ دین » یا قلا (سب)
183	» نیرہ قلم	184	» نیرہ قلم
185	» نیرہ قلم	186	» نیرہ قلم
187	» نیرہ قلم	188	» نیرہ قلم
189	» نیرہ قلم	190	» نیرہ قلم
191	» نیرہ قلم	192	» نیرہ قلم
193	» نیرہ قلم	194	» نیرہ قلم
195	» نیرہ قلم	196	» نیرہ قلم
197	» نیرہ قلم	198	» نیرہ قلم
199	» نیرہ قلم	200	» نیرہ قلم
201	» نیرہ قلم	202	» نیرہ قلم
203	» نیرہ قلم	204	» نیرہ قلم
205	» نیرہ قلم	206	» نیرہ قلم
207	» نیرہ قلم	208	» نیرہ قلم



صفحہ نمبر	تقریباً	موضوعات
209	95 محرم ۱۲۰۶ (۲)	مناجات تراشی
210		
211	96-99 محرم ۱۲۰۶ (3 اور 4)	بہشت
213	92-91 محرم ۱۲۰۶ (5 اور 6)	مناجات
214	93 محرم ۱۲۰۶ (7)	نظر بیکار ہوتے
215	94 سے ۱۰۰ درمیان کا مغلطہ 95 اپناں کی قدامت	نظر بیکار ہوتے
216		
217		
218	99 محرم اور دیکھئے (جدید)	کتابت
219		کتابت
220		کتابت
221	97 قلیبی سے مصری مغلطہ	کتابت
222		کتابت
223		کتابت
224		کتابت
225		کتابت
226		کتابت
227		کتابت
228	99 اپناں سے مصری مغلطہ	کتابت
229		کتابت
230	99 محرم ۱۲۰۶ (1)	کتابت
231	101-100 محرم ۱۲۰۶ (2 اور 3) 102 غلط	کتابت
232		کتابت
233		کتابت
234		کتابت
235		کتابت
236	103 اپناں کا دیکھئے مصری	کتابت
237	104 مغلطہ کی طرف سے دیکھئے مصری	کتابت
238	105 مغلطہ (دیکھئے) 106 مغلطہ کی طرف سے	کتابت

صفحہ	عنوانات حوالی	نقشہ	عنوانات کتاب
239	» دکنیہور = دہلیس		7 فتح اسکندریہ
240	» قسطنطنیہ = قسطنطنیہ		
242			
243		1077 (سید احمدی)	
243			باب اول
244	» برقیہ = فران = لوبہ		1 نرس (سید احمدی) اور عرب کی فتوحات کا طرہ
245	» طرابلس مغرب		2 فتح طرابلس
246	» سیرت = میراتہ = 53 ان	1008 برقیہ اور طرابلس کی فتوحات	
247		1009 چلیس، انچور اور مراکش (سید احمدی)	
248	» سببہ = قسطنطنیہ = جزیرہ		3 چلیس، انچور اور مراکش کی فتح
249	» فتح وادی، صلیبی، رسول کا دارکار، دہلی		
250	» بکارت = قرطاجہ، قرطاجہ		
251	» مراکش = المغرب	110 چلیس کی فتح	
252	» جنگ جزیرہ	111 انچور اور مراکش کی فتح	عربیہ بن ناسر کی فتوحات
253	» مرقیہ بن سیر	112 مراکش کی فتح	قرطاجہ کی فتح اور مراکش کی از سر نو فتح
254			باب 12
254	» آئین = 300		1 فتح انیس کاؤس
255	» کھلیک = طرابلس کاؤس		فتح انیس کاؤس کاؤس کا کردار
256	» قسطنطنیہ (جزیرہ)		2 طرابلس، جزیرہ، جزیرہ
257		113 وادی، جزیرہ، جزیرہ	
258	» جزیرہ، جزیرہ		
259	» قرطاجہ، اسامی، انیس کاؤس، جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ		
260	» وادی، جزیرہ، جزیرہ		
261	» جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ		
262	» جزیرہ، جزیرہ		
263	» جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ، جزیرہ		

صفحہ	عنوانات و اشعار	تفسیر	عنوانات کتاب
264	» شہداء » ماہرہ	114 فتح اترس	3 مہینے انیسویں شکرش
265	» طعیرہ » برشلونہ » کال		
266	» سرگٹ » تارمیان » ایوینان		
267	» کلوانہ		
268	» لینان		
269	» فرسیہ		
270		115 - سندھ اور وسط ایشیائی فتح	
271			باب: ہندو فتح سندھ
271	» کمران » دہلی		محمد بن قاسم (فتح کی سندھ پر یگانہ)
272	» اُردو » دریائے سندھ » واسط		
273	» پرکشیہ پاد (سندھوہ)		
274			باب: ہندو فتح
274	» خلیس » بڑنس » ریشہ		کچھ بڑنس کی فتح
275	» لکھنا » ازبک » مدوٹس		1 فتح کی بڑی کم
276	» کون » شیوں » اراد		
277	» لوتہ وادی » قریب (سائبریا)	116 کچھ بڑنس کی فتح کی مسامتہ	2 کچھ بڑنس کے بڑاڑ کی فتح
279			3 قریب اور بڑنس کی فتح
280		117 مکہ اور اسکندریہ سے فتح قریب	رہوٹس
281		118 مہینے محمد شہزادہ فاتح اسطہ کی رحمت	
282	» اتریش (کریٹ) » محمد جیش کریت پر یگانہ		4 کریٹ (Crete) کی فتح
283	» امیر غم کے کفارہ دہلی فتح کی انعامت	119 فتح کریت	
284	» قہسوں		
285	» خلیفہ » مارچا » کرانہ		
286	» فرمنس		
286	» لوسوں		
287	» خلیفہ عبدالملک اور خلیفہ دہلی علی علیہ		5 فتح کریت
288		120 سلی (دھپہ) کی فتح	

صفحہ	عنوانات کتاب	تفصیل	عنوانات کتاب
289	» جنتیہ اسلامی جنتیہ زیب کا گوارہ		اسد تبارکات کا مسئلہ
290	» سُر		چارسو کی فتح
291	» محمد بن ابی انوار		فتح نصر علیہ
292	» چارسو = قہر اہل ط		سرفروسیں (پیرائیں) کی فتح
293	» مسیح = طاعت (تاریخ)		میرزا (طبرستان) کی فتح
294	» نوپ		
295		121 سرفروسی کی فتح	
296			
297			
298			
299	» آئی کے اندر مسلمانیت = ہارس اور فرنگ		اسد پادشاہ رید (آئی) پر چاند
300	» پاٹا = جزائر بلخارک		میرزا (طبرستان) پر دوسرا مسئلہ
301	» امیر صالح اللہ جنگ طلب = سارہ بیلا		رومیوں کا نوافلی مسئلہ
302	» کچھ کافر تاج		امور دین اللہ کی فتح
303			مظہر مسلمانوں کے چارہ مسئلے لکھا گیا
304	» رادین = چھا = آئی پر پہلا مسلمان مسئلہ		6 پاٹا، جزائر بلخارک اور سارہ بیلا کی کہات
306	» فرانس		جزائر بلخارک
307			جزیرہ سارہ بیلا
307	» دریائے فرات = کچھ ازاد	122 پاٹا کی فتح 123 فتح میرزا	
308	» ترکستان	124 سارہ بیلا اور تھو کی فتح	
309	» شامیت = قوتیہ = غلامانہ بین کپڑا		
310	» چاند کچھ قوتیہ = اورنگزاد اور کپڑا اور		
311	» کئی شہر = قتل = کئی شہر		
312	» قریہ جہان = کچھ کمرہ = کچھ کمرہ		
	» ازیمیت = کچھ = کمرہ = کئی شہر		



باب اول:  
سلطنت عثمانیہ کے کچھ مسائل و مسائل اسلامیہ

1 عثمانی ترکوں کی ابتدا اور اولیٰ دکانی

اناطولیہ میں عثمانیوں کا پیدائش

2 عثمان اول اور قوت و طاقت کا آغاز  
عثمان خان کا قریہ جہان پر قبضہ

صفحہ	موضوعات ادبی	توضیح	موضوعات کتاب
313		126 سلطنت عثمانیہ کی دولت	
314		127 یورپ (چھپ)	
315	» قریبی » گیمپانی » چٹاق محمد		3 آذربائیجان تو حیات کا سلسلہ چوری دکھتا ہے
316	» غلام الدین »	128 سلطنت عثمانیہ مراد اول کے عہد میں	
317	» اورنگ » فلپ پائس » رومیلیا (رومی)		4 سلطان مراد اول کی فتوحات
318	» مقدونیہ » فلیپینا » ماسٹر » برلین » صوفیہ » کھولپائس		
319		129 یونانی اور زنگیوں کا (چھپ)	
320	» سرینا » لاجینا » شکاری		
321	» دریائے گرتزا »		
322	» یونانیوں کا رواج ان کی کاشت کاروں کے نام		
323	» دھاکے سرینینا »		
324	» کوموہوہرہ میں مسلمانوں کا قیام علاقہ		
325	» عربوں کی شہادت »		
326	» کلدانیوں کی سرحد »		
327	» حیرت مان کے نام کے پھر		5 باغیہ اول (چھپ) کی فتوحات
328	» کلدانیوں اور کور	130 سلطنت عثمانیہ جنگ اور دے وقت	
329			ہر اب خود
330	» سرانچور » سمروینا »		سلطنت عثمانیہ کی اعلیٰ اور نئی فتوحات
331		131 عثمانی سلطنت دور کا زمانہ میں	» سلطان مراد اول کی فتوحات
332	» پچھلے عثمانی اور پہلے عثمانی کی باتیں		
333	» سمندری » فلور » نیلر » قرمان »		
334	» محمد کاغذ کی پوائس » یونان » دارنا »		
335	» ارباب »	132 عثمانی سلطنت مراد اول کی دولت کے وقت	
336	» سکندر بیگ »		2 سلطان مراد اول کی فتوحات
			عثمانیوں کی فوجیت، دے گئے کے لیے یورپ کی
			دور کی کوشش

صفحہ	عنوانات کتاب	تقریباً	عنوانات کتاب
337		133	باب سہم
338			ملکوں کو ملنے والی فوج کی خدمت
338	» یوسف تختی گلی کو فتح کرنے کی فکر		1 تختی گلی کے حکمران کی فوج
	» محمد فوج کا استدعا	134	تختی گلی اور آٹا خانے کی فوجوں
339			
340	» تختی گلی کے حکمران کی فوج	135	تختی گلی کے حکمران
341	» شہزادہ کی فوج		
342			
343	» شہزادہ کی فوج		
344	» اسلام آباد کی فوج		
345	» ایچ اے ایم اے کی فوج		
346	» محمدیہ فوج		
349	» محمدیہ فوج		
350	» شہزادہ کی فوج (شہزادہ کی فوج)		
351	» ایچ اے ایم اے کی فوج اور محمدیہ فوج		
	» محمدیہ فوج کی فوج		
352	» محمدیہ فوج		
353	» آکٹون اور		
354	» محمدیہ فوج	136	محمدیہ فوج کی فوج
355	» محمدیہ فوج		
	» محمدیہ فوج		
356	» محمدیہ فوج		
357	» محمدیہ فوج		
358	» محمدیہ فوج		
359			
360			
361		137	محمدیہ فوج کی فوج
362	» محمدیہ فوج		

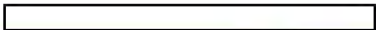
صفحہ	موضوعات کتاب	تفصیل	موضوعات ہواشی
363	فتح ملوہیٹیا کروشی	» -لاوینٹا » -سیریا » کرشیا	
364		» لچینٹو » نزارو	
364	باب چہارم		
364	سلطنت ملائیکہ مروی		
365	1 سلطان شہ اول اور نوامات شرقی مرثی	138 سلطنت ملائیکہ شہ اول کی تخت نشینی کے وقت	
366		» شہریز » صفوی سلطنت	
367		139 (تقریباً 1520ء میں)	
368	سلطان سلیم اور ممالک کی حماد آرائی	» پالہ ران » کورس	
369	(مغزین مرثیہ الیق)		
370	2 خام امیر اور نیک طاقات ملائیکہ میں انعام	» مرعہ راقی	
371	تاجک طاقات ملائیکہ میں انعام	» صلیب	
372		» عتلا کی مجموعی تعداد	
373	3 سلطان شہان تونی اور اس کی نوامات	140 سلطنت ملائیکہ شہ اول کی وفات کے وقت	
374	فتح ملوہ	» شہ و شہری لونی تانی کی تخت نشینی	
375	دورس اور شہری کی فتح	» حامیر دورس » شہ و شہری کی اور شہرست	
376	فتح سوہاس کے بعد کی ملائیکہ مہمات	» جنگ سوہاس	
377		» چورچو » چارلس ہٹم	
378		» آرمینا » یوڈا	
379	4 مروی اور شہر الدین پارہ و سکی کرنا نوامات	141 عہد سلیمان انعم کی مملکت کے وقت	
380		142 مراد طاق کے عہد میں نا طاقیہ کی نوامات	
381		» الہوریہ » پارہ و سار اور بیاقونی مسلمان	
382		» اترانو » کیردان پاشا » تونیس میں سکی	
383		» مطلق	
384		143 بر اعظم افریقہ 1566ء میں	
385		144 پارہ و سکی کی مہمات	
386	5 سلطان شہ ہائی کی نوامات	» قرمان یا قرمان » سارو مان	
	فتح قوس	145 مملکت سلطنت سلیم ہائی کے عہد میں	
	فتح ہاسکر	» قرمطی پاشا کی قوس پر بطار	
		» کرمان » تاجران اور سارمان کا سطر	
		» ہاک » زورک	

صفحہ	عنوانات کتاب	تفصیل	عنوانات حواشی
387	6 سلطان مراد ثالث کی تخت نشینی سلطنت قسطنطنیہ کا خاتمہ	» چس » المنو بھ اعرابی » ایدر لیسو رانی	
388		1469 عربیہ نام الفسطین اور عراقی مراد ثالث کے ہم پیش	
389		1472 مراد ثالث کے ہم پیش دلا ایت کھلا زور دھار	
390		» ہرنو » مہاسر	
391		1488 افریقہ مراد ثالث کے ہم پیش	
392		» کھلا ایتھوپا کا مراد ثالث کے ہم پیش	
394		1490 قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ 1520ء تک	
395		1500 سلطنت عثمانیہ (1520ء تا 1630ء)	
398		» سلطنت عثمانیہ زوال اور اختتام	
400			
400			
401			
414			
420			
420			
421			
422			
424			
426			
428			
430			
436			



صفحہ نمبر	عنوان کتاب	تفصیل	عنوانات حواشی
438	شیخ عربی کا سہ ماہی		
440	عربی کی قواعد کے بعد		== فقہ
441	مردان نامہ		
	ترجمہ کی کتاب		
	طیور و وحوش		
442	یہ کہ از دور اور مریدان		== (توضیح و توضیح)
444	شیخ مسعود کے مثال کا نام		== (توضیح و توضیح) کی کتاب اور ان کی کتاب
	ربیع النبی کے حضور میں		
446	نظر بن داغ		
460	عربی بن داغ		
466	محمد بن داغ		
469	باب دوم		== (توضیح و توضیح)
461	نیر مسعودیات و طبایع (نورانی نامہ)		
	پیر مسعود		
	سازمانی و زبانی		
462	پیر مسعود		
	ایمان کی کتاب		
463	شادمان		
464	پیر مسعود		
466	رحیم بن داغ		== (توضیح و توضیح)
	در بارہ کتاب		
	کتابی حضرت		
466	مردان کا نام		
	رحیم بن داغ		
468	پیر مسعود		
	ایمان کی کتاب		
469	صلو کے		
	رحیم بن داغ		
471	نورانی		== (توضیح و توضیح)
472	نورانی کی کتاب		
473	نورانی کی کتاب		

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات کتاب
474	== گریجویٹ پتھر ==		دشمنوں کا ہزاروں
476	== پرنسپل سلطنت ==		اسٹوری پاور اور طاقت اسلام کی جنگوں
477			پرنسپل
478	== قیصر اور کسٹل ==		قیصر اور کسٹل کی جنگوں
479			فلسفین اور معاشرہ کی جنگوں
480			کسٹل اور معاشرہ کی جنگوں
481			پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
482	== سائنس اور معاشرہ ==		پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
483	== غنائی ==		پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
484	== غنائی اور معاشرہ ==		پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
485			پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
487			پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
488	== عربی سائنس ==		پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
489			پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں
490			پرنسپل اور معاشرہ کی جنگوں



# حصہ چہارم

نہجہ دوم

باب اول

سلطنت عثمانیہ کے عہد میں فتوحات اسلامیہ

باب دوم

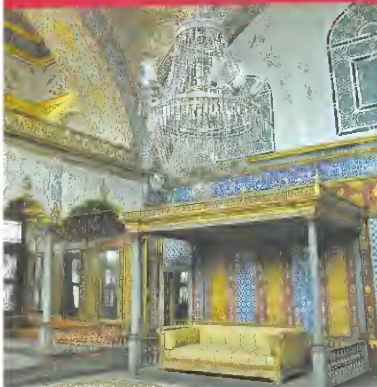

سلطنت عثمانیہ کی شمالی اور وسطی فتوحات

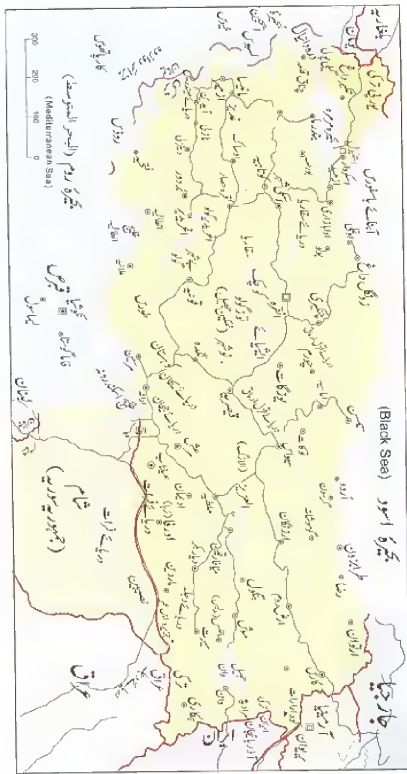
باب سوم

سلطان محمد ثانی کا فتح قسطنطنیہ

باب چہارم

سلطنت عثمانیہ کا عروج





### عثمانی ترکوں کی ابتدا اور نقل مکانی

عثمانی ترکوں نے اناطولیہ میں اسلامی سلطنت قائم کر کے اُسے مختلف سمتوں میں وسعت دی اور یہ سلطنت سات صدیوں سے زیادہ عرصے تک برقرار رہی۔ مغرب میں عثمانی سلطنت دریائے ڈینیوب<sup>1</sup>، مشرق میں بلخج، عربی (بلخج فارس)، چال میں بحیرہ ازوف<sup>2</sup>، کے چال میں بحرین، اور جنوب میں چوشنگ کا پل لگی۔ دولت عثمانیہ کی تاریخی تشکیل وسیع دائرے میں یورپ اور مشرق قریب کی تاریخ سے گرا تعلق رکھتی ہے، چنانچہ عثمانیوں کی تاریخ قرون وسطیٰ اور عہد جدید کی تاریخ یورپ سے مربوط ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا رشتہ مشرق عربی کی تاریخ سے جڑا ہوا ہے۔



نادرگاہ، ازوف سے بحیرہ ازوف کا ایک منظر



ڈانگاہ (ڈانگری) کے مقام پر دریائے ڈینیوب

- 1 دریائے ڈینیوب، 2850 کلومیٹر لمبا ڈینیوب دریائے دانوب کے بعد یورپ کا سب سے بلاندر ہے۔ اسے جرمن زبان میں Donau کہا جاتا ہے۔ ڈینیوب برزی کے جنوب مغرب میں واقع بلکے فارم سے نکلتا ہے اور مشرقی آسٹریا، انگری، ہنگری، بلغاریہ اور رومانیہ کے جنوب مشرق میں بہتا ہے۔ بحیرہ ازوف میں جا کر تباہ ہوتا ہے۔ مشرق میں اس کا طاس انگری سے بحیرہ ازوف تک متن علاقوں میں واقع ہے، دو سب دریائے ڈینیوب کے ڈیپٹس آگے تھے۔ رومانیہ اور بلغاریہ کی زیادہ تر سرحد دریائے ڈینیوب ہی پر ہے۔ یہ علاقہ کچھ کرادیا اور بحرین کی حدود پر بھی بہتا ہے۔ اس کے کنارے یورپ کے تین ادارہ حکومت، قی (آسٹریا)، ہالینڈ (انگری) اور فلور (سربیا) واقع ہیں۔ (انتھاس، اندام، مکتبہ لبنان، بیروت، آکسفورڈ انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا)۔
- 2 بحیرہ ازوف۔ یہ جنوبی راس اور بحرین میں گھرا ہوا سمندر ہے۔ بحرین و انگریز (بحرین) اسے بحیرہ اسود سے الگ کرتا ہے اور ایک گنگ آٹا سے بحیرہ ازوف (Azov Sea) کو بحیرہ اسود سے ملاتی ہے۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا، 1973ء)

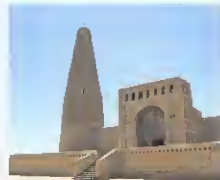
یورپ میں اسلامی فتوحات اور یمن میں اسلامی فتوحات کے سلسلے میں جو عہد خلافت راشدہ میں اور اس کے بعد عمل میں آئی تھیں۔ سلطنت عثمانیہ نے بھی اسلام کے نام پر شاندار فتوحات حاصل کیں اور عثمانی عساکر نے جنوب مشرقی اور وسطی یورپ میں درود رنگ سبکی ممالک روئے ڈالے اور یہ وہ ممالک تھے جہاں اس سے پہلے کسی مسلم حکمران کے زیر قلم نہیں آئے تھے۔ سلطنت عثمانیہ نے ان ممالک کی فتوحات سے یورپ میں اسلام کے فروغ و اشاعت میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

تیسویں صدی عیسوی کے رابع اول میں چنگیز خان کے حملوں سے دنیا بھر میں خوف و دہشت اور سرانستگی کی لہر دوڑ گئی۔ اس نے شمالی چین پر قبضہ کر کے ترکستان کا زور بکھرا دیا۔ اس زمانے میں کوئی انسانی قوت ایسی نہ تھی جو ان کے مقابلے میں کھڑی ہوئی، چنانچہ 1220ء و 1220ء میں چنگیز خان کے اہم سپہ سالاروں جن کو یونان اور وسطی یونان نے ترکستان کا علاقہ زیر و زبر کر ڈالا اور لوٹے مارے ایران تک پہنچ گئے۔

ترکستان: مغرب طبری کے مطابق دریائے جیون (آسوری) ترکستان اور سلطنت فارس کی سرحد بناتا تھا۔ 1886ء میں جیمز رسل نے "ترکستان" یا "طاس ترکستان" کا نام اس علاقے کے لیے تجویز کیا جو وسط ایشیا کے وسطی پہاڑوں بھیگور (کپتھین)، مشرقی ایران اور عراقی سندھ (مکرچہ شیلی) کے درمیان واقع ہے۔ اس سے پہلے روس نے ترکستان پر قبضہ کر کے تاتارستان، گورجنرل کا صدر مقام بنایا تھا (1867ء)۔ انقلاب روس (1917ء) کے بعد چند سال بعد یہ ترکستان قائم رہی اور جعفر اس مہم پر اب بھی صدر مقام تھا۔ اس دور میں مغربی ترکستان (دہلی ترکستان) اور مشرقی ترکستان (مشرقی ترکستان) کی اصطلاحیں مستعمل



کابل دہلی مسجد (پشتون)



ترکان (دہلی خانک) کا مینار

رہیں۔ ازبک دور سے یہ دریا (کھان) کے وسطی حصے پر ایک شہر ترکستان کے نام سے آباد ہے۔ اس سے پہلے باغریں، صوبہ صوبہ ترکستان شہر کو "نئی" کہتے تھے۔ ترکستان کی جو تسمیہ "کابل" "مشرقی ترکستان" دہلی اللہ احمدی تھے ان کی تبلیغ سے ترکستان نے اسلام قبول کیا تھا۔ ترکستان شہر "جاشقور" اور "برگ" ریلوے لائن پر واقع ہے۔ 1824ء میں جب سوویت زوں نے قومن کی بنیاد پر ترکستان کی تقسیم کو کی تو ملک کا مشہور نام "ترکستان" متحرک ہو گیا اور قومی نام استعمال ہونے لگے۔ مثلاً ازبکستان، ترکستان اور تاجکستان، تاجک جمہوریہ روسوں کے پاس سرحد بنائے گئے۔ (Grednyaya Aziya) یعنی وسطی ایشیا کی اصطلاح استعمال ہوتی رہی (آدو واکو و مارک اسامیہ 362-359/8)۔ روسی ایشیا کا بھیڑ بکشیوں سے بھرا گئے کوئی تکہ چھوڑا ہوا علاقہ ترکستان سے۔ اسے باہر وار تہیان تان کے پہاڑوں حصوں میں منقسم کرتے ہیں: ① مغربی ترکستان جس میں موجودہ دور کے ترکستان، ازبکستان، تاجکستان، کرغیزستان اور قازقستان شامل ہیں۔ ② مشرقی ترکستان جو چین کے مغربی صوبہ شی جیانگ (سابق "سیکیانگ") پر مشتمل ہے (اکسپڈر انکس رپورٹس و مشنری، 1551ء)۔ دسمبر 1901ء میں ازبکستان، ترکستان، تاجکستان، کرغیزستان، قازقستان اور تاجکستان دہلی تسلط سے آزاد ہو گئے۔ 13 دسمبر کو تاجکستان، کرغیزستان کے مغرب میں واقع ترکستان اور ترکی کے مابین واقع ہے، وہی ترکی زبان بولنے والوں کا ملک ہے۔ ترکستان کے روسی نام میں "ڈین" (ڈینا کی صفت) سے مراد سطح مرتفع یا سر ہے۔ سرقد، بخارا، خوارزم، سرحد، ترکستان اور ترکستان کے مغربی شہر ہیں۔



صورتحال میں قریب کھڑا

تاجداروں کی عمارت (مغل) اس وقت شمالی ڈیسٹ<sup>1</sup> کے دور کا ہے۔  
تاجداروں کی عمارت گری سے وسط ایشیا کے ترک مسلمانوں میں جو  
برائے سب سے پہلی گئی، اس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگ نقل مکانی کرنے  
پر مجبور ہوئے۔ ترکوں میں ایک چھوٹا قبیلہ "گانی" نام کا تھا جس نے  
اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور ہو کر اوسطیہ کا رخ کیا۔ ان کی نفی  
400 تھیں، یعنی تقریباً 4 ہزار افراد تھے اور ان کا سردار ایک مالدار شخص تھا  
جس کا نام کندوز الپ تھا۔

ان طویل میں عثمانیوں کا پہلا سفر۔

اس پر آشوب دور میں آذربائیجان کے علاقے میں جو آج ترکی کے شمال مشرق میں واقع ہے، قویہ<sup>2</sup> کے سلطنتی سلطان<sup>3</sup> اور ناکان ترکستان  
جلال الدین خوارزم شاہ کے بائیں وہ سرکرہ برپا ہوا جو "پاکستان" کے نام سے معروف ہے۔<sup>4</sup> قریب تھا کہ سلطان قویہ شکست کھا جاتا مگر میں اس  
وقت کندوز الپ<sup>5</sup> کو فرار پناہ کی حمایت میں سرکرہ کا رزدار نہیں کو پڑا اور اس کے ساتھ ہو کر لڑائی کے اپنے جرم دکھائے کہ وہ سلطان قویہ کی فتح کا  
سبب بن گیا۔ فتح کے بعد سلطان قویہ کو پچھ چلا کہ یہ محض ترک قبیلہ وطن کی محاش میں ہے۔ جب سلطنتی سلطان نے اس قبیلے میں حصول قوت اور  
جنگجوئی کے اوصاف محسوس کرتے ہوئے انھیں اپنی سلطنت اور پارٹیشن (دوی) سلطنت کی درمیانی حدود پر بسا دیا۔ اور دنیا کا موجودہ نقشہ دیکھا

1 شہادت: یہ دربار پرستوں کا مذہب ہے جو شمالی ایشیا اور شمالی امریکہ کی قدیم اقوام میں رائج تھا۔ "شامان" (اور اس پرست) ریکی کی شکست "نسان" "شامان"  
کے فرقہ کی ایک شکل ہے۔ (اکسپلورر انٹرنیشنل، 1331)

2 قویہ: یہ دہلی کی پہلی ترک کا دستور ہے جس کا قدیم نام ایکیم (icium) ہے۔ معرکہ اندازہ: Battle of Manzikert (1071ء) کے بعد سلطنت  
ترکوں نے قویہ پر قبضہ کر لیا۔ 1074ء میں سلطنتی خیمہ اور سلطان بن خلسہ قویہ میں شکست کھائی۔ یہاں سے (11) جلال الدین دہلی کا سفر ہے۔ قویہ کی سلطنت  
کا تختہ پلٹا۔ جسے عثمانیوں نے بھی اختیار کیا۔ (اور دوازمعارف اسلام: 482/2-18، ایشیا، بیٹیا تاریخ عالم: 40/1، تاریخ ترک: 26)

3 سلطنتی سلطان علاء الدین کی قیادت میں اول تھا جس نے 615ء تا 634ء اور 1219ء تا 1236ء اور طویل پر حکومت کی۔ سلطنتی ترکوں نے پانچویں صدی ہجری میں  
دہلی کے چھوٹے سے لے کر کبیرہ اور تک پہنچ سلطنت قائم کر لی تھی۔ قویہ کی سلطنت اسی کی ایک شاخ تھی۔ (المجلس التاريخ العربی الاسلامی، ص: 222)

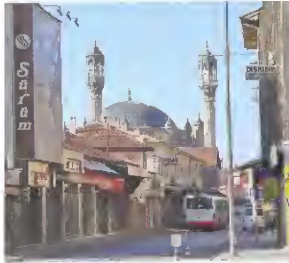
4 مخالف گروہ یا غلامی ہوئی، یہ سرکرہ سلطنتی سلطان اور جلال الدین خوارزم شاہ کے بائیں برپا نہیں ہوا تھا بلکہ یہ تاریخ ساز جنگ 621ء میں سلطنتی فرما دیا اور  
اولین کی قیادت میں اول اور غلاموں (تاجداروں) کے درمیان لڑی گئی تھی۔ (تاریخ اسلام اندازہ: شاہ خاں مجیب آبادی: 426/2، تاریخ ترک: انیسویں، ص: 24)

5 یہ درست نہیں کہ سلطنتی سلطان (علاء الدین کی قیادت میں) کی مدد کی تھی وہ ترک سردار "کندوز الپ" تھا بلکہ "در حقیقت وہ ترکان سردار، سلطان کا بیٹا اور غلام تھا  
اور اس نے 44 ہزار دیوں کو لے کر دربار فرار کی طرف سے زبردستی فرار ہو کر قتل ہو گیا۔ سلطان کے پاس اکثر تھے اور وہ بہت سی آہستہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس

کا علاء الدین سلطنتی نے اور غلام کو گھوڑہ کے قریب چاکیر غلام کی اور اس کے باپ سلطان خاں کو اپنی فوج کا یہ سالار بنایا (تاریخ اسلام: 427/2)۔ اور غلام کے  
میں بیٹے تھے، سلطان کندوز اور سرزین۔ اور غلام نے علاء الدین کی قیادت میں غلاموں کے عہد میں غلام بن گیا۔ اس نے قریب چھ سال اور کراچی کے راجہ (اور دوازمعارف  
اسلام: 386/2) اور غلام کے بیٹے کندوز کو مملکت لے کر لائی تھی "کندوز الپ" لکھنؤ علاء الدین کی قیادت میں اول کا مدد کا نظم کیا ہے۔ علاء الدین سلطنتی  
اور جلال الدین خوارزم شاہ میں لڑی 627ء تا 1230ء، دہلی اور عثمان کے ختام پر ہوئی تھی جس میں سلطنتی سلطان کو الٹا لاشرفی کی مدد حاصل تھی۔

(اور دوازمعارف اسلام: 323/7)

جائے تو وہ حدود آج کے ترکی میں "آکئی شہر" <sup>1</sup>، "کچمک" <sup>2</sup> اور کوتاہیہ <sup>3</sup> کے صوبوں میں پڑتی ہیں۔ اس سلطان کے عہد میں قونیا کی سلجوقی سلطنت اپنے عروج کو پہنچ گئی۔ اس نے زمینان قبیلہ "قانی" کو دیوب سرحدی جاگیر دیا، اس جاگیر کی وسعت 60 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ تھی، تاہم ارطغرل نے روہیوں کے خلاف چہار کر کے اس کا رقبہ 4800 مربع کلومیٹر تک وسیع کر لیا اور جب 80 سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا (1281ء تا 680ھ)، تو اس کا بیٹا عثمان اس کا جانشین بنا۔



کوتاہیہ (ترکی) کا بازار



آکئی شہر کے وسط میں رہا پہ چہر

1 آکئی شہر ترکی میں "آکئی" کے معنی ہیں "پہاڑا"۔ "آکئی شہر" وسطی مغربی اناطولیہ کا ایک شہر ہے۔ یہ ولایت آکئی کا صدر مقام ہے اور گرم چشموں کے لیے مشہور ہے۔ آکئی شہر کے قدیم دوری لین (عربی میں رزالیہ) کی جگہ ٹی ہے۔ 89ھ/708ء میں عباس بن علیہ اموی نے قونیا لین کوچ کیا۔ کچم 1097ء کو صلیبی حملہ جتان ادنی لین کی لڑائی جیت کر ترقی ملک میں سے گزرنے کے قتل ہو گئے۔ 1147ء (دوسری مسیحی جنگ) میں یہاں چیراہوں نے شکست کھائی اور ان کی قس قس ترک گئی۔ 1175ء میں تھوگولن نے (صلیبی حملے کے پیش نظر) اس شہر کو برباد کر دیا۔ 1920ء کی پان ترک جنگ میں چیراہ برباد کیا گیا۔ ان دونوں "آکئی شہر" ایک نئی شہر اور محلے سے جھٹکتی ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیا: 667، 665، 12)

2 کچمک یا پلے کچمک، چیراہ کے مغرب میں "آکئی شہر" کے نزدیک ٹال مغرب میں واقع ہے۔ اسے ہاشمیوں نے جو گورہ کہا یا تاتاقا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیا: 623/3)

3 کوتاہیہ، یہ قدیم Cotyaeum ہے جو ایک سنگ (صو) یا ڈھانچا کا صدر مقام ہے۔ یہ پوسق (دریا کے کنارے کا میدان) کے کنارے واقع ہے۔ اس کے متعلقات میں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ چھویں صدی مسیحی (783ھ تا 1381ء) میں یہ چھبہ ترکی کی کنراں گریبان اورجی (طیسان شہر) کا دارالحکومت تھا اور اس نے اپنی جگہ کو چھبہ میں دے دیا جس کی شہادت پانچ اول (پندرہ) سے ہوئی تھی۔ جنگ آخر (1402ء) کے بعد تھوگولن نے قس کی طرف قس قس کی تو کوتاہیہ میں اپنے بیٹے شہزادہ کو دلائی دیا (اردو دائرہ معارف اسلامیا: 442/17 اور 548/17)۔ "کوتاہیہ" "آکئی شہر" کے جنوب مغرب میں ہے۔



## عثمان اول اور فتوحات کا آغاز

ارطغرل کے پانچھن عثمان اول کی حکومت 726ھ/1326ء تک رہی۔ یہی عثمان اول سلطنت عثمانیہ کا تئقلی بانی شمار ہوتا ہے۔<sup>1</sup> جب سے اس نے اقلندار سلیمان اول کی فوج نے ہرمیڈان میں رزم آزمائی اور جنگی مہمات کے اعلیٰ معیار کا مظاہرہ کیا۔ اس کے لشکری ہر آن خداداد جہاز کے مشتق رہے تھے۔ اس طرح سلطنت عثمانیہ کو سیاسی مظہر پر ابھرنے کا موقع مل گیا۔ عثمان خان کے سامنے دو محاذ تھے جن پر وہ جنگ کر سکتا تھا: ① پارٹینی محاذ ② ترکمانی امارات کا محاذ۔ اور اس نے اپنا نسب اہلبین سے ملے کیا کہ وہ اپنی سلطنت کی توسیع پارٹینی سلطنت کی حدود میں کرے گا اور اناطولیہ کی ترکمانی امارات سے تمام سول نہیں ملے گا۔

عثمان خان کا قرہ چہ صہار پر قبضہ

891ھ/1291ء میں عثمان نے قرہ چہ صہار<sup>2</sup> کا قبضہ کر لیا جو اسکی شہر کے جنوب میں واقع تھا۔ اس نے قرہ چہ صہار کو اپنا دار الحکومت بنالیا اور اپنے نام کا خلیہ جاری کیا۔ یہیں سے اس نے پھر پرمروہ<sup>3</sup> اور پھر اوسود<sup>4</sup> کی طرف فوجی مہمات سر کیں۔

1۔ 699ھ میں تاتاریوں نے ایشیائے کوچک پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں سلطنتی سلطان علاء الدین کی بیاد جلاش علاقہ پر کرنا بوجہ شہادت سے ہٹنا رہا اور اس کا جٹا نہایت الدین بھی مارا گیا۔ محض پھر ان غاروں کو ترک کر کے واپس چلا گیا۔ بعد میں سلطنتی سلطنت کا کوئی تئقلی وارث نہ ہونے کے باعث لشکریوں اور سپہ سالاروں نے جٹان میں ہی کے سر پر تاج رکھ دیا۔ چارین ترک اور آکوسیر احمد ناصر بن۔ 26.27۔ عثمان خان اپنی دولت عثمانیہ کی تئقلی تئقلی حکم عزم 699ھ/1291ء ستمبر 1269ء کو جس میں آئی (تکویم تاریخی از عبد اللہ بن باقی، ص 478)۔ تاتاریوں کا چار چار چلے مال چیلے اسلام قبول کر کے "تاتاریوں کو داناں" بن چکا تھا مگر وہی اس میں خوشے تازہ رہی یہ ستر سو چوہو کی۔ نہایت الدین کھنرہ (جلاش) شہاد تو یہ نے عثمان خان کو اپنی فوج کا رئیس اسلحہ بنا کر اپنی بیٹی (بگوتی اور 11) اس سے بیواہولی۔ بہت جلد عثمان وزیر اعظم بن گیا۔ 699ھ میں علاء الدین کی بیاد جلاش مغللوں کے ایک ہنگے سے میں قتل ہوا تو اور عثمان سلطنت نے عثمان خان کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔ یوں اور تکی بن تکی کی ادا دے 429ھ میں جو سلطنت قائم کی تھی وہ 699ھ میں ختم ہوئی اور اس کی جگہ سلطنت عثمانیہ نے لے لی۔ بارہ سے اسرا تکی بن تکی دہی نفس قاضی کو سلطان محمود فرغوی کے حکم سے قلعہ کاغیر (ہندوستان) میں قید رہنا پڑا تھا۔ (تاریخ اسلام از آکیر شاہ عثمان نجیب آبادی: 429/2)

2۔ قرہ چہ صہار (قرہ صہار): یہ شہر 11 اٹالیہ میں دریائے اقلندار کے کنارے قویہ کا بیہ دریائے اقلند پر واقع ہے۔ ترکی زبان میں "قرہ صہار" کے معنی ہیں "بیاد قلعہ" اوجس الجون چچا ہونے کے باعث اسے عثمان قرہ صہار کی یا قرہ صہار الدین بھی کہتے ہیں۔ (آوردہ داکر معارف اسلامیہ 3/35: 16-18، 72.7)

آنکھ سے صرف "الدین" کہلاتا ہے۔

3۔ تیزہ مرمرہ: اس کا قدیم نام Propontia تھا۔ یہ بحر ایونی کی کوڑھینی ترکی سے جو کرتا ہے۔ تیزہ مرمرہ (Sea of Marmara) کو آناے یا سطورس بھی کہتے

ہوئے تھے۔ یہ اور دریا دانیال اسے تیزہ آگین سے ملاتا ہے۔ (آکسٹورہ انٹرنیشنل ڈکشنری، ص 884)

4۔ تیزہ اوسود: یہ دریا تیزہ سے نکلتا تھا جسکی بلند سندر ہے جودوس، چارین اور ترکی، بلغاریہ، رومانیہ اور یوکرین میں گھرا ہوا ہے اور آناے یا سطورس بھی کہتے مرمرہ اور دریا دانیال کے درمیان سے پھیلتا ہے اور تیزہ دریا سے ملتا ہوا ہے۔ (آکسٹورہ انٹرنیشنل ڈکشنری، ص 149)

701ء/1301ء میں عثمان خان نے ہارڈینی سپہ سالار رومزایان کو اقون حصار نامی قلعے کے نزدیک شکست دی جو کہ ازبیت<sup>1</sup> اور نیچے<sup>2</sup> کے درمیان واقع ہے۔ اس کی کامیابی سے عثمان کے برسر<sup>3</sup>، نیچے اور ازبیت پر مشترک قبضے کی راہ ہموار ہو گئی۔ پھر اس نے نیٹ ٹیپر<sup>4</sup> فتح کر لیا جسے اس نے اپنا دار الحکومت بنالیا۔ اور 704ء/1304ء میں کجوقی زردی سلطنت کے ذوال پ عثمان کو موقع ملا تو اس نے اپاطولیک کی بنی ہوئی ریاستوں کو مستقل طور پر اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔



برسر (زکی)

انیکل (نیچے) کی برج

ازبید (زکی) اور نیچے

1 ازبیت: یعنی اپاطولیک کے اس قدیم شہر کو نیچے کا کہتے تھے، ترکوں نے اسے ازبید یا ازبیت کا نام دیا جو ولایت کوکا کلی میں واقع ہے۔ نیچے ازبیت دراصل نیچے برسر وہی کا ایک حصہ ہے۔

2 نیچے: یہ قدیم یونانی شہری ام کی پھیل کے کنارے بلدیہ کے شمال میں واقع ہے۔ آج کل اسے ازبیت کہتے ہیں۔ ازبیت (نیچے) قدیم عثمانی دار الحکومت برسر سے تقریباً 80 کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ہے۔ نیچے (Nicaea) اور نیکی سائی کوٹلون کے لیے مشہور ہے۔ 326ء کی نیچے کوٹل سے اسکندر پہ کے پادری امپریس (Attila) کے اس آخریے کو زبردستی خراج میں اور اس کے بھائی "نیزہ نیچے" یعنی ازبیت کا قتل کا نتیجہ یہ کہ اس نے نیچے کی بغاوت فراموش کر دی۔ دوسری نیچے کوٹل (787ء) نے بہت جہاں نیکی سائی (Iconoclasm) کی خدمت کر کے بہت پرانی کو بڑا دیباچہ بنا دیا (آکسوزڈا نکس ریٹرنس ڈسٹریکٹ میں 979ء)۔ دوسری نیچے نے 717ء اور 725ء میں نیچے کا کامیاب صہ کیا۔ 1081ء میں یہ سلطان ان فلسطین کوٹل کے قبضے میں آ گیا جس نے یہاں رہائش اختیار کر لی۔ 1096ء میں سلطان کے بیٹے اور چاچھن آپ ارسلان نے نیچے کے سامنے داخلہ کے زبردستی پہلے صلحوں کو شکست دی، وہی مگر آئندہ سال 1097ء میں 20 جن کو جو شہر کوڈ فرس کی سرکردگی میں سلطان اور صلحوں کا مقابلہ کر رہے اور اس سے ہونٹوں کی اطاعت قبول کرنی چاہتے تھے۔ عثمانی سلطان اور خان نے طویل محاصرے کے بعد 731ء/1331ء میں نیچے پر قبضہ کیا اور پکوتوں کے لیے اسے اپنا دار الحکومت بنالیا۔ 1402ء میں تیموری خان کے ایک دستے نے اس شہر پر قبضہ کر کے اسے وہاں کر دیا۔ اولیا علی اور ایوب کریشی اس کا ایک نام "نیکو" لائق رہے جو ترکی کے خیال میں نیچے برسر وہی کے قریب واقع ہے۔ نیچے برسر وہی سے اس کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ یہ انی برسر یا برسر (Bursa) ایک مشہور شہر ہے جو ترکی کے خیال میں نیچے برسر وہی کے قریب واقع ہے۔ نیچے برسر وہی سے اس کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ یہ انی نام کے صوبے کا دار الحکومت بھی ہے۔ برسر 1326ء سے 1362ء تک سلطنت عثمانیہ کا دار الحکومت رہا (آکسوزڈا نکس ریٹرنس ڈسٹریکٹ میں 1081ء)۔ برسر یا نیچے دوسرے قسے ترکی کی آل عثمان قدیم شہر پر (Prusa) کے نام کی رعایت سے برسر بھی کہتے ہیں، گوہر انکیشیل طاع (Mysian Olympus) کے شمال میں واقع ہے۔

804ء/1402ء میں جب تیمور نے اپنے اہل (لیدم) پر فتح پائی تو برسر کو تباہ کن تاراج کرنے کے بعد 1319ء/1405ء کے بعد سے برسر کی جگہ اور (ایوب کریشی) کو عثمانی دار الحکومت کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ 1248ء/1832ء میں برسر لایق خاں کا صہرہ قائم ہوا (اور دوسرے محاصرے میں 1319ء/1405ء کے بعد سے برسر کی جگہ اور (ایوب کریشی) کو Neapoli کہلاتا ہے اور مغربی متحدہ میں واقع ہے۔ (ریٹرنس ٹیس آف دی ورلڈ 1172ء)

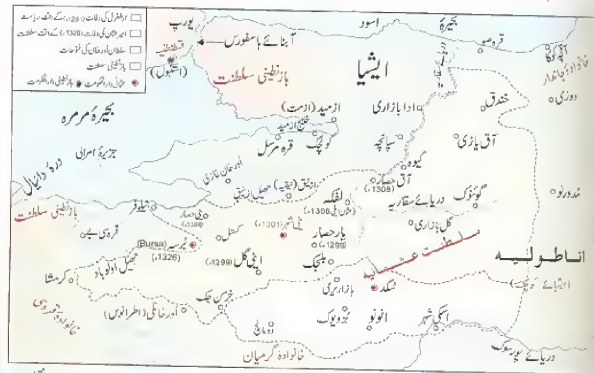
مثنیٰ عساکری قدمات کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ انھوں نے زمر اور بنیہ کے درمیان واقع کھنہ "ترکھکا" پر قبضہ کر لیا جو بنیہ اور بنیہ ملیہ یا (ازیمت) کو لانے والی شاہ راہ پر واقع تھا۔ اس کے نتیجے میں مثنیٰ آہل بیت سے قریب ہو گئے اور جلد ہی اور عثمان بن عثمان خان کے ہاتھوں زمر فتح ہو گیا (2 عادی 1401ھ/6 اپریل 1326ء)۔ یہاں اہل بیت کی مدنی فوج لپٹا ہوئی اور اسلامی لشکر شیریں داخل ہو گیا۔ اور عثمان نے اہل شریعت کو قیود نہ کیا اور انھوں نے بڑے کی ادائیگی پر صلح کر لی، پھر عثمان نے انتقال کیا اور اس کا بیٹا اور عثمان تخت نشین ہوا۔ عثمان خان نے بہتر مرگ سے اپنے بیٹے کو گرافت رویت کی جی جس میں اسلام کی روایاں طور پر نظر آتی ہے:

"اے میرے بیٹے! کسی ایسے کام میں مشغول ہونے سے بچنا جس کا اللہ رب العالمین نے حکم نہیں دیا۔ جب تمہیں کسی مشکل امر کا فیصلہ کرنا ہو تو علمائے دین کے مشورے سے مدد حاصل کرنا۔

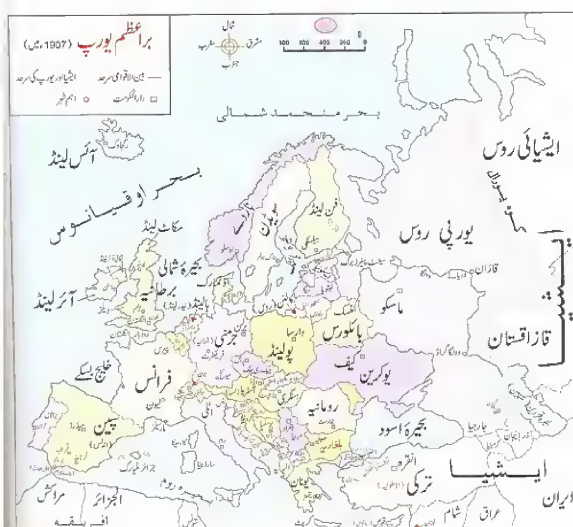
اے میرے بیٹے! تم (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی) اطاعت کر کے عزت حاصل کرنا اور اپنے لشکریوں کو قزاقوں سے بچانا۔ اور شیطان تمہیں تمہارے لشکر اور مال پر مغرور نہ کر دے اور تم اہل شریعت سے دور نہ بنے کی روٹی اختیار نہ کرنا۔

اے میرے بیٹے! تم جانتے ہو کہ ہماری قیامت اللہ رب العالمین کی رضامندی ہے اور بے شک جہاد سے ہمارے دین کی روشنی زمانے بھر میں عام ہو جائے گی، بچاؤ اللہ جل جلالہ کی مرضی پوری ہو سکے گی۔

اے میرے بیٹے! ہم اس لوگوں میں سے نہیں جو اپنی سلطنت کا کھم کرنے یا انسانوں کو غلام بنانے کے لیے جنگیں لڑتے ہیں۔ پس ہم تو اسلام کے لیے بیٹے اور اسلام کے لیے سر تے ہیں۔ اور اے میرے بیٹے! یہی ہمارا طریقہ ہے ہم اس پر کار بند رہنا۔"



سلطنت سلجوق کی توسیع (1326ء تک)



## اُورخان قسطنطنیہ کا سلسلہ جاری رکھتا ہے

اُورخان ابن عثمان 726ھ/1326ء میں قسطنطنیہ پر برائمان ہوا اور اس کی حکومت 761ھ/1359ء تک قائم رہی۔ اورخان کو اپنے والد کی طرف سے درجِ چہاد اسلامی کے احیاء کے لیے کوئٹاہیں رہنے کا جو پھڑپھا حاصل ہوا تھا اسے بروئے کار لاتے ہوئے اس نے اپنے عہد میں سلطنت کی وسیع کام جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں ازیمیت، ازینت اور بجز و مرمرہ کے جنوب میں ماریہ قزوئی<sup>1</sup> کی فتح عطا فرمائی۔

758ھ/1356ء میں اورخان کے بیٹے سلیمان نے ایک رات 40 ہانہازوں کے ساتھ درۂ داہیال کو چاک کیا اور اس کے مغربی کنارے چاہیچے۔

وہاں سے انھوں نے رومی کشتیاں چھینیں اور مشرقی ساحل پر لوٹ آئے۔ اس وقت عثمانیوں کے پاس بحری جہاز نہیں تھا کیونکہ انہی ان کی سلطنت کے قیام کے ابتدائی مراحل میں دور ہے تھے۔ مشرقی کنارے پہنچ کر سلیمان نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان کشتیوں میں سوار ہو جائیں، پھر انھوں نے ان کشتیوں میں پہنچنے کے لیے جہازوں کو تار (Tzype) کی بندرگاہ اور گیلی پولی<sup>2</sup> فتح کر لیے۔ وہاں پہنچنے کے بعد ان کے علاوہ عثمانیوں نے اربلاہ اور رودتو پہنچے۔ یہ دونوں درۂ داہیال کے



گیلی پولی کا ساحل

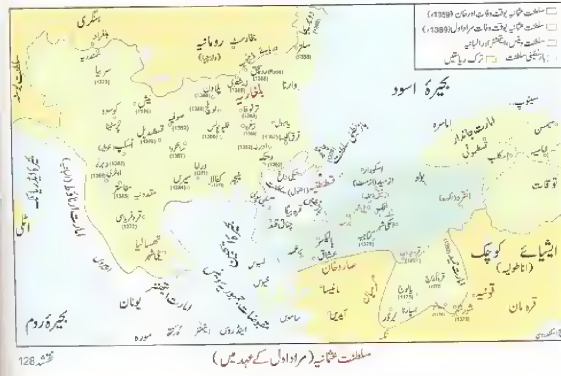
پہنچنے کے لیے جہازوں کو تار (Tzype) کی بندرگاہ اور گیلی پولی<sup>2</sup> فتح کر لیے۔ وہاں پہنچنے کے بعد ان کے علاوہ عثمانیوں نے اربلاہ اور رودتو پہنچے۔ یہ دونوں درۂ داہیال کے ساحل پر جنوب سے شمال تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان پر قبضہ کر کے اس عظیم مسلم سپہ سالار نے یورپی ساحل پر ایسے مراکز حاصل کر لیے جن سے بعد میں قسطنطنیہ کی فتح کے لیے آئے والوں نے استفادہ کیا۔

اس لشکر ان (اورخان) کا اہم ترین کارنامہ عثمانی سلطنت کے ذرائع کی تشکیل تھا۔ اسی کے عہد میں وزیرِ اول (صدرِ اعظم) کا منصب قائم ہوا۔

- 1 قزوئی: ترکوں کی چوکیدہ تھی، ریاست بھیڑا آرمینین کے شمال میں بحیرہ مرمرہ کے کنارے واقع تھی، 737ھ/1336ء میں اس پر اورخان کا قبضہ ہوا۔
- 2 گیلی پولی: یہ درۂ داہیال کے پہلی ساحل پر جزیرہ نما گیلی پولی میں واقع ہے۔ پہلی ترکی (تھریس) کے اس جزیرے میں پہلی جنگ عظیم کے دوران میں 1915ء میں شہید پانی جب اتحادیوں نے درۂ داہیال سے گزرنا چاہا تو کھیرا سمندر کی دریا بندرگاہوں تک رسد پہنچا لیکن ترکوں نے شہید پھر حاصرت کی۔ اس پر اتحادیوں نے حملہ آرمینیا، یونانی لینڈ کی افواج نے جزیرہ نما گیلی پولی (Gallipoli) پر حملہ کر دیا۔ اس جزیرہ جنگ میں جرمنی کے ذرائع و عامل لاگو ہوئے مگر ان کے اور ترکوں نے اتحادیوں کو تباہ کرنے میں ناکام کر دیا۔ 1918ء میں اتحادی فوجیں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ (آکسفورڈ انکس ریفریکشنری، ص 668)
- 3 چاناکلہ (Canakkale): دراصل درۂ داہیال کے انتہائی ساحل پر واقع ہے۔ (ریفرنس: انس آف دی ورلڈ)

### حصہ چہارم

اس کے بعد میں فن کو دو مستقل حصوں "بیابان" اور "سوا" میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور دولت عثمانیہ کے نام کے سونے اور چاندی کے سکے جاری کیے گئے۔ عثمانی سکوں کا تیار اور عثمان کے بھائی علاء الدین کی تہجرت سے ہوا جو صدر اعظم کے منصب پر فائز اور داخلی امور کی اہم دہی کا ذمہ دار تھا۔ اس طرح اور خان کو تو حیات اور اسلام کے فروغ کی ہم جاری رکھنے کے لیے فراغت میں سر آگئی تھی۔ اس نے تو حیات جاری رکھیں تھی کہ 761ھ 1359ء میں اسے موت سے آگیا۔



128

سلطنت عثمانیہ (مراوا دل کے بعد میں)

علاء الدین علی، اور خان کا بڑا بھائی تھا۔ اور عثمان نے قسطنطنیہ کو مرکز سلطنت کو باہم تقسیم کر لینے پر آمادگی ظاہر کی مگر علاء الدین باپ کی وصیت کا پاس کرتے ہوئے نہ مانا تاہم اور عثمان کے سر پر اس نے انکھدم سلطنت کی ذمہ داری قبول کی۔ دو سلطنت عثمانیہ کا پہلا وزیر اور پہلا خلیفہ "یاقوت" تھا۔ (تاریخ ترکی از ڈاکٹر نصیر احمد ناسر ص 40)

### سلطان مراد اول کی فتوحات

اور خان کی وفات کے بعد زمام سلطنت اس کے بیٹے مراد اول کے ہاتھ آئی (761ھ/1350ء)، اور اس کا عہد حکومت 791ھ/1389ء تک پھیلا رہا۔ اس جنگی حکمران نے اپنے بیٹروؤں کی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس نے جہاد کا پرچم اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اسے 763ھ/1362ء میں اورنگ کی فتح عطا کی۔ اس کے ساتھی مراد اپنا دارالحکومت بروڈ سے اورنگ لے گیا تاکہ یورپ میں مسیحیت اور اسلام و جہاد کے فروغ میں مدد ملے اور دوجہلی جہادی مہمات پر قریب کے اس مقام سے روانہ ہو سکے۔ چلند ہی اس کے ہاتھوں شہر فلپ (پلس) (لیپہ) (768ھ/1368ء) جو آج کل جنوبی بلغاریہ میں صوبہ مشرقی رومیلیا کا دارالحکومت ہے۔ یوں سلطنت عثمانیہ میں آگیا۔ یہاں امریکی بائبل رستہ بھی کر سلطنت فتح جوئے کے قریب ہے۔



حصار ورنہ



فلپ پلس (بلاریہ) کا دہلی دہلی قلعہ



اورنگ کی لپہ شہر

1 اورنگ: یہ شہر جہلی ترک، یعنی قریب کی سرحد پر واقع ہے۔ روسی حکمران ہینے بریان کے نام پر اس کا پہلی نام (ایڈریانوپول (Adrianople)) ہے۔ اورنگ فتح قلعہ بنائے۔ عثمانی دارالحکومت رہا۔ جنگ (1373ء) کے دوران میں بلغاری افواج حملہ آور ہوئیں اور ترک جرنیل شہر کی پاشا حصار اورنگ میں محصور ہو کر اس نے وہاں مارشل لا نافذ کر کے شہر میں سے جہزی محمول رسد کا حکم دیا۔ شہر کے باقی اہل قلعہ نے کوئی دیکھ نہ سکیاں (یہودیوں کی) کابل مسلمانوں پر کھام ہے۔ اس پر عثمانی لشکر نے دشمنوں کے مہموں کو چھوڑنا بھی گوارا نہ کیا۔ عاصم اقبال نے اس واقعہ کو "پانچہ در" کی تعلیم "عاصمہ اورنگ" میں بیان کیا ہے۔ اس کا دوسرا شہر ہے۔ گرد و صلیب گرد و قمر ملحقہ زن ہوئی شہر کی حصار ورنہ میں محصور ہو گیا

2 1920ء میں یونانی اورنگ پر قابض رہے۔ معاہدہ ملوان (1920ء) کے تحت مشرقی قبرس اور اورنگ ترکوں کو واپس مل گئے۔ (انسائیکلو پیڈیا عالم 270/1) 2 فلپ پلس (لیپہ) قدیم عہد کا یہ شہر ان دنوں بلغاریہ میں شامل ہے اور Plavdiv کہلاتا ہے۔ یہ بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ اورنگ کے ماٹین قلعہ سوانت پر واقع ہے۔ اسے مراد اول کے بیڑاں میں لایا گیا۔ (جارج ٹریکیر 1950ء) (کونستینٹر (امرو) ص 50)

3 رومیلیا (دہلی): 1344ء میں عثمان کے عاقبت قریب اور مقدونہ کو کوئی طور پر "روم ایلچی" یا "روم کی" (Romelia) کا نام دیا تھا (المسند فی الکلام: 271) چنانچہ عثمانی فتح کے رومیلیا کے ماس پر قبضہ کر دہ قلعہ کو حصار ورنہ یا دہلی حصار کہا جانے لگا۔

سلطان مراد شرقی یورپ میں فتوحات کا دائرہ مسلسل آگے بڑھاتا رہا حتیٰ کہ 772ء تا 1370ء میں وہ دریائے ڈینیوب تک پہنچ گیا۔ 775ء تا 1373ء میں اس نے سربیا، بلغاریہ کی متحدہ افواج پر فتح حاصل کی جو اس کی بیٹن دہشت کی راہ میں عائل ہوئی تھیں۔ اس نے مقدونیہ<sup>1</sup> اور ساسل دلیا<sup>2</sup> پر قبضہ کر لیا اور سرب اور بلغاریہ اسرا کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ ان سب کو سالانہ خراج کی ادائیگی پر معاہدہ کر کے دی گئی۔ صلح نامے کی ایک شرط کے مطابق مراد نے شاہ بلغاریہ کی بیٹی سے رشتہ ازدواج استوار کیا۔ اس نے ان دگرگوں حالات سے فائدہ اٹھایا جن سے یورپ اور بازنطینی سلطنت دوچار تھے۔ عثمانی افواج نے مغربی بلقان کی طرف چٹن ٹڈی کی اور ماسٹر<sup>3</sup>، برلین<sup>4</sup>، اسٹیٹ اور صوفیہ<sup>5</sup> کے شہر فتح کر لیے۔ صوفیہ کا تھوڑا تین سال کے عرصہ (85-783ء تا 83-1381ء) کے بعد مل میں آیا۔ اسی دوران میں مغربی بلغاریہ میں تو لوٹو، شومن اور کھٹان پر بھی عثمانی پرچم اڑانے لگا۔ ترکوں نے جریرہ خانے بلقان میں چٹن ٹڈی جاری رکھی اور 788ء تا 881ء میں جنگی اہمیت کا شہر تیس (سریا) فتح کر لیا۔ اور عثمانی سپہ سالار خیر الدین پاشا قرہ خانے چاندولی نے گیلی پولی سے مقدونیہ پر چٹان کی اور 789ء تا 871ء میں عثمانیوں نے سالونیکا فتح کر لیا۔ خیر الدین پاشا کے فرزند علی پاشا نے وجر عثمانی وزیر تھا، شاہ بلغاریہ یسٹیس کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا اور اس نے گلی پولس<sup>6</sup> میں جانا دلی



سکوپتے (مقدونیہ) کی عثمانی پاشا مسجد صوفیہ (بلغاریہ) کی این ٹلی مسجد ماسٹر (BFS) کی ایک شاہراہ مسجد (مقدونیہ)

1. مقدونیہ یا پانیسی ڈولیا (Macedonia) : جب شرقی یورپ میں مقدونیہ کی ایشیا سے شاہ عہد قی اور سکندر اعظم کے زمانے میں ایک عالمی طاقت بن گئی تھی۔ باقی کا مقدونیہ ان دنوں یونان، بلغاریہ اور جمہوریہ مقدونیہ میں تقسیم ہے۔ شمالی یونان کے علاقہ مقدونیہ کا اہم ترین شہر سالونیکا ہے۔ جنگی مذہمہور یہ مقدونیہ کا دار الحکومت سکوپتے ہے۔ جمہوریہ مقدونیہ نے 1991ء کے referendum کے بعد جو کوساویہ سے ٹیڈیکر اختیار کی۔ مقدونیہ کی 25 فیصد آبادی مسلمان ہے (آکسفورڈ انکوائری رپورٹس ڈکشنری ص 864)
2. ڈیبرینا (دلیاسیا) : جب مغربی کرودشیا کا یہ علاقہ دیگر علاقہ دلیا تک کے ساحل پر پہنچا ہوا ہے اس کے شرقی میں یونانیہ دیر دیکھا واقع ہے۔
3. ماسٹر : یہ جمہوریہ مقدونیہ کے جنوبی علاقے میں واقع ہے، ان دنوں بڑا (Bitola) کہلاتا ہے۔
4. برلین : یہ جرمانی کے کوساویہ اور اہالیان کی حد 19 کے قریب واقع ہے۔
5. نسوفیہ (Sofia) : اسے قریب 12 صدیوں سے آباد کیا۔ پہلی صدی مسیح میں یہ سلطنت روم کا ایک صوبہ بنا، پھر یہ بازنطینیوں اور ترکوں کے قبضے میں رہا۔ 1878ء میں صوفیہ (آزاد) بلغاریہ کا دار الحکومت قرار پایا۔ اس کی آبادی 13 لاکھ کے قریب ہے۔ (آکسفورڈ انکوائری رپورٹس ڈکشنری ص 1376)
6. نیکوپولس (Nico polis) : شمالی بلغاریہ کا یہ شہر دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع ہے اور ان دنوں Nikopol کہلاتا ہے۔

(ریفرنس اس آف دی ولڈ 116)



جیسے اس کے کہ یوہا کے امروہو خان اللہ بھٹو العین کے طرف پلست آدے ار اسلام کے علاقہ گجرات جاتے، انھوں نے وہیں آنکھی کرئی شروع کر دیں۔ وہ عالم سیاست کو کھنکھاروں کے خلاف اہمارے گئے، چہ چھٹھ کے عوامان جوہر نے مہرئی یوہا کے کھنکھاروں اور پلست کے وہم کو ٹھوٹھ کے جگہ خانی ان کے سر وں پر پھانگی تھے۔ ان خطوں میں مسلمان رکوں کے خلاف فوجی امدادی انکے کی تھی۔ وہیں انھار یوہا کے انجمن نے یوہری بادشاہوں کو فنی سلطنت جگہ شروع کرنے کی ترغیب دی تاکہ اس کی اسلامی یلغار کے مقابلے میں اہریت کا جھنڈا اٹھا جا



ہتک۔ یوں سربیا، بوسنیا، ہنگاری (جو بڑی رومانیکہ علاقہ ولاچیا)<sup>2</sup> اور ہنگری<sup>3</sup> کا دفاعی اتحاد وجود میں آ گیا اور ان سب کی متحدہ افواج پر مشتمل ایک لشکر جرمانائی دار الحکومت اور ندی کے طرف پر حاوی کر دیا۔ دہائے مرزا<sup>4</sup> کے کانارے چڑاگاؤ میں محسوس کی جاتے ہوئی۔ عثمانی فوج نے مسیحیوں کو ہجرت کا فکست دی اور یو پی تھراؤں نے ہڑے کی شہر پرستی اور خواہش کی جر سلطان مراد نے قبول کر لی۔

ادھر اللہ تعالیٰ کی رضا یہ تھی کہ سلطان مراد اول کو اس کی پارکاہ میں شہادت کی عظیم سعادت حاصل ہوو چنانچہ مصیبت الہی سے



دریائے مرزا



مسجد عادی شریک (مراتید)

1 سربیا: بلقان کی بہتر سربیا کی آبادی 1989ء میں تقریباً ایک کروڑ تھی۔ سربیا نے 1978ء میں ترکی سے آزادی حاصل کی۔ سربیا اور آسٹریا کی مصاصت کے باعث پہلی جنگ عظیم (1914-18ء) پھڑکی۔ جنگ ختم ہونے پر سربیا کو ٹھیکیل شدہ جو کوسلاویہ میں ضم کر دیا گیا۔ 1901-92ء میں چو کوسلاویہ کی چھ میں سے چار بہتر یادوں نے طبعی کا اعلان کیا تو سربیا کے فوجی تربیت یافتہ سرب کریشا سے مسلح تصادم، بوسنیا کی غارتگری اور کوسوو میں الالبانی قوم پرستی کو دبانے میں ملوث رہے (آکسفورڈ انکشافی ریکارڈز انکشافی، 1322)۔ حقیقت یہ ہے کہ 1992-95ء میں چو کوسلاویہ کی سرب نڈافون اور سربیا بوسنیا کے سرب دہشت گردوں نے لی کر بوسنیا کے مسلمانوں کا دہشتہ طور پر قتل عام کیا اور تقریباً 70 لاکھ بوسنی مسلمان شہید کر دیے گئے۔ یکم 1999ء میں سربیا کی فوج نے کوسو کے خیریت پناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ چو کوسلاویہ کی فکست وریکٹ پراپریٹ 1992ء میں سربیا دھمکی ٹھکر کا جوہر قاتل قائم ہوا تھا، جون 2005ء میں مونی ٹھکر اس سے الگ ہو کر آزاد ملک بن چکا ہے۔

2 اخلاقی (ولاچیا): جنوب مشرقی یورپ کی یہ سابق ریاست دریائے ڈنیوب اور کوسو سلوینین ہٹس کے ائین واقع ہے۔ 1861ء میں دالینا نے ملکہ یوز کے ساتھ اتحاد کے تحت رومانیکہ ٹھکیل دی۔ (آکسفورڈ انکشافی ریکارڈز انکشافی، 1626)

3 ہنگری: اوٹلی یورپ کے اس ملک کو ہنگری زبان میں (Magyarország) کہا جاتا ہے۔ اسے 19ویں صدی عیسوی میں ملکہ مارقوم نے آباد کیا تھا۔ ملکہ ہارٹاہت کو 18ویں صدی (یسوی) میں ترکوں نے اور 17ویں صدی (یسوی) میں آچس برگ سلطنت (آسٹریا) نے فتح کر لیا۔ 19-18ء میں آسٹریا ہنگری سلطنت کی فکست وریکٹ کے نتیجے میں ہنگری آزاد ہو گیا۔ اس کا دار الحکومت بودا پسٹ دوشرواں بودا اور پسٹ کا مجموعہ ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ 6 لاکھ ہے (1990ء)۔ (آکسفورڈ انکشافی ریکارڈز انکشافی، 6941)

4 دریائے مرزا (Maritsa): یہ دریائے یغریہ کی پراثریاں سے نکل کر جنوب مشرقی کو بہت ہے اور پھر جنوب کی طرف ترکی کے ان مرید کے ساتھ ساتھ بہت ہے۔

### یونین میں تاریخ انسانی کا سب سے وحشیانہ قتل عام

سربیا، کروئیا اور مونٹی نیگرو سے گھری جا رہی ریاست یونینیا ہرزگووینا پر 1000 تا 1200ء تکری کا تسلط رہا۔ 1463ء میں اس پر ترک قابض ہوئے۔ وہ اسے ہندو ہرسک کہتے تھے۔ یونینیا ہرزگووینا کا دارالحکومت سراہیو ہے۔ اس کا بانی یعنی ایک اسحاق تھا، تاہم کچھ معنوں میں اسے نازی خسرو ایک نے تعمیر کرایا۔ خسرو ایک سلطان باجیہ تائی کا کوا سا تھا۔ وہ 1521ء میں یونینیا کا گورنر بنا۔ 1525ء میں اس نے یونینیا کا آخری کسی دارالحکومت ایسا (Jajce موجودہ جیلاوفا) فتح کیا اور 1541ء میں مونٹی نیگرو کی ایکہ کم میں اس نے شہادت پائی۔ 1878ء میں یونینیا ہرزگووینا پر آسٹریا کا قبضہ ہوا اور پہلی جنگ عظیم کے بعد اسے یوگوسلاویہ میں شامل کر دیا گیا۔ یونینیا ہرزگووینا نے 15 اکتوبر 1991ء کو یوگوسلاویہ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور 29 فروری 1992ء کے ریفرنڈم نے اس کی آزادی کی توثیق کر دی۔ اس پر سربوں نے یونینی مسلمانوں کے قتل و غارت کی منظم کم شروع کر دی۔ 1992-96ء میں سرب دہشت گردوں اور کرٹ ملیشیا نے پترین دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یونینیا ہرزگووینا میں نسلی دھماکی کی کم کے تحت لاکھوں یونینی مسلمان شہید کیے اور ہزاروں مسلم خواتین کی عصمت دری کی۔ آخر کار یونینی سربوں کے حملوں پر یونینی ”مہادی“ کے بعد 14 دسمبر 1995ء کو جوں میں ”اس معاہدہ“ پر خطہ ہوئے۔ معاہدے کے تحت یونینیا ہرزگووینا اب مسلم کرٹ لپہ رہائش اور چھوٹا سرب (سرب جمہوریہ) کا اتحاد ہے جس کی اجتماعی صدارت پر منتخب مسلمان سرب (کرک ایک آرتوڈکس عیسائی) اور کرٹ (کیتھولک عیسائی) نمائندے ایک ایک سال کے لیے فائز ہوتے ہیں۔ اگست 2001ء میں اقوام متحدہ کے رپورٹل نے یونینی سرب جنرل راڈیلا فک کرٹک کو سربینیکا کے مسلمانوں کے قتل عام کا مجرم قرار دیا۔ یونینیا ہرزگووینا میں مسلمان 38 فیصد، سرب 40 فیصد اور کرٹ 22 فیصد ہیں (جبکہ 1992ء سے پہلے یہاں مسلم آبادی 45% فیصد تھی اور سرب 31.5 فیصد اور کرٹ 17 فیصد تھے)۔ اب یونینیا ہرزگووینا کی کل آبادی 38 لاکھ ہے جو 1991ء میں تقریباً 44 لاکھ تھی۔ (ورلڈ ایٹلک 2002ء)

سربیا کا سابق صدر سلوبودان ملکیوویک جس پر ایک (جنرل لیٹل) میں جنگی جرائم کے رپورٹل میں مقدمہ چل رہا تھا، 11 مارچ 2006ء کو بیج میں دوران تراسٹ انتقال کر گیا۔ ملکیوویک کی حکومت، افواج، انتہائی جنس اور دہشت گرد سرب جنگیوں نے 2 لاکھ سے زیادہ یونینی مسلمان شہید کر دیے تھے۔ 30 ہزار سے زیادہ مسلم خواتین اغوا کر لیں اور ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ یونینی مسلمانوں کو اجتماعی کیتھوں میں بند کر دیا جو پورے ملک میں 600 کی تعداد میں قائم کیے گئے تھے۔ اس حملہ اور دہشت گردی کی مثال تاریخ میں ہسپانوی کلیہ کے زیر اہتمام ’’لوپوان تھیش‘‘ کے حملہ کے سوا کہیں نہیں ملتی۔ اس دوران میں 26 لاکھ یونینی مسلمانوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ 15 لاکھ ملک سے باہر چلے گئے اور 10 لاکھ یونینیا کے اندر ہی ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ خالوں نے سراہیو کے چار سالہ محاصرے کے دوران میں 12 ہزار مسلمان شہری شہید کیے حتی کہ آزاد یونینیا کے نائب وزیر اعظم ہوائی ڈے سے شہر چائے ہوئے سرب دہشت گردوں کی کولہ باری سے شہادت پا گئے۔ نگر نام نہاد آزاد دغا اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے کالوں پر جوں تک نہ رہیں۔ جولائی 1995ء میں تین لوں کے اندر سربینیکا میں 10 ہزار سے زیادہ افراد شہید کر دیے گئے اور یونینیا کے مختلف حصوں میں مسلمان شہداء کی ہزار ہائی قبریں دریافت ہوئی ہیں، ان سے 25 ہزار سے زیادہ انسانی ڈھانچے دریافت ہو چکے ہیں۔ اس قتل عام کے اصل ذمہ دار یونینی سرب جنگی منصوبہ ساز رادوان کرانچک اور جنرل رانکو ملادک کو اکی تک گرفتار کر کے جنگی جرائم کے رپورٹل (ایک) میں پیش نہیں کیا جا سکا۔ (انفر جان کویت، 20 صفر 1427ھ، 20 مارچ 2006ء، ص: 34)

⑤ سرسکا نامی قصبہ مارچ 1993ء میں سرہیوں کے ہاتھ لگا۔ اس سے پہلے سال بھر میں وہاں کے 776 مسلمان شہید ہو چکے تھے۔ سرسکا کے ایک سکول میں فلسفہ کا سہ آئے ہوئے مسلمان مقیم تھے جن میں زیادہ تر عورتیں تھیں اور بوڑھے تھے۔ خونخوار سرہیوں نے سکول کی ہمساری کر کے

70 افراد شہید کر دیے۔ سرسکا کی ایک زیر کوہ مسجد میں کامیونیکا کے مسلمان پناہ گزین تھے۔ ان میں بھی زیادہ تر عورتیں، بچے اور بوڑھے تھے۔ سرسکوں کی بمباری سے 75 افراد شہید ہو گئے۔

© سرسکا میں سرسکوں نے صرف پانچ دنوں میں 8 ہزار سے زیادہ مسلمان شہید کر ڈالے جبکہ تین برسوں کے دوران میں مزید ہزاروں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ ان شہداء میں سرسکا سے آکر یہاں پناہ لینے والے بھی شامل تھے۔ 11 جولائی 1986ء کی رات سرسکا کے تقریباً 30 ہزار بچے مسلمان پولوستانی میں ڈچ نائنین کے پاس پناہ لینے کے لیے نکلے اور جب وہ شہر کے 6 کلومیٹر شمال مغرب میں پولوستانی گاؤں کے پاس پہنچے تو مسلح سرب دہشت گردوں نے انھیں آگ گھیرا۔ انھوں نے ہورٹن اور بچے الگ کر کے (سات ہزار سے زائد) مردوں اور لڑکوں کو دھکا دینے پر مجبور کر دیا، حالانکہ اقوام متحدہ نے سرسکا کو "محفوظ پناہ گاہ" قرار دے رکھا تھا۔ ستم یہ کہ اس "محفوظ پناہ گاہ" کی حفاظت پر مامور ڈچ فوجی اس قتل عام کو قریب پندرہ سو دیکھتے رہے (بلکہ ڈچ کمانڈر سرب کمانڈر کے ساتھ تاؤ فوس میں مصروف رہا)۔ ڈچ فوجیوں نے جو ایک ایکٹورک بیڑی ٹیکٹری میں قلم تھے، پولوستانی کی قتل گاہ سے بچ کر آنے والوں کے لیے ٹیکٹری کا گیت کھولنے سے انکار کر دیا بلکہ انھوں نے مردوں کو خواتین سے الگ کرنے میں قائل سرسکوں کا ہاتھ بنایا۔

دراصل یوسلوی مسلمانوں کے سرسکا سالانہ قتل عام کے وقت یوں گھس ہوا کہ "بین الاقوامی برادری" نے سرب قاتلوں کے ساتھ گلہ جوڑ کر رکھا تھا (جیسا کہ بیڑس اور لندن نے کیا) یا تماشائی بنی رہی تھی کہ اس نے یوسلوی مسلمانوں کو اسلئے کی فراہمی پر پابندی لگا دی تا کہ وہ ظالم اور خونخوار سرسکوں کے خلاف موثر مزاحمت نہ کر سکیں۔ اصرار نہ ہوا دیکھا کہ سرسکا کے خونخوار صدر رادوان کرانچک کا لندن یا جینوا کے ایجنٹوں میں اشتہار ڈیڈ اوٹ اور وارڈ کیپٹن (برطانوی) اور سائرس ہانس (امریکی) جیسے دنیا مکرے تھے جو اسے جنگی مجرم ٹھہرا بلکہ ایک "بیاضستان" خیال کرتے ہوئے اس سے ناکرات کرتے تھے۔ (یونین انٹیلیجنٹ نیوز رپورٹ 12 جولائی 2007ء اور 18 اگست 2007ء)

#### دعا نے سرسکا

یونیا کے مشرقی شہر سرسکا سے 6 کلومیٹر شمال مغرب میں پولوستانی گاؤں کے پاس 7 ہزار مسلمان شہداء کی یادگاری لوح نصب ہے جس پر ریکس اور علماء یونیا کی طرف سے "دعا نے سرسکا" (مترجم ہے: "اے ہمارے رب! ہم تجھ سے غم میں رست اور تھکام میں زندگی اور سائنس سرسکا پر ماؤں کے آنسوؤں میں چھپی دعا کا سوال کرتے ہیں، یہ کہ ایسا سانحہ دوبارہ نہ ہو۔ اے حالات بدلنے والے! ہمارے حالات بدل کر بہتر کر دے۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ بے گناہ قریبیوں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

(یہ دعا نے لوح 11 جولائی 2001ء کو نصب کی گئی)



70 افراد شہید کر دیے۔ سرسکا کی ایک نیر کوہ مسجد میں کامیگا کے مسلمان پناہ گزین تھے۔ ان میں بھی زیادہ تر عورتیں، بچے اور بوڑھے تھے۔ سرسکوں کی بمباری سے 175 افراد شہید ہو گئے۔

© سرسکا میں سرسکوں نے صرف پانچ دنوں میں 8 ہزار سے زیادہ مسلمان شہید کر ڈالے جبکہ تین برسوں کے دوران میں مزید ہزاروں شہادت سے متکثر ہوئے۔ ان شہداء میں سرسکا سے آکر یہاں پناہ لینے والے بھی شامل تھے۔ 11 جولائی 1995ء کی رات سرسکا کے تقریباً 30 ہزار سچے مسلمان پلوشتاری میں ڈنچ ٹانگیں کے پاس پناہ لینے کے لیے لکھ اور جب وہ شہر کے 8 کلومیٹر شمال مغرب میں پلوشتاری گاؤں کے پاس پہنچے تو مسلح سرب دہشت گردوں نے انہیں آن گھیرا۔ انہوں نے عورتیں اور بچے الگ کر کے (سات ہزار سے زائد) مردوں اور لڑکوں کو ہتھیاروں پر شہید کر دیا۔ حالانکہ اقوام متحدہ سے سرسکا کا "محفوظ پناہ گاہ" قرار دے رکھا تھا۔ "تم یہ کہ اس" محفوظ پناہ گاہ" کی حفاظت پر مامور ڈنچ فوجی اس قتل عام کو قلعہ پانچ بڑے دیکھتے رہے (بلکہ ڈنچ کا طرہ سرب کمانڈر کے ساتھ ڈاؤنٹوش میں مصروف رہا)۔ ڈنچ فوجیوں نے جواک ایک ایکڑ بڑی چھتری میں مقیم تھے، پلوشتاری کی قتل گاہ سے بچ کر آنے والوں کے لیے چھتری کا گیت کھولنے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے مردوں کو ڈانٹتے سے الگ کر کے میں قاتل سربوں کا ہاتھ بنایا۔

دراصل یونٹوں مسلمانوں کے سردار ایچ می قتل عام کے وقت یوں محسوس ہوا کہ "میں الاقوامی برادری" نے سرب قاتلوں کے ساتھ گھڑ جوڑ کر رکھا تو (جیسا کہ جس اور لندن نے کیا) یا تماشائی بنی رہی تھی کہ اس نے یونٹوں مسلمانوں کو سلسلے کی فراہمی پر پابندی لگا دی تاکہ وہ عالم اور محفوظ اور سربوں کے خلاف مؤثر مزاحمت نہ کر سکیں۔ اور ہر نام نہاد سچا سرب سرسکا کے جو خود ارشد راڈوان کراٹسک کا لندن یا چھوٹے ایوانوں میں اشتیال ڈیوڈ اوان اور لارڈ کیرنگن (برطانوی) اور سائنس دان (امریکی) جیسے ڈیڈ کر سکتے تھے جو اسے جنگی مجرم نہیں بلکہ ایک "بیستادن" خیال کرتے ہوئے اس سے مذاکرات کرتے تھے۔ (یونٹن انٹی ٹیٹ نیوز اپ لوڈ 12 جولائی 2007ء اور 18 اگست 2007ء)۔

#### دعا کے سرسکا

یوشیا کے مشرقی شہر سرسکا سے 8 کلومیٹر شمال مغرب میں پلوشتاری گاؤں کے پاس 7 ہزار مسلمان شہداء کی یادگاری لوح نصب ہے جس پر ریکس اعلیاء یونیا کی طرف سے "دعا کے سرسکا" مرقوم ہے۔ (ترجمہ) "اے ہمارے رب! ہم تجھ سے تم میں رحمت اور تقصا میں زندگی اور مائید سرسکا پر ماؤں کے آئندہ میں چھپی دعا کا سوال کرتے ہیں، یہ کہ ایسا ساتھ دوبارہ برپا نہ ہو۔ اے حالات بدلنے والے! ہمارے حالات بدل کر بکھر کر دے۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ بے شک تمام تعزیریں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

(یہ دعا یوں 11 جولائی 2001 کو نصب کی گئی)



## بایزید اول کی فتوحات

مروا اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بایزید اول 791ھ/1389ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کی پوری زندگی بھادنی ستمل اللہ میں گزری۔ وہ ایک کم سے تاریخ ہوتا تو یورپ سے اناطولیہ چلا آتا مگر جلد ہی دوبارہ یورپ کا رخ کرنا بھلائی فتح اس کے قدم پڑتی یا مقبوضہ علاقوں کی تنظیم کو کام انجام دیتا۔ اسی وجہ سے اس کا لقب ”بایزید“ پڑ گیا جس کے معنی ترکی زبان میں ”بکلی“ کے ہیں کیونکہ اس کی فوجی نقل و حرکت بہت تیز ہوتی اور وہ ایک تک و شین پھانسل ہوتا اور اس کی مرکز قسطنطنیہ تھا۔<sup>1</sup>

794ھ/1391ء میں سلطان بایزید نے زبول اللہ ﷺ کی بشارت کے پیش نظر قسطنطنیہ فتح کرنے کی سعی کی مگر اس کے لیے حالات سازگار نہ پائے تو اس نے اپنی افواج کے ساتھ دلا چٹا (جنوبی رومانیہ) پر دھاوا بول دیا اور شاہ دلا چٹا کو ایک ایسے معاملہ سے پریشان کرنے پر مجبور کر دیا جس کے تحت اس نے سلطنت اسلامیہ کی سیادت تسلیم کر سنے ہوئے خراج ادا کرنے کا عہد کیا۔ اس کے عوض اسے اپنی ریاست پر متاقی قوائیم کے مطابق حکمرانی کا حق دیا گیا، پھر سلطان بایزید نے ہنگاری پر یلغار کی اور اسے سلطنت جمہوریہ ایک ولایت (صوبہ) بنا لیا۔

دوسرا شاہ ہنگاریہ کے بیٹے نے اسلام قبول کر لیا ”علی“ نام پایا، چنانچہ بایزید نے اسے سمسون (Samsun) کا والی بنا دیا (797ھ/1394ء)۔ ان فتوحات کے پیش نظر اٹلی یورپ پر چٹان ہو گئے کہ اس طرح تو یورپ میں اسلام پھیلا چلا جائے گا، چنانچہ سرینے ڈیوک آف برگنڈی (مشرقی فرانس)، آسٹریا اور بوسنیا (جنوبی جرمنی) کے بادشاہوں اور سینٹ جان کے شہسواروں سے اتفاق قائم کر لیا۔ سینٹ جان کے ان شہسواروں کو صلیبی جنگوں کے دوران میں عکا (قسطنطین) سے نکال دیا گیا تھا اور وہ پہلے قبرص، پھر رودس اور پھر مالٹا چلے گئے تھے۔<sup>2</sup> یورپ کے اس

1 سلطان مروا اول کا دارالعارفین ریاست کرمانیہ (قرمان) کا امیر تھا۔ 779ھ/1377ء میں وہاں میں جنگ ہوئی اور قویہ شاہ الدین کو غری طرح شکست ہوئی مروا نے اپنی بیٹی فیضہ کی درخواست پر علاء الدین کا قصور صاف کر دیا اور اس نے اطاعت قبول کر لی۔ جنگ قویہ میں شہزادہ بایزید نے اپنے مظلوم کی مرمت اور خدمت کی نادر پندرم (بکلی) کا لقب حاصل کیا۔ ”تاریخ ترکی“ ص 33

2 سینٹ جان کے شہسوار (Knight Templars of St. John) کلیسا سے وابستہ صلیبی شہریت پندہوں میں سے تھے۔ دو صلیبی جنگوں کے دوران میں شام کے شہر میں آ کر رہا سہے تھے۔ صلاح الدین ایلچی کے ہاتھوں سینٹ المقدس کی آزادی کے بعد انھیں عکا سے لٹکا چڑا۔ اس کے بعد کئی برس سے یکے بعد دیگرے ان کا مسکن بنے۔ ان دنوں وہ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان کی کوئی ملکیت یا حکومت نہیں لیکن ان کے اہتمامات دکن میں مشہور ہوتے ہیں۔ دی آکسفورڈ انکوائری رپورٹ (ص 788) کے مطابق ”ہیٹس ہیمپڈر“ نامی مسکری و ڈی جی ٹیم 118۰ء میں (سینٹ المقدس بریلیٹی ٹیپ کے دوران میں) ”سینٹ“ دکن سلطانی کے ٹمپل شہسوار کی حیثیت سے ایش مقدس کے زائرین کی حفاظت کے لیے قائم کی گئی تھی۔ انھیں برڈم (سینٹ المقدس) میں ٹمپل سلطانی (Temple of Solomon) کے مقام پر رہائش دی گئی (کوچا صبح اٹھتی اور سب اختتام پانچس کے لیے ان کی غریب میں دے دیے گئے)۔ اس گروہ کی دستبرد اور تحفظ انوں اور پانچس پانچرز سے ان کی رعایت کے باعث 1312ء میں انھیں (انڈسٹن میں) بکلی دیا گیا۔

متحدہ فکھر نے شمالی بلخار میں کوپلس کا آن حاصر کیا۔ ادھر سلطان بايز يہ سے خبر نہیں تھا، اس کے فکھر نے تیزی سے ڈکن کو جا لیا۔ عثمانی فکھر کی قیادت میں بن الا ار کر رہا تھا جو یورپ کے ان نو جوانوں میں سے تھا جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ 23 ذی قعدہ 798ھ / 9 ستمبر 1396ء کو کوپلس اسلام کا یہ مرکز برپا ہوا۔ حج گئے عثمانیوں کے قدم چوسنے اور ڈیوگب آف برٹنڈی اور اس کے کئی سردار مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی بن گئے۔ جنگ کوپلس میں عثمانیوں کی فتح اور بڑی تعداد میں خراسانی سرداروں کی امیری پر منتج ہوئی۔ ان میں برٹنڈی کی فتح کا سبب سارا اور دلی عہد کا ذخرف ڈی قواری بھی شامل تھا۔ اس صلیبی جنگ کو نے قسم کھائی کہ وہ دوبارہ عثمانیوں سے جنگ کرنے نہیں آئے گا، نیز اس نے قذیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا اور اس کے بعد خراسانی سرداروں کی رہائی عمل میں آئی۔ پھر بايز يہ نے کا ذخرف ڈی قواری اس کی قسم سے آؤ کر گئے کا ارادہ کیا اور اس سے کہا:

”اے کا ذخرف! تمہیں چاہیے کہ ایک بار پھر مجھ سے جنگ کرنے واپس آؤ گا کہ تمہیں اپنی شکست پر جو خراسانی لاحق ہے وہ جاتی رہے۔ اور یاد رکھو کہ میں تمہاری واپسی سے نہیں ڈرتا۔ مجھے تم سے کوئی ڈر ہوتا تو میں تمہیں رہا نہ کرتا۔ تم جب چاہو لوٹ کر آؤ، مجھے اور میرے فکھرو اپنے سامنے چاہئے کہ کیونکہ میں چاہی اس لیے ہوا ہوں کہ جو صلیبی عمارتیں میرے مد مقابل آئیں، میں ان پر حج پاؤں۔“



قلی آغا پاشا مسجد (سوارا)

کوپلس کی اس فتح کے بعد سلطان بايز يہ نے اس کامیابی کی خبر خلیفہ متوکل عباسی کو کاہرا کتبخی اور طائفہ نے جواب میں سند سکوت، ملاحظہ اور کوار اس کے پاس بھیجی، جس کے معنی یہ تھے کہ اس نے دم کے عاقون پر بايز يہ کو سلطان تسلیم کر لیا ہے۔ میں بايز يہ پر بادشاہی مقرر ان تھا جس نے سلطان کا لقب اختیار کیا۔ اور بايز يہ میں یہ مسابقت تھی کہ وہ پورے یورپ کو روند ڈالے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ اس دوران میں مشرق سے تیمور لنگ اپنا تک سلطنت متا پیچ پر آ پڑا اور اس کی وجہ سے فتوحات اسلام کی جڑیں رفت ایک مدت تکہ کی رہی تھی کہ بايز يہ کے بیٹے محمد اول کے ہاتھوں مسابقت عثمانی کی وحدت ایک بار پھر قائم ہوئی۔ محمد اول کو محمد علی بھی کہا جاتا ہے اور 781ھ / 1379ء میں پیدا ہوا تھا۔

1۔ ان دنوں امیر تیمور خراسان و ایران میں اپنی حکومت کی بنیادیں مضبوط کر کے اور ترکوں کی کوچانی سے اسی ترک ترکستان پر حملہ آور ہوا تھا۔ پھر قیصر دم جنگ کوپلس اور یونان میں عثمانی فتوحات کے بعد خوفزدہ تھا، چنانچہ اس نے تیمور کو خدا کا کھدا کہ ”بايز يہ یدلم نے آپ کے سطرہ یا فینوں سلطان احمد عاز اور قرقہ یست ترکمان فرما دئے آؤ در باغیان کو بنا دے رہی ہے، جسے آپ کے خلاف جنگ کا مشورہ دے رہے ہیں، لہذا آپ ایشیائے کوچک پر حملہ کریں اور ہمیں بھی یدلم کے ہتھے سے نہ جائیں۔“ اس پر تیمور نے یدلم سے دودھ دیا کہ اسے کا یصلہ کر لیا۔ تیمور سر قندہ داجیں پہنچا اور پھر آؤ در باغیان و آرمینیا پر فکھر کی سے فارغ ہو کر دمشق پر حملہ آور ہوا، پھر اس نے بغداد پر دوشیر فتح کر لیا۔ دیرنا سے بايز يہ یدلم کا خط طاس میں خراسانی کی جا لگی کی درخواست لکھوا دی تھی۔ اب تیمور نے چٹنقدی کی اور سوارا (ترکی) کا حاصرہ کر کے اس پر چھ کر لیا اور بايز يہ کا چٹا اور لامل اور دیگر قصور بن اختیار دلائے پر فینوں کے ساتھ کھو، کی گئی شوق میں زندہ اور کھو کر رہے گئے۔ آخر کھورہ میں تیمور کی پاٹھ لاکھ قوت اور بايز يہ کی ڈیڑھ لاکھ قوت کے مابین خوف خراج جنگ ہوئی (9 ذی الحجہ 804ھ / 20 جولائی 1402ء)۔ سلطان بايز يہ کے قتل دشتوں کی بے وفائی، سرب اور فرخندی سرداروں کی کودری اور عثمانی قاب پر ہاتھوں کے ساتھ مصلوں کے ہتھے سے بايز يہ کی قوت ختم ہو گئی۔ اس کا جنازہ صلیبی میدان جنگ میں مارا گیا اور سلطان خود اور بیٹی موی تیمور کے قیدی بنے۔ بايز يہ تیمور کی شدہ قیدی میں آٹھ ماہ بعد وقت پا لیا۔ تیمور نے موی کو رہا کیا اور اس سے باپ کی لاش بدو میں لے چا لائی کی۔ (تاریخ اسلام 17/1 کریم شاہ تاج محمد آغا: 459/2-473)

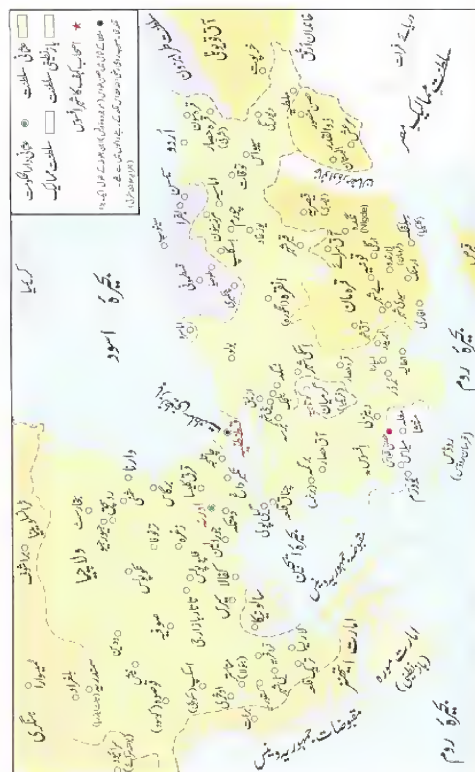




سلطان محمد چلپی کی فتوحات

تجورو کے ہاتھوں دولت عثمانیہ کی شکست کے بعد یازید کے چند بیٹوں نے اپنی اپنی ریاستیں قائم کر لیں جو کچھ قابل ذکر نہیں۔ اس دوران میں سلطنت عثمانیہ زور و جہاں والی رہی حتیٰ کہ محمد اول بن سلطان یازید نے 816ھ تا 1413ھ میں با شہرت قیصر کے زمام حکومت سنبھالی۔ سلطان محمد اول نے داخلی فتنوں اور تنازعات پر قابو پا کر سلطنت کو زوال سے نکالا اور اس کی وحدت ایک باہر پھر قائم کر دکھائی۔

[illegible][illegible]



عثمانی سلطنت و وزیر تاج عامت (1402ء - 1413ء) میں

819ء تا 1416ء میں سلطان محمد گھلجی نے رومانیہ<sup>1</sup> کا رخ کیا۔ رومانیہ میں دس ہونہاں نے دریائے ڈینیوب کے شمال میں دو قلعوں تورو اور برکوئی پر قبضہ کر کے انھیں منظم بنایا۔ اس دوران میں اسحاق بیک نے یورپ میں ہنسی پھیل کر ڈاکو۔ جرمن اور ہنگری افواج اس جزیرہ میں ڈبے ڈالے ہوئے تھیں جہاں لریٹ کی بندرگاہ واقع تھی مگر وہ اس کا دفاع نہ کر سکیں اور اس جنگ میں 19 ہزار سے زیادہ سکی موت کے کھاتے آئے۔ یہ کامیابی حاصل کر کے اسحاق بیک نے اپنی فوج فرانسلوینیا<sup>2</sup> میں داخل کر دی مگر وہاں اسے شدید لڑائی پائی جس میں یہ شکست کھانا پڑا۔

عمری شہادت سے ہنکار ہو گیا۔

رحمۃ اللہ علیہ کا قتل اور محمد گھلجی کے ہاتھوں اس کا استیصال

دریں اثنا، جب محمد گھلجی فتوحات میں مصروف تھا، مذہبی تشدد والدین کی تحریک سے سلطنت کے استحکام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی۔ یہ اسلام کے خلاف ایک نئے مذہب کی تبلیغ اور مٹا دینا تھی جو موجودہ دور کے گمراہی کے بہت قریب تھا۔ اس مذہب کا مشہور ترین داعی قریب مصطفیٰ نامی شخص تھا اور ایک اور شخص طرازی کمال تھا جو دراصل یہودی تھا۔

یہ شیطانی مذہب تیزی سے پھیلنے لگا اور اس کے پیروکاروں کی تعداد بڑھتی گئی تو سلطان محمد گھلجی کے سامنے اور کوئی چارہ نہ رہا سوائے اس کے کہ وہ اس نئے گمراہی پر کچل ڈالے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سلطنت ایک بار پھر گھسٹ درخت کا ڈنڈہ ہو جائے، چنانچہ اس نے اپنے ایک مہتمم کو جو اسلام قبول کر چکا تھا، ایک بڑی فوج دے کر اس مذہب کے پانی بردارین اور اس کے پیروکاروں سے لڑائی کے لیے بھیجا۔ یہ فوج مسلم سپہ سالار شاہ بخارا پر کامیاب اور کسان کا گورنر مسلمان تھا۔ لیکن مسلمان، بے ایمان پڑھنے کے ہاتھوں مارا گیا اور اس کے لشکر سے شکست کھائی۔ یوں اس نئے مذہب کا پیروکاروں کی تعداد کم ہو کر رہ گیا، چنانچہ سلطان محمد گھلجی نے اس نئے مذہب کے استیصال کے لیے اول دوزیر یا پڑیہ پاشا کی قیادت میں ایک اور لشکر بھیجا۔ یا پڑیہ پاشا نے قریب کو چھوڑ کر اور قزوین کی جنگ میں اسے شکست فاش دی۔ قریب مصطفیٰ چھڑا گیا اور اس پر "حارب" کی حد جاری کی گئی۔ پھر اس شیطانی مذہب کے پانی بردارین کو مقتول کرنے میں گرفتار کر لیا گیا اور علما کا قتل حاصل کر کے اس پر حد جاری کی گئی۔ اس فتوے کی مدد سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان تھا:

[مَنْ أَتَانَكُمْ وَآمَنُكُمْ جَمِيعًا عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِي عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ بَيْنَكُمْ فَافْتَلُوهُ]

"جب تم سب لوگ امر حکومت کے متعلق کسی ایک شخص پر متفق ہو چکے ہو، پھر کوئی شخص تمہارے پاس آئے جو یہ چاہتا ہو کہ تمہاری وحدت کو پارہ پارہ کر دے یا تمہاری جمیعت میں تفریق ڈال دے تو اسے قتل کر دو۔"

1 رومانیہ: مجیکو اسو کے ساحل پر واقع رومانیہ کی آبادی اڑھائی کروڑ کے قریب ہے۔ اس کا دارالحکومت بخارسٹ ہے۔ رومن مہم میں یہ ڈاسیا (Dacia) کا شاہی صوبہ تھا۔ ترون وٹلی میں یہ ڈاسیا اور مولڈیج (موچوہ ولف وڈ) کی ریاستوں میں تقسیم تھا جب تک اس علاقے پر قبضہ نہ ہوئے۔ یہ دونوں ریاستیں عثمانی کے تحت 1601ء میں متحد ہوئیں اور 1878ء میں انھوں نے رومانیہ کے نام سے آزادی حاصل کر لی۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد اس میں سر جرج اور فرانسلوینیا کے علاقے بھی شامل ہو گئے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سوویت روس کے زیر اثر رومانیہ کو سوویت حکمت عملی گیا۔ 1989ء کے عوامی انقلاب میں کمونسٹ آمر جارج شچوکارو الٹ دیا گیا اور اسے پھانسی دی گئی۔ (آکسفورڈ انکسپریشن ڈکشنری میں: 1250)

2 فرانسلوینیا: یہ شمال مغربی رومانیہ کا میدانی علاقہ ہے جو ہزار ہا سالوں کے درمیان سے پانی تک سے الگ تھلک ہے۔ دو صدیوں پہلے ڈاسیا (Dacia) کہا جاتا تھا۔

3 دس صدیوں بعد یوں میں پہنچی کا حصر: تاریخ نویس کے ذکر حکومت دسویں کے بعد مسیحی صدیوں کے آخر میں ایک بار پھر انگریزوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ 1918ء میں اسے رومانیہ میں ضم کر دیا گیا (آکسفورڈ انکسپریشن ڈکشنری میں: 1632)۔ ترک اسے "ارمان" کہتے تھے۔

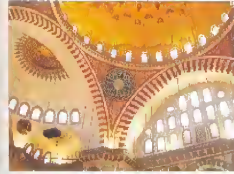
4 صحیح مسلم، الإمام، باب حکم من فرق أمر المسلمین وهو مجتمع، حدیث: (60)۔ 1952ء۔



### سلطان مراد ثانی کی فتوحات

(824ھ - 855ھ / 1421ء - 1451ء)

سلطان محمد اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد 824ھ / 1421ء میں تخت سلطنت پر بیٹھا، اس وقت اس کی عمر 18 سال تھی۔ اور حکومت مستعین لیتے ہی مراد ثانی ایک مشہور فوج کی تیاری، سلطنت کی مصیبت محکم کرنے اور یورپ کے جارحیت پسندوں کی طرف سے عثمانی سرحدوں کی مکمل پامالی کو روکنے میں مصروف ہو گیا تاہم یورپ کی طرف پیش قدمی سے پہلے اس نے اپنے کیا کہ مجبور کے مسئلے کے نتیجے میں ایشیا کے کچھ ملک میں سلطنت عثمانیہ کو جس خسارے سے دوچار ہوا پڑا، اس کا ازالہ کیا جائے اور ان علاقوں میں عثمانی اقتدار کو مستحکم بنایا جائے، چنانچہ اس نے منگول سے باغی سال کے لیے اس کا معاہدہ کر لیا۔ علاوہ ازیں مراد ثانی نے بازنطینی حکمران بیزنٹن ثانی کو تجویز پیش کی کہ اس معاہدے کی تجدید کی جائے جو اس سے پہلے اس کے والد کے عہد میں طے پایا تھا لیکن بیزنٹن نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ معاہدے کے بحسن و خوبی نفاذ کی ضمانت کے طور پر اپنے دو بھائی قسطنطین میں رہن رکھوائے۔ عثمانی سلطان نے انکار کیا تو قیصر روم نے وہی دہی کہ وہ اس کے بچے مصطفیٰ کو رہا کر دے گا جو کہ عثمانی تخت کا دعویدار تھا اور جسے قیصر نے اپنے ہاں قید کر رکھا تھا۔

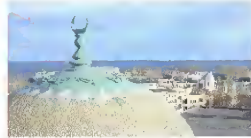


سلطان مراد کی طرف سے بازنطینی مطالبہ مسترد کیے جانے کے بعد بیزنٹن ثانی نے مصطفیٰ کو رہا کر دیا اور دل میں سلطان کی کدشب اس کی بھارت کا مایاب ہو جانے کی تہہ ان تمام بازنطینی شہروں کو واپس لے کے رہے گا جن پر عثمانی قابض ہو چکے تھے، چنانچہ اس نے مصطفیٰ کو رنجر لیس اسٹار لیس کی قیادت میں اس نگرانی جہاز دیے۔ مصطفیٰ نے شہر سلیمی پل کی کامیاب سربراہی کے اس پر قبضہ کر لیا جبکہ وہ قلعہ فتح ذکر مکہ، لہذا وہاں ایک قوی دست چھوڑ کر اس نے لشکر کے ساتھ اور ترکی طرابلس کی طرف چلے گئے۔

اب مراد ثانی اپنے خاندانی حریفوں سے پہلے پر مجبور ہو گیا۔ اس کے بعد وہ

سلطنت اسلامیہ کی فتوحات کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے وئس کی فوج کو دناں شہن گشت دہی اور 6 رمضان 833ھ / 29 مئی 1430 کو ساوونیکا فتح

مراد ثانی کے باقی بچا مصطفیٰ نے روی فوج کے ساتھ عثمانی سلطنت کے یورپی ممالک پر چل دیل، لہذا مراد کا سپہ سالار دیزنڈ پاشا جنگ میں مارا گیا جو مصطفیٰ آجائے (ورڈ ڈیال) پا کر کے اپنے اپنے کچھ پر حملہ آور ہوا مگر مراد سے شکست کھائی۔ مصطفیٰ ہما کا دیلی پولی سے ہو کر شخصی و قیروہی قابض ہو گیا لیکن مراد نے ترقی کے لئے بھر گشت دی۔ آخر کار مصطفیٰ کو اردن میں کرنا کر کے شہر کے ایک بڑے میں پھنسی دے دی گئی۔ اس کے بعد مراد نے قسطنطنیہ کی طرف باہرست جز (دلی) سے مسلح کر لی، پھر قسطنطینہ پر چڑھائی کی تیاریاں کیں اور 826ھ / 1422ء میں اس کا معاہدہ کر لیا لیکن قیصر قسطنطینہ نے مراد کے ہونے پہلے مصطفیٰ کو آکر کر ایشیا کے کچھ میں بھارت کر ادی فرماؤ قسطنطنیہ کا معاہدہ چھوڑ کر اور آؤ، پڑا۔ مصطفیٰ شکست کھا کر حقل اول ہوا۔ آخر کار 828ھ میں سلطان مراد نے قیصر سے 30 ہزار ڈکات سالانہ خرچ اور کئی اہم مقامات۔ لئے کر صلح کر لی (تاریخ اسلام، البحر شاہ خاں نجیب آبادی۔ 484-48212ء پاور سے ڈکات Ducal) ایک طائفہ کے تھا جو اردن و شام میں پھرتی تھیں میں رائج تھا۔ (کنسٹنڈینٹس رنجرس، انٹرنیٹ)



کونستانتنوپل (رومانیہ) کی ایک مسجد کا خوبصورت منظر



قرآن اکی (ترکی) کا کتب خانہ

کرلیا، بھاریانہ میں اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ دوسری اٹا اٹا (دلا چیا) کے حکمران نے سالانہ جزیے کی ادائیگی پر اطاعت کر لی (835ھ - 837ھ / 1431ء - 1433ء)۔ اس کے بعد سمندر (ہینٹ ایڈریا) کی فتح عمل میں آئی جو کہ بلغراد کے قریب واقع تھا (843ھ / 1439ء)۔ پھر اس نے بلغراد کا محاصرہ کر لیا مگر جب یہ خبر ملی کہ پاپائے روم نے یورپی ملک و امراء کو سلطنت عثمانیہ کے خلاف صلیبی جنگ کی دعوت دی ہے تو اسے محاصرہ اٹھا کر چلا۔ پاپ کی دعوت کے جواب میں شاہ اراگون، ہینچ، الخاندوقیم، شاہ ہنگری و پولینڈ لیزیاں جانی اور بیان بیڈا کی حکمران فرانسو بیٹے لیکس کہا اور سکسی، برنسی، ملک چیک، لائبین (روم)، فرانس، ہنگری، ورمین، اور دلا چیا کی فوجیں بھی ان سے آئیں۔ بیڈا کی قیادت میں اس ہم فوجی کریمائی و ماہر کے خلاف بغاوت فوجات حاصل ہوئیں، موصوم اس وقت جب سلطان مراد جانی نے سلطنت کی باگ ڈور اپنے بیٹے محمد ثانی کے سپرد کر دی تھی (ہجری 848ھ / 1444ء)۔

1. سمندر (Smederevo): یہ بلغراد سے 45 کلومیٹر جنوب مشرق میں دریائے ڈینیوب کے دائیں کنارے واقع ہے جہاں ڈینیوب اور دوہ پائے سمندر کے علم سے گزرتی تھی۔ یہ شہر سلطنت ایڈریا سے منسوب تھا، چنانچہ سرب زبان میں "سمندر" (سمندر) یا "اسمن اندریا" سے مراد ہے "ہینٹ ایڈریا"۔ یہاں سے سلطان مراد ثانی اپنی فوجیں (سرب) میں داخل ہوئے سے رہا کسکا تھا۔ (دیکھیں پتلی)
2. بلغراد: سرب زبان میں اسے Beograd (طریقہ شریعت) کہتے ہیں۔ یہ (سابق) کوکسا یا اور (موجودہ) سربیا کا دار الحکومت ہے جو دریائے ساروا اور ڈینیوب کے علم پر واقع ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 15 لاکھ ہے (آکسفورڈ انٹرنیشنل ریلیز فکشنری، 1312)۔ ترک اسے زمانے میں اسے بلغراد یا دارالحکومت کہتے تھے۔ دسویں صدی عری میں شریعت اسلامی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ آبادی چلی گاجیان ہے کہ بلغراد میں 38 گھنٹہ مسلمانوں کے اور 11 غیر مسلموں کے تھے۔ 1680-90ء اور 1718-39ء میں بلغراد سربیا کے قبضے میں رہا۔ 1867ء میں بلغراد سربیا کے جانے کر دیا گیا۔ مسلمان یہاں سے ہجرت کر گئے اور بیشتر کھلی بود (پیشیا) میں آباد ہو گئے۔ (امرو دائرہ معارف اسلام: 816/4-821)
3. نیپلز: یہ اٹلی کے صوبہ کیمپا نیا کا دار الحکومت ہے اور دینی و دار الحکومت روم کے جنوب میں "نیپلز" پر واقع ہے۔ یہ اٹلی کی دوسری بڑی بندرگاہ ہے۔ ابھی میں پھر سلطنت نیپلز و ہسپانیہ کا دار الحکومت رہا ہے۔ کن دوں نیپلز ریاست اراگون (ایتلیں) کے ماتحت تھا۔
4. کرمان: ترکی کا یہ شہر اسی نام کے ایک مصلح کا صدر مقام ہے۔ اس شہر کا قدیم نام "کارندہ" ہے۔ یہ قریب کے جنوب مشرق میں 38 میل دور ہے۔ طبع قرمان (قرمان ایل) کی حدود پر مبنی رہی ہیں۔ بعض اوقات لائیو (قرمان) کہلاتا ہے اور عدلیہ کتب خانہ کی اناطر کو کرمان یا قرمانیہ کے نام سے یاد کیا جا چکا تھا۔ کھوتی ہمد میں جرمی صمدی صمدی کے بعد میں ترکمان سردار کریم اللہ کرمان نے یہاں خود کشی حاصل کر لی۔ ترکمان سترہویں صدی میں آئی سرانے آئی شہر و قریب قریب شہر بھر یہ لوگ وہی "خاقانوں" کے پیشکش تھا۔ کھوتی دور میں مولانا جمال الدین زیدی کے والد بھلا الدین ولد خراسان سے ترک وطن کر کے لارندہ پہلے آئے تھے اور دین 623ھ / 1225ء میں علان الدین زیدی نے شادی کی۔ چودھویں صدی صمدی کے لوگ ان میں قرمان و طوطا تان نے قریب کے بجائے لارندہ کو اپنا نیا تھت بنا۔ 1467ء میں سلطان محمد ثانی کے عہد میں لارندہ و خانی ترکوں کا قبضہ ہوا اور پھر 1486ء میں یازید ثانی نے اس سار سے علاقے کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا۔ اس کے بعد لارندہ کا نام قرمان ہو گیا۔ (امرو دائرہ معارف اسلام: 16-5/2-8)



بغداد کی بندرگاہ (تقریباً 2007ء)

اور اس وقت محمد ثانی کی عمر ساڑھے اٹھارہ سال سے زیادہ تھی۔<sup>1</sup>

سلطان مراد کی امور سلطنت سے علیحدگی کے بعد ایسا ہونا فطری امر تھا۔ اسی لیے کاراغلین جساری نے طرابلس<sup>2</sup> و شام کی ایٹم علاقوں کو یہ بیٹام بھیجا تھا کہ اس نے ترکوں سے جو معاہدہ کیا تھا، وہ اسے توڑ سکتا ہے کیونکہ یہ معاہدہ (بقول اُس کے) ”کافروں (مسلمانوں) کے ساتھ طے پایا تھا اور آپ نے ایسے معاہدے کو باطل قرار دیا ہے۔“ اس کے نتیجے میں شامی، پمیلیڈ، جزیری (المانیہ)، فرانس، ویتن، بازنطینی سلطنت، پاپائے روم اور برٹنی سب متحد ہو گئے اور

یوں 1444ھ 848ھ میں سلطنت عثمانیہ پر پانچواں سلیبی حملہ عمل میں آیا تاکہ اسے شکست سے دوچار کیا جائے۔ یہ سلیبی لشکر جس کی کمان ایٹم علاقوں اور بلیڈی کر رہے تھے، سلطنت عثمانیہ کی حدود میں دھاوا کیا اور اس کا قریب بیکر کا اسود کے ساحل پر پہنچ گیا۔ انھوں نے وہیں ”اوگرچاچس کے قلعوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی تو وہاں شیروں میں موت مار کی۔

اس دوران میں اورنگ میں سلطنت کی مجلس شوریٰ متفقہ ہوئی اور سلطان محمد ثانی کے سامنے یہ قرارداد پیش کی گئی:

”ہم دشمن کے حملے کو اسی صورت میں پسپا کر سکتے ہیں کہ امور حکومت آپ کے والد کو منپ دینے ہائیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنے والد کو بیٹام بھیجیں کہ وہ لوہر آکر دشمن کو زندان میں جواب دیں اور صلیبوں کے مقابلے میں جب یہ ہم یا یہ شکیں کو پہنچ جائے تو آپ پھر سلطنت کے حصے لے لیتے گا۔“



در بے ایتھ پہ پہلین کا قلعہ آباد جا

اس قرارداد کو پڑھ کر محمد ثانی نے شخصی مقام پر حق ملکہ کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے والد کو لکھا کہ آپ اور والدہ اس آکر امور حکومت سنبھالیں لیکن اس کے والد نے اسے اسے انکار کر دیا۔ اس پر محمد ثانی نے اسے ایک پڑھت حکمت دکھا دینا جس میں لکھا تھا:

”اگر ہم بادشاہ ہیں تو ہم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنا لشکر لے کر آئیں، اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو ہمیں آئیں اور آپ اپنی سلطنت کا دفاع کریں۔“

اس طرح خود کے نتیجے میں مراد ثانی کے پاس کوئی چارہ نہ رہا اور اس نے طرک کی آواز پر لبیک کہا۔ وہ صیو سے اورنگ پہنچا۔ اس نے اپنے بیٹے محمد ثانی کو

1 سلطان محمد ثانی رجب 837ھ 1 اپریل 1429ء میں پیدا ہوا تھا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 358/39)۔ اس لحاظ سے 848ھ 1444ء میں پہلی بار تمام حکومت عثمانیہ نے وقت محمد ثانی کی عمر 19 سال سے زائد ہو گئی۔

2 بولونا (Bologna): یہ شمالی اٹلی کے صوبہ ایمیلیا (Emilia) کا دار الحکومت ہے۔ لیکن یہاں بولونا سے مراد وہ علاقہ ہے جسے ترک نو رین کی کتب میں باربرستان لکھا گیا ہے۔ آٹلی اسے پمیلیڈ (عربی میں بولندا) کہا جاتا ہے۔

3 وارنا (Varna): یہ شرقی بلغاریہ میں بحیرہ اسود کے کنارے واقع ایک شہر ہے۔

4 ویدین (Vidin): یہ بلغاریہ کا ایک معروف شہر ہے جو شمال مغرب میں رومانیہ و بلغاریہ کی سرحد پر دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع ہے۔



حکومت سے الگ کیے بغیر ۹۰ ہزار کا تخمینہ جمع کیا اور دارا میں ہجیرہ اسود کے کنارے خیمہ زن و دشمن کی طرف یلغار کی (شعبان 848ھ / نومبر 1444ء)۔ دارا کی جنگ میں لیا ساس اور کارا تیل جیسے جی مارے گئے اور بنیادی نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ اسی نوے ہزار یہ پائی تھیں۔ ۲۰۰ ہزار کھانہ نے شہادت پائی۔ شہداء میں بھگت بیک تروہچ پاشا بھی شامل تھا جو سلطان مراد ثانی کا داماد تھا۔

اس فتح عظیم سے پوری سلطنت عثمانیہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اپنا صرف سلطنت عثمانیہ ہی میں نہیں ہوا بلکہ پورا عالم اسلام اس خوشی میں شریک بنا۔ جب فتح دارا کی خبر قاہرہ پہنچی (22 ذی الحجہ 848ھ / یکم اپریل 1445ء) تو مصر کے ملک سلطان چلتاق نے ہنم دیا کہ عباسی طائفہ کے نام کے بعد سلطان مراد کا نام لیا جائے اور ملک مصر میں عثمانی شہداء کی رودنوں کے لیے دعا مانگی جائے، نیز اس فتح پر پورے مصر میں ہنسن رہا ہوا۔ سلطان مراد ثانی اپنے بیٹے محمد ثانی کے حق میں حکومت سے دست بردار ہو گیا تھا، پھر بیٹے کے مطالبے پر اس نے بڑی سرعت سے زمام حکومت واپس اپنے ہاتھ میں لے لی تھی اور عثمان اسلام کو شکست دے کر اناطولیہ لوٹ آیا تھا۔ اس کے بعد محمد ثانی کے خلاف بعض ایسا ہتھیاروں میں تو مراد ثانی کو ایک بار بھر حکومت سنبھالنی پڑی۔ ۱۔ پچھلے دوسرے سال کے دوران میں اس نے دیاست مورد (جنوبی یونان) پر حملہ کیا (8 رمضان 850ھ / 27 نومبر 1448ء) اور قلعہ کو قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ 21 رمضان 850ھ / 10 دسمبر 1448ء کو اس نے کو رتھ فتح کر لیا۔ بڑیوں میں داخل ہو کر اس نے چڑاں پر قبضہ کر لیا۔ پھر سلطان نے سکندریہ تک کو سرزدینے کے لیے 851ھ / 1447ء میں الہانیہ پر پہلے کی چھڑی کی۔ سکندریہ تک نے یورپی

الہانیہ اسے مغربی میں الہانیہ یا Eyalet اور وسطی زبان میں Shqipëria کہتے ہیں۔ یہ جتنی بھی جدید تاریخ نگاروں کے مسائل پر مطلع ہے اور دعویٰ کرتا ہے، حدیث، یونان (اور کوہ) میں گھری ہوئی ہے۔ اس کا دارالحکومت تراتا ہے۔ قنودہ، افسانہ اور ستوری (اسکندریہ) اہم تھیں۔ واقعہ 28748 مربع کلومیٹر اور آبادی 33 لاکھ ہے۔ (الاصحاح فی الاعلام 62)۔ اہل الہانیہ یعنی (Illyrian) نسل سے ہیں۔ اہل یونان نے تیسری صدی ق م میں یہاں اپنا خود مختار سیاسی نظام قائم کیا۔ 167 ق م میں رومیوں نے الہانیہ فتح کر لیا۔ اہل یونان الہانیوں اور ان کے باغی تختہ الہانیوں کا ذکر کرتا ہے جو موجودہ (Kufia) کے قریب تھا۔ مائیکسیمی تیسری کے بعد الہانیہ کے مختلف علاقوں پر سلاف، بلغاری، سرب، بازنطینی، فارسی اور تیل دیش قابض رہے۔ 1272ء میں آخوند قرانی کا بھرانہ چارلس دسٹان اور سارے ساحلی علاقے پر قابض ہو گیا اور اس نے شاہ الہانیہ کا لقب اختیار کر لیا۔ 737ھ / 1337ء میں جب بازنطینی بھرانہ اینڈریکس لاسٹ نے صوبہ الہانیہ پر قبضہ کر لیا تو اس کے لشکر کشی کی امداد کی فوج بھی شامل تھی۔ 1385ء میں ایک الہانیوں کا کیرا کا قلعہ بنا لے لیا۔ 1393ء کے خلاف دہائی، چنانچہ جنگ سورہ میں باغی ترکوں کے ہاتھوں مارا گیا اور قویا اور بلحا جا کیرادوں نے سلطان ترکی کی عیادت تسلیم کر لی۔ پھر جنگ قوسود (1393ء) کے بعد سارہ خان (14ویں) کے ترکہ اسٹپ (مقدونہ) کے سرحدی مرکز میں لا رہا گئے۔ 820ھ / 1417ء میں ترکوں نے سارہ الہانیہ فتح کر کے اسے "مستبد علی" کا صوبہ بنا دیا اور دو مخالف اسلامی جلد، "مخوان" اور "وڈن" تک جنگ لہان (1812ء) میں الہانیہ نے آزادی حاصل کر لی۔ 1928ء میں یہاں شاہزادہ کی بادشاہی قائم ہوئی مگر 1939ء میں اس پر فوجی نے قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہاں اور فوج (Enver Hoxha) کی قیادت میں فوجی حکومت برقرار آئی۔ 1992ء کے آزادانہ انتخابات جیت کر دیکر تک پارٹی نے اقتدار حاصل کیا (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، 20)۔ الہانیہ ایک خاصہ مسلم اکثریتی ملک ہے۔ اس کی آبادی میں 70 فیصد مسلمان ہیں۔ اس کے باوجود اور فوج نے اسے دنیا کی واحد ملحدت قرار دے دیا تھا۔ الہانیہ کے شمال مشرقی حصے میں قوسود (کوہ) کی 92 فیصد آبادی الہانیوں مسلمانوں کی ہے اور مشرقی حصے میں 25 فیصد آبادی بھی الہانیوں مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

جنوبی یونان کا پرچم لٹا بیٹھ کر پھر سے ایک جاکاٹے کے ذریعے سے پتہ یونان سے ملتا ہے۔ گورنڈ شراس جزیرہ نما کے چال میں ہے۔ گورنڈ جاکاٹے میں سے گزرنے والی ریل اور شاہراہ کے ذریعے سے انجمن (یونان کا دارالحکومت) سے ملتا ہے۔ جزیرہ نما پہلے پھر کے شمال مغربی ماسل پر (Pana) جزاں جج ہے۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری)



تیمارہ (الہانیہ) کی مسجد اہم ہے (Ethem Bey)

مسلموں کے ساتھ اہماد کر لیا تھا اور سلطنت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا تھا۔<sup>1</sup>

عثمانیوں کی پیشرفت روکنے کے لیے یورپ کی دوسری کوشش

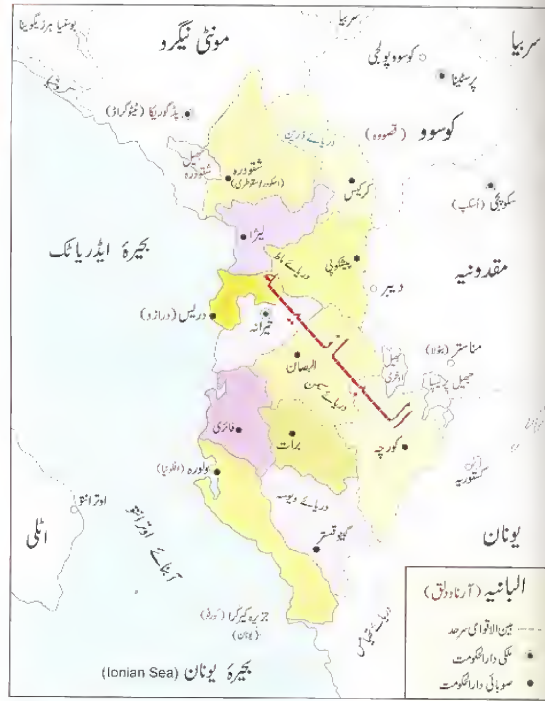
بنگت وارنا میں یورپی فکھروں کی عثمانی عساکر کے ہاتھوں شکست کے چار سال بعد شکست خوردہ عثمانی سلاہ رچان فیڈاؤی نے جیہ کیا کہ وہ اپنی شکست کا بدلہ لے گا، چنانچہ اس نے یورپی ممالک کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ عثمانیوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنایا جائے۔ اس میں انگریز، جرمنی، پولینڈ، صقلیہ، نیپلز، پاپائے روم اور سولڈیہ شامل تھے۔ ان کے فکھروں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ

تک پہنچی تھی۔ یہ ہمیشہ عثمانی حدود میں داخل ہو گیا اور اس نے اسے سرحد کو دور پر قبضہ کر لیا جہاں وہ اس سے ٹکس خدو یہ شکست سے دوچار ہو چکا تھا۔ جب سلطان مراد کو یہاں کی کوشش قہمی کا علم ہوا تو اس نے سرعت کے ساتھ فکھروں کو روکا اور کئی اتحاد دے دو دیا تاکہ کرنے کے لیے کو سو کا، رخ کیا۔ سکرک کو سو میں دوڑوں فکھروں میں شمسان کی لڑائی ہوئی جو تین دن جاری رہی (30-12-1685 تا 17-19-1685ء)، مراد فانی نے ترخان پاشا کو حکم دیا کہ کئی عساکر کی دہشت کا راستہ روکے اور خود دشمن پر اس قدر زور مارے کہ یہ یورپی اتحادیوں نے تاجک شکست کھائی۔ اس جنگ میں 17 ہزار عثمانی موت کے گھاٹ اتارے جبکہ چار ہزار ترکوں نے شہادت پائی۔

سلطان مراد فانی کی فتوحات میں تک محدود نہ رہیں بلکہ اس نے موسم گرما (853ھ/1449ء) میں الہانیہ پر فوجی یلغار کر دی تاکہ باقی اسکندر نیگ (George Kastriot) کو سزا دے جو سلطان سے بغاوت کر کے الہانیہ بھاگ گیا تھا۔ سلطان جب الہانیہ کے دار الحکومت بیتولا تو اسکندر نیگ نے وہاں سے راولپنڈی فرار کیا۔

مراد فانی کے الہانیہ پر حملے کے دوران میں فروری 1451ء میں سلطان رکوت نے آلیہ۔ سلطان مراد فانی کی وفات پر اس کے دشمنوں نے بھی اس کے حسن کردار کی گواہی دی۔ بازنطینی مورخ شاگھوٹ یلاس نے لکھا: ”وہ راستہ درہ اور عادل غرض تھا۔“ ایک اور بازنطینی مورخ پرنس ڈوکاس سلطان کے بارے میں لکھتا ہے: ”دو لوگوں میں ظاہر تھا اور تک دشمنوں کے لیے بڑا فانی تھا اور اس شہنشاہ میں اپنی مسلم بائیسگی رعایا میں کوئی فرق روا نہ رکھتا تھا۔ وہ دونوں کے ساتھ یکساں رجا کرتا تھا۔ وہ اپنے دشمنوں سے کیے ہوئے عہد پورے کرتا تھا اور اگر ان میں سے کوئی عہد شکنی کرتا تو اس کا معاملہ اشد پر اشد دیتا۔ وہ جب تک مجبور نہ ہو جاتا جنگ نہ چھیڑتا اور جب اسے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی تو وہ ان کا بے جا خون نہ بہاتا بلکہ قلعے صرف اس لیے فتح کرتا کہ ان میں فتح پانہ کر سکے۔“ نیز فرانسیسی مورخ کرناؤس نے لکھا: ”اگر مراد اول عثمانی سلطنت کا مہمارا اول تھا تو مراد فانی اس کا حقیقی بانی تھا۔“

1 اسکندر نیگ الہانیہ کے ہیرائی اصرار پر گنہگار بن گیا تھا جس نے سلطان مراد فانی کی اطاعت کر کے اپنے تین بیٹے بطور عنایت عثمانی دربار میں بھجوا دیے تھے۔ سلطان نے ان پر شفقت برتی تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اسکندر نیگ ایک علاقے کا گورنر بن گیا۔ چنانچہ یہی وفات کے بعد سلطان نے اس کی ریاست کا لائق کر لیا تو اسکندر نیگ کے اصرار پر گورنر رہا۔ اس نے دہریوں سے الہانیہ کی گورنری کے انعام و حقوق سے حاصل کر لیے اور پھر اسے فتح کر کے الہانیہ بھاگ گیا۔ وہاں اپنے ہم مذہب جمہوریوں کو ساتھ ڈاکر بغاوت کر دی۔ سلطان مراد کے جلد انتقال کے باعث الہانیہ کی ہم ادھوری رہی۔ مراد کے چوتھیں بھائی تاج کے عہد میں 871ء تا 877ء میں اسکندر نیگ کے انتقال پر الہانیہ کو سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا گیا۔ (تاریخ ترکیہ از ڈاکٹر محمد امجد ناصر ص 84-74)



### قسطنطنیہ کی عظیم الشان فتح

(20 مئی 1453ء / 29 مئی 1453ء)

سلطان مراد ثانی کی وفات کے بعد حکومت کی ہانگ اور دوسری بار اس کے بیٹے محمد ثانی کے ہاتھ آئی۔ وہ اس وقت 20 برس کا ہو چکا تھا۔<sup>1</sup> وہ پہلا عثمانی سلطان تھا جس نے فتح قسطنطنیہ کا مزم کیا اور نئی شاہراہ لے جو بشارت دہی تھی کہ ”جو لشکر اس شہر کو فتح کرے گا وہ جیتی ہوگا۔“ محمد ثانی قسطنطنیہ فتح کر کے اس بشارت کا مصداق ٹھہرا۔

سلطان محمد ثانی نے دیکھا کہ اس کے پردادا پانچراہول نے اپنے لیے آجائے پاسپورس کے شرعی کنارے پر ایک قلعہ کی بنیاد رکھی تھی جسے اس نے ”انہولوہ صہاری“ یعنی ”قلعہ انہولہ“ کا نام دیا تھا۔ یہ قلعہ آجائے پاسپورس کے ننگ ترین کنارے پر واقع تھا۔ محمد ثانی نے ایک اور قلعہ کی بنیاد رکھی اور اسے ”روہلی (روم) (لی) صہاری“ یعنی ”قلعہ روم“ کا نام دیا۔<sup>2</sup> اس کا مقصد یہ تھا کہ تمام آجائے پاسپورس اس کے تسلط میں آجائے۔ سلطان محمد ثانی نے بغیر لگنے اس قلعہ کا خاکہ بنایا اور ”صالح الدین آغا کو اس کی تعمیر پر مامور کیا۔ یکہ سات ہزار کارکنوں نے پورے چار ماہ میں اسے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ قلعہ شگفتہ شکل میں تھا اور اس کی فصیل کی چوڑائی 20 قدم تھی۔ اس کے ہر کونے پر ایک ضخیم برج تھا جس میں سے پتھر پٹایا گیا تھا اور اس کی موٹائی 32 قدم تھی۔



انہولوہ صہاری (پاسپورس)

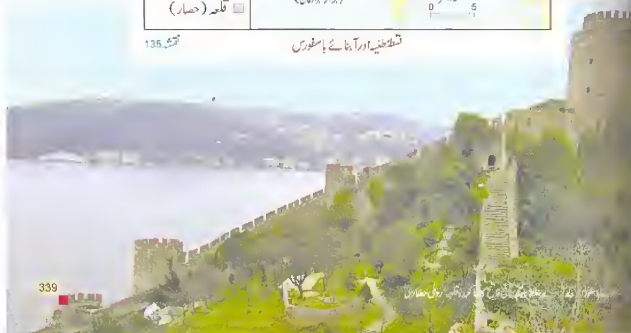
1 حلی الطرس الفتوحات (اسلامیہ میں تحت نقی کے وقت محمد ثانی کی عمر 20 سال بتائی گئی ہے مگر یہ درست نہیں۔ محمد ثانی 1429ء میں پیدا ہوا تھا، یہاں 1451ء میں بہت تیز رفتاری سے دو ماہ تک محاصرہ ہوا تھا۔

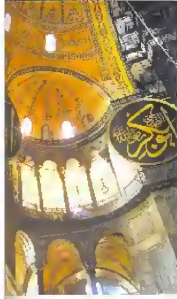
2 سلطان محمد کا اجداد شاہ اس حدیث سے قدامت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَوَّلُ جَيْشٍ قَامَ مِنْ أُمَّتِي يَمْشُونَ عَلَى مَدِينَةٍ قَبِيضَةٍ مَشْهُورَةٍ» (صحیح البخاری، فتحہ اور التبرک، باب، مناقب فی قتال الروم، حدیث: 2924)

”میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو قبضہ کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا ان کی فتح دیا گیا ہے۔“  
چونکہ یہ قلعہ آجائے پاسپورس کے پردادا ”روہلی“ یا ”روہلیا“ (تھریس و مقدونیہ) کے ساتل پر تعمیر کیا گیا اس لیے اسے ”روہلی صہاری“ یا ”حصار روہلیا“ کہا جائے گا۔



قسط طنبیہ اور آبنائے باسفورس





پائیا صوفیہ (موجودہ چاہ گھر) کا داخلی منظر



قصر قسطنطین پر اردو قسطنطین کا منظر (مختل)

اس دوران میں جبکہ قسطنطین کی فتح کے لیے جنگوں کی جنگی تیاریاں اودت کے طول و عرض میں جاری تھیں، قصر قسطنطین میں انتہائی خطرناک کی بردہ ہو گئی۔ قصر قسطنطین نے جلدی میں پاپ کو باہم سے مدد طلب کی۔ پاپ نے اس کی درخواست قبول کر کے کارزائل ایوڈور کو قسطنطین بھیجا۔ قسطنطین کا کارزائل نے قسطنطین کی گرجا گاہ صوفیہ کا زینہ کیا اور وہاں قسطنطین کو پہنچنے سے عبادت کے مراسم ادا کیے جو آرتھوڈوکس قسطنطینی عوام کے مراسم کے خلاف تھے جنہیں قسطنطین کرنے والے تھے۔ لوگوں نے اداؤں کو ختم کرنے والے کارزائل کے طریق عبادت کو نہایت نا پسندیدگی سے دیکھا۔ اور قصر قسطنطین اور آرتھوڈوکس دونوں مسیحی کلیساؤں کو متحد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ واپس واپس لوگوں کو اس اور چناؤوں (جو قسطنطین کے بعد طریق بنا) نے اس خوف سے اس اتحاد کی شدید مخالفت کی کہ اس طرح کہیں قسطنطین کلیسا کے انہوں پر پانی آرتھوڈوکس کلیسا کا خاتمہ ہی نہ ہو جائے۔ تو تاراس نے اس وقت یہ تاریخی جملہ کہا: "میں قسطنطین میں لائینی ٹوپ دیکھنے کے بجائے تڑکی ماسے دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔" اور اصل بازنطینیوں (اصل قسطنطین) کو لائینیوں (قسطنطینک رہیں) کے دو دشمنانہ مظالم نہیں بھولے تھے جن کا ارتکاب انہوں نے 601ء تا 1204ء کی صلیبی مہم کے دوران میں کیا تھا۔ جب لائینی (رومن قسطنطینک) کلیسا نے اس عذر پر سختی رضا کاروں کو پہلے یہ پتہ قسطنطین پہنچنے کا سلسلہ جاری رکھا تھا کہ قسطنطین نے ادا طلب کی ہے، چنانچہ اب پایا سے روم کی طرف سے ایوڈور کی آمد پر دونوں کلیساؤں کے اتحاد کی کوششیں بار آور نہ ہو سکیں۔

واقعہ الاول در واقع 857ء تا 1453ء میں مائیکل نے قسطنطین اور سندر کی طرف سے قسطنطین کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرے میں مائیکل کی 400 جہازوں پر سوار 20 ہزار بحری فوج شریک تھی اور ان کی بری فوج کی تعداد 80 ہزار تھی۔ سلطان نے شہر کے ارد گرد پتھانہ لگا دیا جس میں توپوں کی 14 بیلیاں تھیں جو ارمین تائی ونگروئی توپ ساز نے بنائی تھیں۔ وہ پتھر کے گولے ایک بیل تک پہنچاتی تھیں۔ ایران کا راجا نے اپنے اپنے کتاب Thinkers of Islam (مفکرین اسلام) میں لکھا ہے کہ وہ فوج نے توپوں میں جو گولے استعمال کیے ان میں سے ہر ایک کا وزن 300 کلوگرام تھا اور ان کی مار ایک میل سے زیادہ تھی۔ ایک توپ چلانے کے لیے 1700 افراد کی ضرورت پڑتی تھی، اس کی نال بھرنے میں دو گھنٹے لگتے تھے جبکہ توپخانہ 200 توپوں پر مشتمل تھا۔

1۔ پ قسطنطین دور دوم (Constantine 12th) تھا جو 1449ء میں تخت نشین ہوا تھا۔ دہشت قسطنطین (بازنطینی سلطنت) کا پہلا شہنشاہ تھا۔ قسطنطین اعظم (324-337ء) تھا جس کے نام پر قسطنطین کے نام پر تعمیر کیا گیا۔ نئی قسطنطین کے نام سے قسطنطین برقی کا چاہ قسطنطین سوم (844ء) تھا اور قسطنطین چہارم (ایکرومات) کا نام صرف تھا۔ (المسجد علی الانعام، ص: 159، 160)

2۔ افسر اسقوا حیات الاسلامیہ (عربی) میں محاصرہ قسطنطین کے آثار کا وقت جمادی الاولیٰ 1141ھ تا 1142ھ قمری 857ء تا اپریل 1453ء درج ہے کہ درست وقت واقع الاولیٰ واقع 857ء ہے کیونکہ اس وقت تک قسطنطین میں قسطنطین کا تاریخ مکمل 20 سالہ کی دہائی تھی ہے جو کہ 29 مئی 1453ء کے مطابق ہے جس کی تاریخ ویکٹوریل تاریخ سے ملتی ہے۔ اسی طرح قسطنطین پر آخری حملہ 18 مئی 1453ء کا تھا اور 29 مئی سے 28 مئی 1453ء تک دن 29 مئی ہے۔



شاہ زریں (کولڈن ہارن)، سترل



جوا (جلی)

مٹنی بحری فوج بلند اعلیٰ طیمان بیگ کی قیادت میں شیخ زریں<sup>1</sup> کے دہانے پر وارد ہوئی جہاں پارٹیشن بحری جہاز کا کمانڈر تھیوڈور دفاع پر مامور تھا۔ پارٹیشنوں نے شہر کے محاصرے سے پہلے سمندر میں طویل آبی زنجیر نصب کر کے شیخ کا دہانہ بند کر دیا تھا جس سے شیخ کے اندر بھی جہاز کا داخل ہونا مشکل ہو گیا تھا۔ یہ زنجیر مٹانیوں کے آگے سب سے بڑی رکاوٹ تھی، چنانچہ ان کے جہاز جو قسطنطنیہ پر حملے کے لیے فوج کو شیخ کے اندر لے جانا چاہتے تھے اس میں داخل ہونے سے قاصر تھے۔

اس دوران میں جوا<sup>2</sup> کے زمین جہاز اور ایک روسی جہاز آٹن پتھیر جن کی قیادت دیشانی کر رہا تھا جسے پس نے قسطنطنیہ کے دفاع اور محصورین کو مدد پہنچانے کے لیے بھیجا تھا۔ ان جہازوں کی آمد پر مٹانی بحریہ انیس روک نہ سکی۔ مٹانی بحریہ کی آن سے ایک گھڑپ ہوئی جس میں دیشانی غالب رہا اور جب وہ اپنے جہازوں کے ہمراہ شیخ کی طرف بڑھا تو وہاں قسطنطنیہ نے آبی زنجیر کھول دی اور روسی جہاز شیخ میں داخل ہو گئے۔ اس ایک جہاز آدھ واہجے سے سلطان محمد ایک ایسی جہتی ترکیب بروئے کار لائے پر بحریہ کو کیا جواس کے سپہ سالاروں نے کمال مہارت سے ٹوٹن کی تھی۔

جنگی ترکیب یہ تھی کہ 67 ہتھے بحری جہاز آبی زنجیر کو چھوڑ کر غلطی طرف سے دشمنی پر چڑھا کر شیخ زریں میں اتار دیے جائیں۔ اس کے لیے غلطی زمین پر چڑھنے بجائے گئے اور ان پر چڑھنے والی دی گئی تاکہ رات کے اندھیرے میں جہاز کھسکوں گے۔ اس سے پہلے کر شیخ تک لے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ مٹانی تو پہلے سے شہر پر مدد کو ہاری چاری رکھی تاکہ پارٹیشنوں کی قبضہ اس طرف مینڈول نہ ہو اور ان کا کوئی اہلکار مٹانی جہازوں کی غلطی میں مبتلا نہ ہو سکے۔ پس مٹانی جہاز شیخ میں پھنس ہو گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ آگے پیچھے اس طرح کھسکے کہ شیخ کے آس پاس کیلے مٹانی جہازوں کے ذریعے سے تمام قسطنطنیہ کی جنگی

1 اسے شاہ زریں (Golden Horn) بھی کہا جاتا ہے جو دراصل آہلے اسٹروس کی ایک جنگ نما شاہ زریں (Horn) یا کمازی پر مشتمل ہے اور یہیں قسطنطنیہ (استنبول) کی بندرگاہ واقع تھی۔ ترکی زبان میں اسے آج کل صرف شیخ (Halic) کہلاتا جاتا ہے۔ (شاہ زریں یا شاہ زریں عالم ہندول، آکسفورڈ پبلیشرز انٹرنیشنل) 2 جوا (Genoa): اٹالوی زبان میں اسے جوا (Genova) کہتے ہیں۔ سترل لینڈ کا مشہور شہر جینوا (Geneva) اس سے الگ ہے۔ جوا اٹلی کے شمال مغربی ساحل کی بندرگاہ ہے اور علاقہ نیگرو کا محصور مقام ہے۔ آدھی 7 لاکھ سے اوپر ہے۔ کرناڑا کلبس میں پیدا ہوا تھا (آکسفورڈ پبلیشرز انٹرنیشنل) 3 5200۔ 1253ء سے 1299ء تک اٹالوی برائشوں ویش اور جوا کے درمیان جنگیں رہی۔ پہلی جنگ (1258ء) میں جوا نے شکست کاٹنی۔ 1289ء میں ویش نے لائپزائک کلب پر قابض ترکوں سے معاہدہ کر لیا تو جوا نے درودیاں بند کر دی۔ ویش نے برادر درودیاں کی ناکہ بندی توڑی اور غلط قسطنطنیہ کا ایک حصہ کوہا۔ مٹانیوں صمدی کے شروع سے جوا پر فرائض تھیں رہا تھی کہ 3 اگست 1529ء کے معاہدے کی رو سے فرائض نے اٹلی پر تمام رخ سے چھوڑ دیے اور پارس بیگم غلامی کا ہاشم بن کیا (اگست 1530ء)۔ یہ معاہدہ فرانس اول (شاہ فرانس) کی ماں اور چارلس بیگم (شاہ اسپین) کی بیوی کے درمیان ہوا تھا۔ (انٹرنیشنل جینوا تاریخ عالم جلد 2/289)



المشقة





ہا اڑا۔ اور جب صبح طلوع ہوئی تو چٹانوں کو دیکھ کر اہل شہر پر دہشت طاری ہوئی۔ ہم مصر یا دمشق، موخرخ و کاس ترکوں کی اس دہشت ناک جنگی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ایک بھڑو تھا اس سے پہلے کسی نے ایسے بھڑے کے بارے میں سنا نہ تھا ایسا بھڑو دیکھا تھا۔“

عثمانی بحریہ تو جنگی قوت کا پہلا (خارجہ زوریں) میں داخل ہونے سے دو سکتے ہیں تاکہ امریں کسی تاہم سلطان محمد کی جنگی شکست عثمانی سے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ تمام عثمانی افواج قسطنطنیہ کے گرد گھمبے کر کے یکپارگی بنا دی جائے۔ اس مسئلے سے پہلے سلطان نے اتمام حجت کے طور پر قیصر دوم کو دوسری مرتبہ خط لکھ کر مطالبہ کیا کہ شہر پر امن طور پر حملے کر دے تو خیریزی نہیں ہوگی اور بادشاہ کو اعزازت ہوگی کہ اپنے اہوال اور خزانوں سمیت جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ سلطان نے اس صورت میں اہل قسطنطنیہ کو امان دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ ان کے اہوال، ان کی جائیں اور جائیدادیں محفوظ رہیں گی۔ لیکن قیصر نے اہل جہاد کے کہانے پر سلطان کی پیشکش مسترد کر دی۔

اگر عثمانی کے بادشاہ نے ایسے وقت سلطان محمد پر دباؤ ڈالنے کا ارادہ کیا جبکہ وہ مشکل میں تھا۔ اس نے قیصر دوم کو خط لکھا کہ اس کا عثمانیوں سے کوئی رابطہ نہیں اور اسے شہر قسطنطنیہ کی پابندی سے مکمل اتفاق ہے، نیز اسے یقین دلایا کہ وہ یورپی دستوں کی تباہت کرتے ہوئے حملہ آور ہوگا تاکہ عثمانیوں کو کچل ڈالا جائے لیکن شاہ عثمانی کے (پرتیقاہت) یورپی فوج کی آم سے کوئی فرق نہ پڑا اور ترکوں نے ثابت قدمی سے محاصرہ جاری رکھا۔

28 مئی کا دن امن سے گزر گیا۔ اگلے دن فجر کے وقت انتہائی نماز کے بعد سلطان محمد اس جگہ پہنچا جہاں سے حملے کا آغاز ہونا تھا۔ اسے اس میں بڑی بڑی قوتوں کی گن گن کر سنائی دی جنہوں نے پوچھتے ہی گولہ باری شروع کر دی تھی جبکہ سلطان کے قہم سے عثمانی پر ہم ہمارے لگے تھامہ ترکوں میں یہ روایت تھی کہ حملہ شروع کرتے وقت پر ہم ہرایا جاتا تھا۔

اس دوران میں عثمانی قوتوں نے شہر کی فسیل میں ایک عجیب پیدا کر دیا تو عثمانی لشکر شہر کے گرد گھوری ہوئی خبر قس پڑا کر گیا۔ انہوں نے فسیل کے ساتھ ساتھ سیریاں لگائیں اور پوری فوج تین لہروں میں فسیل پر سے کوکوک کر رہیں داخل ہوئی۔ آخری لہر میں اپنی چری (Janissary) دستے بھی شامل تھے۔ اس صورت حال میں قیصر قسطنطنیہ اپنے محفوظ دستوں کو دفاع کے لیے آگے لانے پر مجبور ہو گیا جو کثیرہ افواجین کے آس



عثمانی پر ہم

پاس قیادت تھے (پہلے بعد میں جامع مسجد الفلاح قرار پایا)۔ اہل عثمانی لشکر نے بلا تاخیر تیرا تھادی شروع کر دی جس سے سب سے پہلے سارا رشتہ ختم شدہ ہو گیا اور اس حالت میں اس نے میدان کارزار سے راقہ قرار تھیا کی۔ قیصر قسطنطنیہ اس کی پیش کرنا پا کیونکہ شہر کے دفاع میں اس کا بڑا کردار تھا مگر اس نے قیصر کی ایک دسٹی اور ہنگامہ نکالا۔

اولیٰں عثمانی شہداء میں امیر، ولی الدین، علیہ ان بھی شامل تھے جنہوں نے قدیم بازنطینی شہر کی فسیل پر ہم ہرایا تھا۔ ان کی شہادت کے وقت 48 عثمانی سپاہی پر ہم کو گرنے سے بچانے کے لیے بھڑی سے وہاں کھینچے گئے اور انہوں نے پر ہم سر بلند رکھا حتیٰ

۱۔ ”نفا چری“ کے معنی ہیں ”نی فوج“۔ سلطان اور نغان نے شاہی عثمانی فوج کے طور پر اس کی بنیاد رکھی تھی۔ شروع میں اس میں نو مسلم تمام زاد سے اور بعد میں پانچوں اور سالاروں کے بیٹے بھرتی کیے جاتے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی کے بعد ”نی چری“ ترک فوج کے بڑے لاکھ دستوں پر مشتمل ہوئی تھی۔

(تاریخ ترکیہ ص: 41، 42، کسورڈ انھیں ریلز آف شہر ص: 754)

کہ پائی فکری جو فیصل پر سے ان کا دفاع کر رہے تھے، وہاں آن چکے اور انہوں نے پرہیز سنبھال لیا۔ اس وقت تک اٹھارہ مہینے عجوبہ شہادت سے دستبردار ہو چکے تھے۔ اس دوران میں مثنیٰ سیاحی فیصل کے ان فتوؤں سے شہر میں داخل ہوتے چلے گئے جو توپوں نے اس میں ادا دیے تھے اور ان غیر بیوں سے بھی اترتے رہے جو فیصل کے ساتھ لڑائی لگے تھے۔ پھر دوسرے حملہ آور مثنیٰ دستوں نے قسطنطنیہ کے بعض دروازے کھول دیے۔ اس دوران میں بڑی فوج نے قسطنطنیہ کے دہانے پر ٹاپا کر آگئی ڈیڑھ گھنٹوں کی اور پھر مثنیٰ بیڑا مجمع میں داخل ہو کر شہر کی طرف بڑھا۔ ان حالات میں بازنطینیوں میں سرانگینی پھیل گئی، مٹائیں کے ہاتھوں بے شمار قتل ہوئے اور جو بھاگ سکے، بھاگ گئے۔

جوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ سلطان محمد فاتح شہر میں داخل ہو کر گھوڑے سے اتر آئے اس نے زمین پر اللہ کے حضور میں سجدہ کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خدا پر اپنی رحمت فرمائے۔ پھر اس نے خاص قسطنطنیہ کے بارے میں نبی ﷺ کی حدیث پڑھی اور شہر کو "اسلامبول" کا نام دیا، یعنی "اسلام کا شہر" یا "اسلام آباد"۔ سلطان نے اپنی فوج کو لوٹ کھسوٹ سے روک دیا۔ اس کے بعد دو گھنٹہ "ایاصوفیہ" کی طرف متوجہ ہوا، وہاں نماز شکرانہ ادا کی اور اسے مسجد میں تبدیل کر کے کاعظم دیا۔ پھر اس میں نماز عصر ادا کی۔ اس وقت بعض رومیوں نے قول اسلام کا اعلان کیا۔

سلطان محمد فاتح رواداری میں بے مثال تھا۔ یہ اس کی رواداری ہی تھی کہ اس نے جیسا یوں کو بے رکاب ٹوک اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کی اجازت دی۔ اس نے ان کے گھیسواؤں اور عبادت گاہوں کو امان دی اور انھیں اپنا نظریہ خود پیش کرنے کا حق دیا، چنانچہ اس نے مسیحیوں کے سرکردہ افراد جمع کیے جنھوں نے چنانچہ اس کو بطریق منتخب کیا۔ سلطان نے اس کے انتخاب پر اتفاق کیا اور انھیں اسے رومیوں کا رئیس مقرر کیا اور اسے اپنی چری فوج کا ایک حقائق دست عطا کیا، نیز اسے رومیوں کے مخصوص دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے کرنے کا اختیار دیا اور اس کے ساتھ ہی نیکو باکے بڑے عہد پادشاہ پر مشتمل ایک مجلس تفتیش دی گئی اور صوبوں میں منظر ان (استغفہ العظم) اور رئیس (استغفہ) بھی اس اختیار کے حامل قرار دیے گئے۔



جامع مسجد سلطان فاتح (ایستنبول)

مسجد ایاصوفیہ عراب کا گہ گہ گہ گہ

ایستنبول کی پرانی فصیل

1 سلطان محمد فاتح نے صوفی اور مسیحی معاہدے کے باعث ایستنبول کو "اسلامبول" کا نام دیا۔ باقوت محمدی صوفی 628ھ نے معجم البلدان (347/4) میں لکھا ہے کہ "قسطنطین اعظم نے اسے دار الحکومت بنا کر اس کا نام قسطنطنیہ (عربی میں قسطنطین) رکھا جسے آج کل ایستنبول کہتے ہیں۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شہر پہلے سے مسلمانوں کے ہاں ایستنبول کے طور پر معروف تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ قسطنطین اعظم نے 330ء میں قدیم شہر پر حکم کیا: "یہاں مسیحی بنو پاس" (Constantinopolis) قسطنطنیہ کا نام دیا تھا مگر عام طور پر اسے آگسٹس ٹین پولین (تدوین شہر) کہا جاتا تھا جسے مقامی لہجے میں اسلامبول (Samboul) کہتے تھے، عربی میں اس کو عرب کر کے ایستنبول کہتے تھے۔ (آکسفورڈ انکس رینڈرس ڈکشنری ص 748)

جب سلطان محمد لائحہ عمل خود دو حصہ سائیں گردان دے کر محل قہر گریکا جو پھر سے دہراؤ اختیار کرتا چاہتے تھے تو اس نے استقبال (اسلامبول) کو اپنا دستقر بنا لیا۔ پھر عالم اسلام کے سربراہوں کو خط لکھ کر انہیں فتح قحطیہ کی بشارت دی۔ سلطان مصر ابن شاہ<sup>1</sup> کے نام لکھے گئے خط کے بعض فقرات یہ تھے ”بے شک بہترین طریقہ ہمارے اسلاف کا ہے۔ وہ چاہدین فی سبیل اللہ تھے اور کسی ملامت مگر کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔ ہم ان کے طریقے پر قائم ہیں اور اس خواہش پر مسلسل کاربند ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مثال بن گئے ہیں

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَنُوتُ لَكُمْ يُضْلِلُونَ بِاللَّهِ﴾

”ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔“<sup>2</sup>

اور ہم اپنے نبی محمد ﷺ کی ہدایت پر مطبوعی سے قائم ہیں جنہوں نے فرمایا:

[مَنْ اغْرَبَتْ قَلْعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ]

”جس شخص کے پاؤں اللہ کی راہ میں گر آؤ تو جو گئے اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ مہر کر دی۔“<sup>3</sup>

اسی لیے ہم نے اس برس (فتح قحطیہ کا) ارادہ کیا جس میں اللہ نے برکت اور انعام ارزانی کیا، جبکہ ہم اللہ کا جلال والا کرام کی رہی کو مطبوعی سے قائم ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر قائم ہیں، چنانچہ ہم نے فریضہ چہارم کی ادا گئی کا عزم کیا جو اسلام نے ہم پر عائد کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ”میں حکم دیا ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَنُوتُ لَكُمْ يُضْلِلُونَ بِاللَّهِ﴾ ”تم ان کفار سے لڑو جو تمہارے قرب و جوار میں ہیں۔“<sup>4</sup>

اس مقصد کے لیے ہم نے غازیوں اور مجاہدین کے بری، دجری، غلہ تیار کیے، اسی شہر کوچ کرنے کی خاطر جو طوق و ثور اور کمر سے بھرا ہوا تھیں اور جو طبل مذت سے ممالک اسلامیہ کے وسط میں ہونے کے باوجود اکثر و شرک پر فخر کرنے والوں کا ٹوڑ تھا۔

پیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے: ہ

فَكُنَّا مِثْلًا حَسَنًا عَلَى الْخَلْفِ الْأَخَرِ

وَ كُنَّا مِثْلًا كَثَفًا عَلَى وَجْهِ الْقَصِيرِ

”یہ شیر کو یا تاناکہ دھار پر ایک شہنشاہ ہے، اور اس کے ساتھ ہی، پیسے چاند کے پیر سے یرسار (گنن) ہو۔“

سلطان محمد فاتح نے شہر قحطیہ کی تحریف اور اس کے قلعہ کی مطبوعی اور پھیلی مہمات میں اس کے قابلِ تہنیر ہونے کا ذکر کرنے کے بعد لکھا: ”ہم نے ان سے جنگ کی اور انہوں نے ہم سے جنگ کی، ہم نے ان سے لڑائی کی اور انہوں نے ہم سے لڑائی کی، ہماری لڑائی 54 دن رات جاری رہی حتیٰ کہ کتب غلغہ ہو گئی۔ اس روز نقل تھا اور ہماری لڑائی کی ہمیں تاریخ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مشرق سے سورج نکلنے سے پہلے ”میں فتح سے آواز دی۔“

<sup>1</sup> ابو نصر سیف الدین الملک الاشرف ارباب الاعوانی پر کسی قدامتوں میں سے تھا جو 867ھ تا 885ھ / 1463 تا 1481ء مصر پر حکمران رہا۔ مصر کے چنگی ممالک کے تانوار سے 784ھ تا 920ھ / 1382 تا 1517ء مصر پر حکومت کی۔ (انطلس الشارح العربی الاسلامی: 233)

<sup>2</sup> الخوفا: 29/9. <sup>3</sup> صحیح البخاری، الحمدة، باب البغی إلى الحمدة، حدیث: 907. <sup>4</sup> البوابة: 123/9.



ایسی طرح سلطان محمد قاج نے شریف کو کمرہ کو فتح قسطنطنیہ کی خوشخبری دینے والے بیعت میں سے تمنا تک ارسال کیے اور اس سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے ایسے خط میں لکھا:

”اے سربراہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح عطا کی، ایسی فتح آنکھ نے کبھی دیکھی نہ کہ ان نے سنی، اور یہ مشہور شریف قسطنطنیہ کی فتح ہے۔ ہم اس فتح کی خوشخبری دینے ہوئے آپ کو یہ خط لکھ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اس عظیم کامیابی اور مسرت کی خوشخبری ترین شریفین کے تمام باشندوں، علماء و سادات کرام، پرچیز گاروں اور عبادت گزاروں، مسلمانوں و مسیحی، انگریز کرام، خدا رسیدہ مقین، سب چھٹوں بڑوں اور بیت اللہ کے دائرین کو پہنچا دیں گے جو اہل اسلام کے لیے عروۃ النظمی (مضبوط رہی) کے مانند ہے جو نئے کی نہیں، نیز آپ مزمع اور مقام ایمان کی مہارت سے بہرہ ور ہونے والوں، مرقہ رسول کے قرب و جوار میں مہارت کرنے والوں اور مہارت میں ہماری سلطنت کے دوام کی دعا کرنے والوں اور ہماری فتح کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ و زاری کرنے والوں کو بھی خوشخبری سنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کی برکات سے ہمیں بہرہ یاب کیا اور ان کے درجات بلند کیے۔ ہم اپنے نمائندے کے ساتھ آپ کے لیے مالِ قیمتی میں سے خالص و معیاری سونے کے دو ہزار ٹکڑے جتنا بھیج رہے ہیں اور سات ہزار ٹکڑے خیرات میں تقسیم کرنے کے لیے ہیں جن میں سے دو ہزار سادات اور نقیبوں کے لیے اور ایک ہزار خدام حرمین کے لیے تقصیروں ہیں اور باقی کم اور مدینہ میں مسکینوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں شیروں کے شرف میں اضافہ کرے! آپ سے امید ہے کہ یہ مال ان لوگوں میں ان کی احتیاج اور ضرورت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ ہماری طرف سے آنے والی سفارت کی کیفیت ہمیں کلمہ بھیجا۔ ان شاء اللہ ہمارے لطف و احسان سے ان لوگوں کی دائمی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مخالفت کرے اور آپ کی سعادت و پیامت کو روزِ قیامت تک دوام بخشنے۔“

شریف کہہ:

شریف کہہ:

”ہم نے آپ کا مکتوب کمال ادب کے ساتھ کھولا اور کعبہ شریف کے سامنے اہل نماز اور اہل عرب کو پڑھ کر سنایا۔ ہم نے اس میں قرآن کے احکام دیکھے جن میں مسلمانوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس کے متن سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ایک مجرہ ظاہر ہوتا دیکھا، اور وہ مجرہ قسطنطنیہ اور اس کے گرد و نواح کی فتح کا مجرہ ہے جس کا تھو بہت مضبوط اور خواص و کوام میں مشہور و معروف تھا اور اس کی تفصیل بہت عظیم تھی۔ اس مشکل اور خطرناک کام کے آسان ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اس پر ہمیں انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے ارض مقدس کے باشندوں سے محبت کا اظہار کر کے ایسے آجائے کرام اور اجداد عظام کے جس طرح پتے اور مسلک کا انیا کیا ہے، اس پر ہمیں سبے پناہ مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو راحت بخشنے اور انہیں جنت کے اعلیٰ مقامات سے نوازے!“

اس فتح عظیم کے ساتھ، جو سلطان محمد قاج کا دوسرا برس کی عمر میں عطا ہوئی، اللہ تعالیٰ کا نور اور اسلام شرفی یورپ میں پھیلنے لگا، چنانچہ اس کے بعد سلطان مصوف داؤد پاشا کے بہادر میں مصروف ہو گیا۔

## سربوں کی سرزمین فتح ہوتی ہے

فتح قسطنطنیہ کے بعد سلطان محمد فاتح نے دریائے ڈینیوب کے علاقے میں اپنی سلطنت کا وید پ قائم کرنے پر توجہ مرکوز کی، چنانچہ اب وہ ہنگری کی طرف توجہ ہو گیا جو یورپ میں سلطنت عثمانیہ کی توسیع کے راستے میں ہمیشہ ایک مشکل نقطہ چلا آ رہا تھا۔ اس لیے اس نے سربوں کی سرزمین (سربیا) کو اپنی سلطنت میں ضم کرنے کا اقدام کیا، خصوصاً اس وقت جبکہ بہت سے سرب امراء نے سلطنت عثمانیہ کی اطاعت اور باقی اختیار کر لی تھی۔ ان میں راکوٹش اور راجچیا (نارائیک) اور مولڈیو یا (بلقان) کے امراء شامل تھے جنہوں نے ہنگری کی تھلید میں جنگ میں شکست کھانے پر بغیر چاہوں کی بیعت قبول کر لی تھی۔ اسی طرح بازنطینی حکمران کے بھائیوں و بھتیجوں اور توسعہ سالکان مودیر نے اپنے زیر حکومت علاقے دولت عثمانیہ میں ضم کر



ہلی، دھنس کے قریب، کوروتھ، صوفی (موریا، یونان) میں عثمانی دھنس

موریا: یہ یونانی جزیرہ نما نیلوس (Peloponnesus) کا کوئی نام ہے جسے زمانہ قدیم میں یونان کا قلم سمجھا جاتا تھا۔ مسلمان مصنفین اسے موریا، الموریا، مورہ بھی لکھتے ہیں۔ 807ء میں صوفی آبادکاروں نے افریقہ سے آئے دھنس سربوں کی مد سے موریا کے شہر ہٹراس کی ناکہ بندی کی مگر دھنس شہر نے انہیں پناہ نہ دی۔ نوں صدی میں صوفی آبادکار چاہت اختیار کرنے لگے۔ چوتھی صدی تک کے بعد دھنس نے موریا کو بچھ کر لیا۔ 1284ء میں موریا کے قریب تک سربوں کی درخواست پر دو ترک سرداروں، بالک اور سالک نے بازنطینی فوج کو سپرد شکستیں دے کر فرنگیوں کا اقتدار ختم کیا، چنانچہ تک کے بعد ترکوں کی فوجی اقتدار موریا میں آ رہا ہو گیا۔ 1382ء میں امیروں تک کے زیر قیادت ایک ترک فوج جزیرہ نما کے متعدد قلعوں پر قابض ہو گئی تو موریا کے گورنر یوہانی نے سلطان بایزید کا خراج گزار بننا قبول کیا۔ 1423ء میں ترک سپہ سالار مرغان نے موریا کے کم ترین قلعہ جزم صدار (شجر کو دھتے کے قریب) پر چڑھ کر یوہانی کو بازنطینی حکمران میں یوہانی سے ایک لاکھ سکہ خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا اور جزم صدارت دست بردار ہو گیا۔ سلطان مرغان دھنس کے بعد دھنس اور جزم صدارت عثمانیہ کی راجگڑھ بن گئی۔ 1480ء میں سلطان محمد فاتح نے اپنی سلطنت میں ضم کر لیا۔ 1502ء میں دھنس والوں نے موریا میں اپنی آزاد بازاریوں کے واسطے گرویں، پھر صبح دھس کا رولوتز (1600ء) کے تحت ترکوں نے موریا میں دھنس (دھنس) کی تعمیل میں دھس دیکر جب یوہانی کے ترکوں کے زیر اقتدار رہنے کی خواہش کی تو سلطنت ترکیہ نے 1715ء میں اسے واپس کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے یہاں نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ 1768ء میں دارشای کے کسان نے موریا کے یوہانیوں نے کامیابیوں کی۔ 1821ء میں جب ترک گورنر جید پاشا باقی ملی پاشا کا محاصرہ کیے ہوئے قلعہ اس دوران میں موریا کے یہاں نے پھر بغاوت کردی۔ 1827ء میں دھس اور انگلستان نے مراکش کی کموریا اور یونان کے دوسرے حصوں کو لاکھ ایک آزاد ریاست قائم کر دی جائے۔ جب دھنی (Sublime Porte) حکومت قسطنطنیہ نے ان کی مدد لغت تسلیم نہ کی تو ان کے متحدہ بیڑے نے حملہ کر دیا۔ آخر کار طویل مذاکرات کے بعد فروری 1833ء میں یورپ (برطانیہ) کے شہر اور دھنس کو یونان کا پہلا بادشاہ بنا دیا گیا اور اس وقت سے موریا یونان کا ایک حصہ قرار پایا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ص 775/721)

### حصہ چہارم

دیے، نیز جو ا کے زیر حکومت ہزار تھیں اور سب سے بھی دین اور دنیا کی۔ بھر کے انھیں کے دگر ہزار کے ساتھ بھی دین اور دنیا کے معاہدے دے پائے۔ اسی طرح بلقان کے چائل نے بھی اسلام اور سلطنت عثمانی سے تاجا جوڑ لیا۔ عثمانی قبائل کی اس اعانت اور دولت عثمانی سے دوسری کے کلی ملکوں پر واضح اور مخالفان اثرات مرتب ہوئے جنھوں نے بڑھتے ہوئے عثمانی خطرے کو محسوس کیا۔ یہ ممالک سربیا، ہنگری اور روس تھے۔ انھوں نے اس خطے میں بنگالہ اٹھانے کی کوشش کی اور سرب امیر براکوٹش کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جس نے پہلے سلطنت عثمانیہ کی اعانت کو اعلان کیا تھا۔ اب اس نے شاہ ہنگری ہیاڈی کے ساتھ اتحاد کر لیا اور دونوں عثمانی ممالک پر چھاپہ مارنے لگے جو اس دورانی اتحاد کے لیے پہنچ بن گئے تھے۔

اس صورت حال میں عثمانی افواج نے سربیا کے علاقے میں پیش قدمی کی اور یکے بعد دیگرے ان کے شہر اور قلعے فتح کرتی چلی گئیں حتیٰ کہ بلغراد تک پہنچیں۔ ان فوجوں نے صدر راہظم محمود پاشا کی قیادت میں سربوں کے تمام علاقے 863ھ 1458/1461ء تکے بعد دگر سے فتح کر لیے۔



موریا (موریا) کے قلعہ (Nafplion) میں سائبریا کا منظر

### یونان، بوسنیا اور البانیا کی فتوحات

موریا (ڈوڈی یونان) کی فتح

الاق موریا کی تفصیل یہ ہے کہ یہ علاقہ دو بھائیوں توس اور نکولس کے مابین اختلاف و نزاع کا باعث بنا تھا۔ ان کے پاس تنازع سے باہر یونان کو اس علاقے کے معاملات میں مداخلت کا موقع مل گیا۔ جب سلطان محمد قاجار کو باہر یونان کی طرف سے خطر محسوس ہوا تو اس نے 863ھ/1458ء میں موریا پر فوج سے پڑھائی کر دی۔ البانوی گلاست کھا کر بھاگ نکلے اور سلطان نے مشرقی موریا سے علاقہ سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا۔ دریں اثنا توس اور اس کے بھائی نے سلطنت عثمانیہ کی سرحد سے فائدہ اٹھایا اور انھوں نے مذکورہ علاقہ واپس لینے کی کوشش کی لیکن سلطان محمد قاجار نے ان کی چال ناکام بنادی اور تملہ کر کے 865ھ/1460ء میں شہر ایتھنز پر قبضہ کر لیا۔ پھر 869ھ/1464ء میں بیکر و آتھن کے جزائر فتح کر لیے گئے۔ یونان پورا یونان عثمانی مملکت میں آ گیا سوائے بعض ممالک اور قصبوں کے جو وچس کے زیر حکومت تھے۔ 867ھ/1462ء میں عثمانی فوج نے اٹالیا (ڈلاچیا) بھی فتح کر لیا۔



قدیم ریکٹرکی، مٹراکی Monastiraki میں 1760ء کی تعمیر کردہ عثمانی مسجد جو کلاپ کر رہی تھی یہ تخریب آئی آٹا بھی اسے تیار (Tzani) بھی کہتے ہیں



روڈس شہر کا علاقہ بازار

بوسنیا اور ہرزیگووینا کی فتح

ترک اسے بوسنیا و ہرزیگووینا کہتے تھے۔ سربیا کی فتح کے بعد سلطان محمد قاجار نے بوسنیا کی فتح ضروری سمجھی جو اسے قاصدوں کے لیے مشہور تھا۔ اس کا مقصد عثمانیوں کے خلاف یورپی اتحاد کا سد باب کرنا تھا، چنانچہ سلطان نے حکم بوسنیا کو فتح کیا کہ وہ دولت عثمانیہ کی طاقت کو تسلیم کرے اس نے انکار کر دیا۔ اس پر 868ھ/1463ء میں سلطان محمد قاجار نے فوجی بمبارد کر کے شہر فتح کر لیے اور یونان تمام بوسنیا عثمانی مملکت میں آ گیا۔

۱۔ بیکر و آتھن: یونان اور ترکی کے مابین واقع یہ سمندر (ایجیڈ) اور اصل بیکر و روم ای کا ایک حصہ ہے۔ تدریم جس میں عرب اسے بحر اوقیانوس کہتے تھے۔ درود وانیل کے ذریعے سے یہ شہر و مہرہ سے ملا ہوا ہے بیکر و آتھن کے اہم جزائر یوبیہ (Euboea)، کیوس (Chios)، کیوس، ساموس، جزائر دودکانہ (Dodecanese) اور مائیکناکس ہیں۔ (مستند فی الاصل 91)

### الہابیہ کی فتح

866ھ/1481ء میں سلطان محمد فاتح نے حاکم الہابیہ سکندر بیگ کے ساتھ معاہدہ طے کیا۔ اس کے مطابق سکندر بیگ الہابیہ اور اچیری کے سواہر سے دستبردار ہو گیا مگر جلد ہی اس نے مہدی کی بیگم کی فوج کے مددنی لشکر سے کئی معرکے ہوئے حتیٰ کہ عثمانیوں نے تمام الہابیہ فتح کر لیا اور 872ھ/1487ء میں اسے سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا گیا۔ اسی اثنا میں سلطان محمد فاتح نے انطاکیہ کے عثمانی حاکم پراہا سترلیس، میڈوپ اور ترابزون کی فتح کر لیے۔



سٹرونی (سکندر) الہابیہ



قصر راجہ (الہابیہ)



چانق سید اسکندر پاشا (ترابزون)



قصر تاجیک (پاشا)

1 طرابزون (ترابزون): اس شہر کے ہم کی ترکی فخریہ (Trabzon یا Trebizond) ہے۔ یہ پیراگاسوس کے جنوب مشرقی گوشے میں یونانی ساحل پر واقع ہے۔ اسے سلطنت روم کا سرحدی شہر ہونے کے باعث ہندی اہمیت حاصل تھی لیکن قیصر قسطنطین کے عہد سے قیصر یوہان (کنستانتین) اس علاقے کا اہم ترین مقام بن گیا۔ عرب مصطفیٰ اسے اطرانڈا، اطرانڈا اور کیکر اسود کو طرابزون کہتے تھے۔ (کرد و اترہ مغرب اسلام: 545/12) طرابزون کو یونانیوں نے 756 ق م میں Trapezus کے نام سے آباد کیا تھا۔ 1204ء میں جب صلیبوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا تو انیسویں صدی میں طرابزون کو پانچ تکت باغا کر ایک ایلی، اناطولی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ 1461ء میں عثمانی سلطنت میں ضم کر لی گئی۔ (آکسفورڈ انکسپائریشن: 1825)



### دیش کے مقبوضات کی فتح

فتحپور کی فتح، جو برہنہ نامے مورخ (ہریانہ) کے سلطنت چٹانیہ میں انعام اور آٹھادوں پر مٹانی کنیرال کے چٹان نظریل دیش لے لہوس کیا کہ چٹانی الہ یورپ کے لیے نظرات کا باعث بن گئے ہیں، چٹانی انھوں نے اس روز افزوں خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے مشرق و مغرب کے حکمرانوں کو چٹانیوں کے خلاف ابھارا۔ انھوں نے مصر و شام کے ممالک اور ان کے باجست رہاستوں کو بھی لکھی ہی ترخیب دی بن میں ریاست دیشان<sup>2</sup> بھی شامل تھی تاہم رداست ممالک نے دیش وادوں کی ترکیب دترخیب پر کان نہ دھرے۔ جب انھوں نے اداست آق قویونق کو چٹانیوں کے خلاف آکسایا جس کا حکمران اور دن حسن تھا۔ اس نے اس سلسلے میں دیش سے معاہدہ کیا جس میں بعض ہر اپنی مالک اور اپ پ بھی شریک ہو گئے۔

اور دن حسن: آق قویونق ترکمان خانوادہ نے منگولوں کے زوال کے بعد دیکر سے فرات تک اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ آق قویونق کے ترکی میں مٹی ہیں: "مظنیہ بیگیاں ہالے"۔ ان کے حکمران اور دن حسن نے دارالحکومت دیکر سے تخریب منقل کر لیا تھا جس پر 1502ء میں مغوی قابض ہو گئے (المنجد فی الدعارج)۔ 1458ء میں طریز دن کے آق قویونق بادشاہ اچا نے اپنی بیٹی بیگم تھراں (دسین) اور دن حسن سے بیاہ دی کی۔ 873ھ 1468ء میں اور دن حسن نے سلطان ابو سعید تیموری اور اس کے خلیفہ شاہ ابراہان قویونق حسن علی کو ایک الگ شکست دی اور روزوں مارے گئے۔ دسین شاہ اور دن حسن کے امراء نے کرمان، قندھار، نورستان، گردستان اور غورستان فتح کر لیے، نیز حاکم مولیٰ شمس بے نے بغداد پر قبضہ کر لیا۔ اور دن حسن کی قوامت کے قس نظریل دیش نے 1482ء ہی میں ملتان کے خلاف ملکیت آق قویونق سے سلیطہ نہ تعلقات استوار کر لیے تھے۔ دسین شاہ، 1471ء میں دیش کی بہت نے اور دن حسن کی سکی یولی اسپینا کا کرنا کے بھاٹے کا کرینو کریمو تخریب (امراں) سمیبا۔ اس معاہدے کے تحت دیش سے 200 فوجیوں کے ہر اہر 600۰ توڑ سے دار بند دیش (Spingandi) چلگئے (Schoppott) اور گول بار، دایان نکپا گیا۔ اور دن حسن کو تمام اشیائے کو پک پر قبضہ دلائے کی کسی ملتین دانی کر لیا کی، چٹانی اور دن حسن نے قوت کو تاراج کیا اور پھر اس کی فوج قیصر پر مملتا ہوئی۔ دیش لادل 878ھ 1473ء کی جنگ میں آق قویونق فوج نے ملتان سے شکست لائی گئی، اس کا سالار مل کی فرائض (ناپستی) اور اور دن حسن کا چچا دیش (وزیر اعلیٰ بن) مارے گئے۔ شب میواضفر 882ھ میں اور دن حسن انتقال کر گیا (اردو داکر و معارف اسلام)۔ 545-537/3۔ 1501ء میں مغویوں کی فتح سے آق قویونق سلطنت ختم ہوئی۔

۱ آٹھادوں سے مراد دریا نیل (Dardanelles) ہے۔ آٹھادوں میں جو یورپی ترکی کو ایشیائی ترکی سے الگ کرتی ہیں۔ آٹھادوں میں بھی آٹھادوں کو بھیڑ مرمرہ سے ملتی ہے۔ ایشیائی اس کے جنوب میں بحیرہ مرمرہ کے کنارے واقع ہے۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر اور چوڑائی 600 میٹر سے 5 کلومیٹر تک ہے۔ دریا نیل بھی مرمرہ کو بھیڑا کرتی (اور بھیڑا رہ) سے ملتا ہے۔ اس کا طول 70 کلومیٹر اور عرض 1270 میٹر سے 7 کلومیٹر تک ہے۔ دریا کا نیل کے یورپی ماٹن پر لگی کی بندرگاہ واقع ہے۔ (المنجد فی الدعارج: 242 + 147)

۲ دیشان ایشیائی ایشیائی کا ایک شاہی خانوادہ تھا جس کی بنیاد 1378/80ء میں ترکمان سردار دیشان ایشیائی نے رکھی تھی۔ ان کی ریاست آٹھاد وغانا یا ایشیائی، آس، اوسق اور طرس وغیرہ پر مشتمل تھی۔ دارالحکومت آٹھاد تھا۔ اس کا آخری حکمران ابراہیم بیگ دانی (سنی 1092ھ/ 1594ء) کا بیٹا محمد بیگ دانی تھا جو بے نام حکمران تھا۔ (اردو داکر و معارف اسلام)۔ 347/10



## کریجیا کی فتح

مشرقی یورپ میں تاریخی سلطنت آلتون اردو (سنہرا لشکر) کی شکست ورنہت سے جو ریاستیں وجود میں آئیں، ان میں اہم ترین ریاست کریجیا تھی جو مشرقی یورپ میں واقع تھی۔ چنگیز خان کے بڑے بیٹے جوچی خان کی اولاد میں "جوچی اولاد" کے نام سے جوچی کی خاندان و حکمران چلا آ رہا تھا۔ اس کے ذوال سے جن ریاستوں نے جنم لیا، ان سے کریجیا کی سیاسی جدتجش بہت نمایاں تھی۔

آلتون اردو: چنگیز خان کے فرزند کبیر چہلی (یا چرتی) کا دوسرا بیٹا ساتو (Satu) 1236ء سے 1241ء تک وہیں کے وسیع علاقے بشمول یوکرین زیر اقتدار لائے جس کا سیلاب 13 لاکھ آلتون اردو کے نام سے اس خاندان کی حکومت 1502ء تک برقرار رہی۔ باتو کا آزاد کردہ دار الحکومت سرگی (سراسے) زبریں دولاگ کے کنارے واقع تھا۔ گو، قاف کا علاقہ بشمول چارچول 1260ء تک اور بلغاریہ 1330ء تک آلتون اردو کے تسلط میں رہا۔ آرتو نے ڈزس (Golden Horde) کا جدید ترکی نام آلتون اوردو یا آلتین اردو (Altin Ordu) ہے۔ مقامی آسانیت میں اس ملک کو گونا گشت چٹائی کہا گیا ہے۔ باتو کے بڑے بھائی اوردا (Orda) نے مغربی سائبیریا میں ایک ریاست قائم کی تھی جسے چلی یا سفید لشکر (Blue Or White Horde) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ریاست آرتو کے ڈزس کے ماتحت تھی۔ 1268ء میں باتو کا بھائی بک (یا بکت) چاشین ہوا۔ وہ دو پہلوں میں اور قاضی نے غلبہ اسلام (مخبر چھ) نقل منت) قبول کر کے تاروں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا ناکار کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے کمزور بھائی کو شان نے 1288ء میں خلافت بغداد کو چاہ کر کے بک شان کی شہرہ شری مولیٰ، چانچ آلتون اردو اور ایران کے خانہ کی شکلوں کے درمیان شہرہ چٹیں ہوئیں۔ انہی میں گو کو قاف خانہوں کے زیر اثر آ گیا۔ بک نے مصر کے ملک شہر آؤں سے خانہوں کے خلاف معاہدہ بھی کیا تھا۔ مصر کے ممالک (عسوں) کی بڑی قدامتہ آردو نے ٹنگار کے علاقے سے چانچ تھی (رکن الدین حسن کا تختیں چکرین سے تھا۔) بک کے چاشین اگر چہ شادی بدھمت کے بیو کا ور ہے۔ تاہم اوز بک خان (1313-1341ء) مسلمان تھا جس نے دو لاکھ



چوڑاں میں واقع شہرہ شریف (Our Sharif) جو مشرقی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے

علاقے میں اسلام کی بنیاد چٹکر کی۔ اور بیکوں کا یا قیلاہ اس کی اور بیک (ڈاکٹر) کے نام سے مشہور ہوا۔ 1380ء میں ریاست مسکووی (Duchy of Muscovy) کے روسیوں نے دریائے ڈان (Don) کے کنارے مانڈی (Mamai) کی تاریخی فتح کو شکست کا شادی اور پھر مسکووی کے گریڈ ڈیک نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ 1391ء میں چار نے آردو کے ڈزس کے حکمران تختیں کو شکست دی اور شہر سرگی چاہ کر لیا۔ اس کے بعد تاریخی سارا را بیکو (Edilq) حکمران بن گیا۔ اس نے 1399ء میں تھو فیا کی (سٹی) فوجوں کو شکست دے کر ان کی پیش قدمی روک دی تاہم اس کی موت (1419ء) کے بعد سلطنت کا شیرازہ بھرنے لگا۔ تارزان اسزانتان اور 1438ء میں کریجیا میں آزاد ریاستوں کے قائم نے اور تیز کر دیا۔ 1502ء میں پیچہ پیچہ "آردو نے عظیم" نے آخری بار فیصلہ کن شکست کھائی اور مسکووی اور کریجیا نے اس پر تاج حاصل کر لیا۔ تارزان اسزانتان اور سائبیریا کی ریاستیں سطوں میں مددی تہی میں (روسوں کے چاقوں) فتح ہوئیں (1552ء میں روسیوں نے فتح کیا) (اردو دائرہ منافہ اسلام: 839/3-844) روس کے قبضہ مسلم اکثریتی علاقے داغستان، چچنیا، داغستان و چاچیریا اور پشاور اور یوکرین میں شال کریجیا آرتو بھی اسلامی ریاست "آلتون اردو" (آردو کے ڈزس یا مشرقی لشکر) کی یاد دلاتے ہیں۔



قصر ثاقب (الچم سرے کریمیا) کا حصہ جس میں کچھ

ریاست کریمیا جزیرہ نما سے کریمیا میں قائم ہوئی تھی جو بحیرہ اسود کے اندر آج کل کے وسیع تر یوکرین میں شامل ہے۔ اس وقت یہ ریاست شمالی قفقاز اور روس تک پہنچی ہوئی تھی۔ کریمیا کے ساحل پر متعدد قلعے تھے جہاں اول جنوں نے بندرگاہیں کھول رکھی تھیں۔ یوں ترکوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ (اسلامبول) فتح ہونے تک بحیرہ اسود کی تقریباً تمام تجارت جمہوریہ جنوں کے کنٹرول میں تھی اور وہ تجارتی لگن وصول کرتی رہی تھی کہ سلطان محمد فاتح نے آجائیس (آجائیس پائسوس اور دروہہ وانیال) بندرگاہیں اور قسطنطنیہ کا علاقہ غلطہ<sup>۱</sup> اہل جنوں کے قبضے سے چھڑا لیا۔ جمہوریہ جنوں کے لیے بڑی طاقتوں (عثمانی اور پارتیشن سلطنتوں اور روس) کی رزم آزمائی مشکلات کا باعث بنی اور اہل جنوں اور کریمیا میں اپنی نوآبادیوں کے باہمی آجائیس کے راستے سامان کی نقل و حمل کے لیے دولت عثمانیہ کو لگن ادا کرنے پر مجبور ہو گئے۔



نقشہ 136

<sup>۱</sup> غلطہ (Galata) شائع زرین کے قریب واقع قسطنطنیہ کے اس نام کا قدیم نام Sykaze تھا اور ایک شہر کا نام Pera (دوسری طرف) بھی مختلف نقشوں میں استعمال ہوتا رہا۔ ۱۲۸۱ء میں قیصر میکائیل پنجم نے غلطہ اہل جنوں کو دے دیا۔ انھوں نے یہاں راجہ جو سوفیہ غلطہ کہن قیصر کیا۔ باوجود غلطی سے یہاں تاتار سرانے کی بنیاد رکھی جو شاہی عدم کی تربیت گاہ کے طور پر کام میں آئی جاتی تھی۔ اسے ۱۸۶۷ء میں شاہی ثانوی درس گاہ (Lycée Imperial) بنا دیا گیا۔ غلطہ سے متصل ساحل سمندر کی مشرقی سمت میں گمہ قلعے نے بندرگاہیں ڈھالنے کا کام کیا (طوط خانہ) قائم کیا تھا۔ (اردو بازار و سارف اسلامیہ: 560/2: 562)

اور سلطان محمد قاضی کو بحیرہ اسود سے بحر ہند تک کا علاقہ مل گیا۔ انھوں نے فتح قسطنطنیہ کے کچھ عرصہ بعد شعبان 853ھ بمطابق 1454ء میں ایک بڑی بیڑا کریمیا بھیج دیا تھا جس نے کریمیا میں اہل جدو کی بڑی بھرپور کھڑکھڑاہٹ کو سالانہ خراج کی ادائیگی پر مجبور کر دیا۔ یوں بحیرہ اسود کو بحیرہ مٹاہیہ بنانے کی سلطان محمد قاضی کی سیاست ظاہر رہا۔ اس نے 856ھ بمطابق 1457ء کی گرمیوں میں اپنی تخت نشینی کے فوراً بعد اپنے قبو دان دریا (نہر) کا پلٹا اطلالیہ میں ایک 80 فٹ لمبی جہازوں کے صہرا بحیرہ اسود کے ساحلوں کی طرف روانہ کر دیا تھا۔ اطلالیہ ایک نئے جنوب میں اطلالیہ فتح کر لیا اور چھپائی بڑوں (آج ہمارے) پر عثمانی اقتدار کو کمزور کیا جو چار چار سال آدھے تھے۔ اسی طرح اس نے شمال میں قلعہ سوخوم پر بھی قبضہ کر لیا، نیز انٹاز میں نے اطاعت قبول کر لی جو اس سال قبول کر چکے تھے۔ یوں چار چار کا تمام سال 856ھ بمطابق 1457ء سے سلطنت عثمانیہ کی مملکت اری میں شامل ہو گیا۔

884ھ بمطابق 1479ء میں اچارستان اور باطیم قسطنطنیہ صہرا پر عثمانی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ یہ اس شطے پر عثمانی اقتدار کا نقطہ آغاز تھا جس کا سہرا سلطان محمد قاضی کے سر بندھا، چنانچہ اس نے انتہام کیا کہ بحیرہ اسود میں عثمانی پرچم کے سوا کوئی اور پرچم بلند نہ ہو۔ اہل جدو، جو کھد میں مقیم تھے، کریمیا سے اٹلی آئے جانے کے لیے ہنگری اور ایلینیا کا راستہ اختیار کر گئے تھے اور اس کی خاطر وہ خان کریمیا کو گھبراہٹ میں ادا کرتے تھے۔ اسی لیے سلطان محمد قاضی نے کھد - اٹلی تجارتی راستے کو کاٹ دینے کا فیصلہ کر لیا۔



گھد خکھو (کریمیا) کے آثار

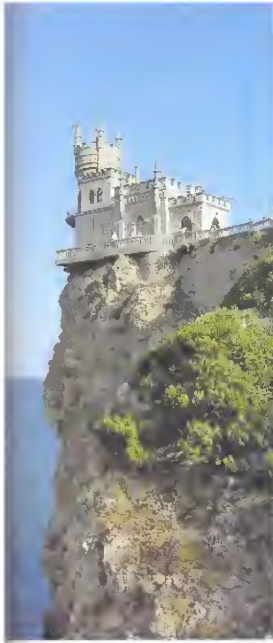


سودی سے بحیرہ اسود کا منظر



باطیم کی ایک مسجد

1. باطیم (Batumi): یہ چار چار کی جہد ہے یا چار چار کا دار الحکومت ہے اور بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ہے۔ (المسجد فی الاکادم)
2. سوخوم یا سوخومی (Su khumi): یہ چار چار کی بحیرہ اسود پر واقع بھرپور ہے اور بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ہے۔ (المسجد فی الاکادم)
3. انٹاز: یہ مغربی قسطنطنیہ میں بحیرہ اسود کے کنارے واقع ہے۔ قسطنطنیہ میں انٹاز کے سرکاری نو وہاں کے لوگوں نے حمایت قبول کر لی۔ گرچہ ان (چار چار) داروں کی داریت کے مطابق عرب سالانہ روانہ فرما (مروان الناکم) نے دریاں اور درندہ کے دروں پر قبضہ کیا تھا کہ انٹاز پر چڑھائی کی۔ عام القس اعلیٰ (830ء، 853ء) کے جہد میں انٹاز کی عربوں کو فتح دینے لگے۔ 1078ء - 1010ء کے دوران میں شاد چار چار کی حکمرانی تھی۔ انٹاز پر چڑھنے کے شہر انٹاز کے کاتب انتہار کیا۔ عثمانی جہد میں انٹاز میں اس سال قبول کر لیا۔ 1810ء میں انٹاز کے امیر سترچک نے اپنے چارچس بھائی ارسلان ایک کے خلاف دہن سے مدد مانگی تو کسی فرج نے سوخوم پر قبضہ کر لیا۔ دراصل سترچک نے سترچسکی مذہب اور چارچس نام اختیار کر لیا تھا۔ 1930ء میں روس نے انٹاز کو چار چار کا حصہ بنا دیا۔ (امداد داؤد و عارف اسلامیہ: 339/1-341)
4. اچارستان یا چار یا (Adjarskaja): یہ چار چار کے انور بحیرہ اسود پر واقع ہے چارچس کا دار الحکومت باطیم ہے۔ (المسجد فی الاکادم: 277)



پائلا کر رہا میں آ رہا ہائی پہاڑی پر قلعہ امپیریا کا گولڈا<sup>1</sup>

عثمانی امپیرائٹر گریک احمد پاشا نے 1571ء 1475ء کو آٹا بڑا جری پیرا لے کر فسطیحہ سے لگا جو بحیرہ اسود میں اس سے پہلے کسی نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس میں 183 جنگی جہاز اور 280 چہار شاہیں تھے جن کی کل تعداد 473 تھی۔ اہل جنوا کی ساحل کریمیا پر بندرگاہوں، سداق اور منکب نے جلد ہتھیار ڈال دیے۔ کریمیا کے اہمائی جنونی ساحل پر واقع بندرگاہ منکب، یاٹا<sup>2</sup> کے قریب مغرب میں، کمان کے سامنے تھی۔ اس دوران میں بحیرہ اسود کے جنونی ساحل پر بازنطینی سلطنت کا جو کچھ اچھا علاقہ تھا وہ بھی عثمانیوں کے قبضے میں آ گیا۔ پھر عثمانی پیرا فلیج چارجا سے بحیرہ اڈوفہ متصل ہو گیا اور اڈوفہ کی دریائی بندرگاہ آج بھی جو بحیرہ اڈوفہ کے شمال مشرقی ساحل پر دریائے ڈون کے ڈیلٹا میں واقع ہے۔ اڈوفہ میں ایک منطبد اور عثمانی قلعہ تعمیر کیا گیا جہاں فوجی دستے تعینات کیے گئے۔<sup>3</sup> میں ایک بڑے شہر کی بنیاد ڈالی گئی جس کی آبادی بتدریج سات لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہاں بھی فوج تعینات کی گئی۔

دریس آغا، خان کریمیا نے دولت عثمانیہ کی اطاعت قبول کر لی اور دو طرفہ معاہدہ طے پا گیا۔ ٹائٹ کریمیا اور سلطان محمد ثالث نے معاہدے پر دستخط کیے۔ اگلے تین سو برس تک کریمیا کا نظام حکومت اسی معاہدے کے تحت چلتا رہا۔ اس معاہدے میں طے پایا کہ عثمانی سلطان کریمیا کی امارت پنچیز خان کی نسل میں رکھنے کی ضمانت دے گا۔ سلطان کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کسی بھی شخص کو کریمیا کا ٹائٹ (امیر) مقرر کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ پنچیز خان کی نسل سے ہو۔ عثمانی سلطان نے خان کریمیا کی عزت افزائی کے لیے یہ طے کیا کہ کریمیا کی مساجد میں ہماری طلیقہ اور عثمانی سلطان کے بعد خان کریمیا کا نام پڑھا جائے

<sup>1</sup> اٹلس الملوحات الاسلامیہ (مغربی) میں پائلا کو اٹلا لانا لکھا گیا ہے، حالانکہ پائلا تو ساحل کریمیا سے تقریباً اڑھائی چارکھ میٹر دور بحیرہ روم کے وسط میں واقع ہے جبکہ "پائلا ساحل کریمیا کی ایک بندرگاہ ہے جہاں فروری 1945ء میں اتحادی لیبروں نے جہازوں اور اشیاء کی مالکات کو لی گئی جس میں یارپ کی سرحدی تقسیم کے فیصلے ہوئے۔" (آکسفورڈ انکوائری، ریفرنس ڈکشنری، 1974ء)

<sup>2</sup> "گولڈا" یا "گولڈ" یہ جزیرہ نمائے کریمیا کے جنوبی ساحل پر (زمین و آبی کا ایک شہر ہے جو آج کل بحیرہ ایجے نام سے یاد کیا جاتا ہے) (Thendiosla) سے مشہور ہو گیا ہے۔ جی جی ویس ویس کی آکس فوج (Genoa) کی خاندانی جمہوریت نے یہ جگہ تاریکی مراد "امور ان تیمور" سے خریدی تھی جو قوچا تیمور کا بیٹا اور جوینی (ایٹن پنچیز خان) کا پوتا تھا۔ (اردو دیکھو معارف اسلام، 338,337/17)

## یاسم

سلطان محمد غازی کی تدفین

اورخان کریمیا جو سکے ڈھالے ان پر سلطان کے بند خاں کا نام رقم کیا جائے۔ یوں بیکر اسود پر عثمانی عہداری مسلم ہو گئی اور سلطنت عثمانیہ کی حدود یکپارہگی لاسکو کے جنوب میں 55 درجہ عرض بلد تک پہنچ گئیں۔ اس دوران میں مشرقی بحیرہ افریقہ میں جزیرہ سیمین فتح ہو گیا۔  
 880ھ/1475ء میں ساقی<sup>1</sup> عثمانی عہداری میں داخل ہو گیا اور 884ھ/1479ء میں دریائے گیلان<sup>2</sup> کا بلند فتح ہو گیا یہاں قلعہ آٹا یا کو مشہور بنا دیا گیا جو سندر کی طرف چاؤ چرس کا دروازہ تھا۔



جزیرہ سیمین (چون) کی ایک تصویر



مشرق صوبہ (صوبہ) کی ایک تصویر

- 1۔ ساقی: یہ جزیرہ چونس (Chios) کا ترکی نام ہے۔ یہاں ایک قوم کی دورانیہ (Pistacia Lentiscus) پائی جاتی ہے، چنانچہ عرب اس جزیرے کو جزیرہ لسنسکی (Mastic Island) بھی کہتے ہیں (گورودار و معارف اسلام: 609/10)۔ یہاں ساحل ترکی کے قریب تھے و آسمان میں واقع ہوئی جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 90.4 مربع کلومیٹر اور آبادی 65 ہزار ہے۔ (لغت جہان، لاء الام)
- 2۔ دریائے گیلان: رواس کا یہ دریا قسطنطنیہ کے بحرین (ایبرس) (Eibrus, 5642m) کے دامن سے نکل کر قراچائی چرکسک اور کراسوڈار کی جمہوریات میں سے جتا بہا بحیرہ ازوف میں جا کرتا ہے۔ قراچائی چرکسک کا دار الحکومت چرکسک (Cherkessk) ہے۔ دریائے گیلان کے کنارے واقع ہے۔ (مغز اس آف دی ولڈ)

## اطلی کی مہم

سلطان محمد فاتح کی بڑی خواہش تھی کہ وہ روم کو سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لے، وہاں اس کا سکھ چلے اور عثمانی سلطنت کی فرمانروائی کے تحت تاج رومیہ اور تاج عثمانیہ ایک ہو جائیں۔ وہی ایلے وہ ضروری سمجھتا تھا کہ اٹلی (اطالیہ) اور اس کے ساتھ روم فتح کر لے۔ عثمانی اٹلی میں نیپلز کی بڑی ریاست تھی جس میں صقلیہ (سسیلی) بھی شامل تھا مگر اب سسیلی پر ہسپانیہ (سپین) کا عمل دخل چلا آ رہا تھا۔

جزیرہ نما کے اطالیہ کے نصف پر پایا کے روم کا حکم چھٹا تھا۔ اس جزیرہ نما میں ڈینی کلوڈس اور ڈیجی میلمان (لہمارڈی) بھی چھوٹی ریاستیں تھیں۔

اٹلی، عثمانی عہد میں کچھ روم کے ساحل پر واقع چمکے ساحل و اطالیہ آسٹریا، ستر، رینڈر اور اتراس میں گمراہا ہے۔ اس کے مشرق میں بھیرا، پٹریا، کک اور بھرہ آئے ہیں تاکہ جب میں بھیرہ روم اور مغرب میں بھیرہ طریشیا واقع ہے۔ اس کا بقدر 2 لاکھ 9 ہزار 250 مربع کلومیٹر اور آبادی 5 لاکھ 77 کروڑ ہے۔ دارالحکومت روم (Rome/Roma) ہے۔ میلان، نیپلز، ندرن، جنوا (Genoa)، وینس، پادرمو (سسیلی)، بولونا، پارلی ٹریسٹ اور کلوڈس اہم شہر ہیں۔ اٹلی ایک جزیرہ نما ہے جو شمال میں کوہستان پھنس ہے۔ لے کر جنوب مشرق کی طرف پھیلتا چلا گیا ہے۔ اس کے شمال کی طرف جنوا، وینس اور ٹریسٹ کی سمیتیں ہیں اور جنوب میں فلج تارتو ہے۔ اس کے آتش فشاں ہیراڈیوڈس اور اٹلی (سسیلی) بہت مشہور ہیں۔ وینن اور سان ماریو کی ریاستیں اٹلی کے اندر واقع ہیں۔ سسیلی، ماریڈیٹا، کپیری اور اطالیہ کے جزیرے اٹلی میں شامل ہیں۔ رومی تہذیب اٹلی میں پران ہے مگر یہ 753 ق م 509 ق م روم میں بادشاہت کو ختم رہا اور 800 ق م سے 31 ق م تک رومی جمہوریہ نے شہرت پائی۔ دوسری اور پہلی صدی ق م میں متحدہ وہی، یونان، ایشیا کے کچھ، شام اور اردگرد کے علاقے رومی حکومت میں شامل ہو گئے۔ 31 ق م میں آکلیئس نے قیصر مگس کے نام سے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ رومی سلطنت 395ء میں مشرق اور مغربی رومی مملکتوں میں تقسیم ہو گئی۔ سامانی دور میں اٹلی کا بلیویا، ادریہیر یا اور جیٹ (ایٹھوپیہ) پر قبضہ رہا۔ اطالوی ریاستوں کے اتحاد (80-1859ء) سے

روم تیار ہوا ہے۔



جدید اٹلی وجود میں آیا۔ 1922-45ء میں اٹلی پر سوویت کی فاشسٹ پارٹی حکمران رہی اور نازی جرمنی کے نظریے اتحاد پر رمان روم کو وجود میں آ جس نے اتحادیوں کے خلاف دوسری جنگ عظیم (1939-45ء) لڑی۔ (جرمنی، اٹلی اور ان کا تیسرا گروہی سامی تاجکان تاجکان سے پار گئے۔) 1945ء میں سوویت کو چھائی دی گئی اور 1946ء میں اٹلی جمہوریہ قرار پایا (السنجد فی الاملاہ)۔ پانی تدبیر میں اٹلی روم کے مرکز کے تحت دوسری صدی ق م سے حیر ہوا تھا حتیٰ کہ 476ء میں سلطنت روم کا خاتمہ ہو گیا۔ قرون وسطیٰ میں اٹلی کی شہری ریاستوں اور پاپائیت میں بٹ گیا۔ اس زمانے میں یہاں گوتھک، ایلانے علوم (Renaissance) پر ان پر تھی۔ انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں گرچالڈی کی قیادت میں قومی تحریک اٹلی اور 1861ء میں شاہ ماریڈیٹا نے اٹلی کو متحدہ اٹلی کا بادشاہ قرار پایا۔ 1915ء میں اٹلی اتحادیوں کی حمایت میں جنگ عظیم اول میں گورچا۔ (آسٹریا، ہنگری، رومانیہ، یوگوسلاویہ اور سربیا)

عربی موطس الشرحات اللطیفہ میں "کائن رومیہ" کی جگہ "تاج بریطانیہ" درج ہے، حالانکہ بازنطینی تاج (قسطیفہ) 26 برس پہلے سلطنت عثمانیہ میں ضم ہو چکا تھا۔



نہیں۔ یہ ریاستیں ایک دوسری کے تابع نہیں تھیں اور ان میں سے کوئی بھی جمہوریہ جنوں کی سی اہمیت کی حامل نہ تھی۔ اس سلسلے میں سلطان محمد فاتح کی خواہش تھی کہ وہ جو فنی کا سلطنت عثمانیہ سے ملحق کر لے تاکہ سلطان روم کی حیثیت سے اس کی سیادت قائم ہو جائے۔ جنگ کی اطلاع پر اسرائیل نے جن جنوں نے پہلے ہی سلطان محمد فاتح کی اس حیثیت کو تسلیم کر لیا تھا۔

اطالوی ریاستوں میں عثمانی سکوں کا اجرا

بعض ریاستوں نے تو سلطان محمد فاتح کے نام کے سکے بھی جاری کیے۔ ان پر اس کی شبیہ موجود تھی۔ ان پر مرقوم لاطینی عبارت یوں پڑھی جاتی ہے:

Svlani Mohammeth Othomani Vgvt Bizantlii Inperatoris 1481  
Svlтанus Mohammeth Othomans Trczorm Imperator.

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے:

”سلطان محمد عثمانی بیگلی (بازنطینی) بادشاہ 1481ء اور ”سلطان محمد بادشاہ ترکان“ سلطان محمد فاتح کے حکم پر سابق وزیر اعظم اور امیر البحر کرک یک احمد پاشا نے تصف عثمانی بحری بیڑے کے ساتھ اٹلی کی طرف بخاری اور اٹلی دونوں ملک پاشا بیڑہ روڈس کی بحری بیڑہ پر روانہ کیا۔ بحیرہ روم میں ان دو عثمانی بیڑوں کی نقل و حرکت سے عثمانیوں کی بحری قوت کا بے پناہ اظہار ہوتا تھا۔ اٹلی پر حملہ آور بیڑے میں 40 ہزار سے 52 چھوٹے جنگی جہاز شامل تھے۔ علاوہ ازیں 40 چھوٹے فوجی دستے کے لیے تھے۔ یہ بیڑہ پہلے آئے ان کے اتر اٹلی میں اکیلیہ کی بندرگاہ (نپولینا)

میں داخل ہوا، پھر اس نے 18 مادی الاہی 885ھ 26 ریلگی 1480ء کو کنگر اٹلیا اور 75 کلومیٹر عرض آئے ان کے اتر اٹلی میں منتر کرتے ہوئے 16 ہزار بیڑے، ایک ہزار گز سوار اور بہت سی توپیں اٹلی کے ساحل پر اتار دیں۔ یہ فوج قلعہ اتر اٹلی کے قریب اٹری اور اٹلی قلعہ نے 14 دن کی طبع مراعت کے بعد ہتھیار ڈال دیے۔ اس دوران میں قلعے کی کل 22 ہزار فوج میں سے 12 ہزار فوجی مارے جاتے تھے۔ سپہ سالار خیر الدین مصطفی بیگ نے قلعے میں ساڑھے چھ ہزار عثمانی بیاد فوج قیادت کی۔ تھیلز کے بادشاہ فریٹ کو اس قلعے پر بلا بولے کی جرأت نہ ہوئی۔



سلطان محمد فاتح کے تاج کا نمونہ



### مسیحی طیب کی سازش اور محمد فاتح کی شہادت

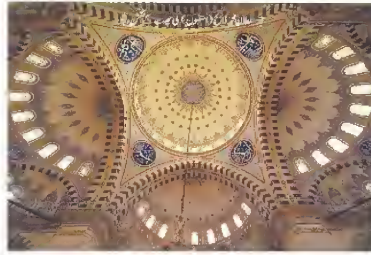
دریں اثناء جبکہ سلطان محمد فاتح روم کی فتح کے لیے جنگی تیاریاں کر رہا تھا، اُسے اپنا تک طبعی پیشوا نے آ لیا۔ یہ اس زہر کا اثر تھا جو لاکوہ نامی وحشی طیبہ سازش کے تحت سلطان کو بندھن کھاتا رہا تھا اور اس کے پیچھے میں اس فاتح اعظم کی موت واقع ہو گئی۔ لاکوہ نے مسیحی طور پر اسلام قبول کر لیا تھا اور اپنا نام یسوعوب یا شاکھ لیا تھا۔ اس بد بخت نے سلطان کی موت کی فریغی الفوروش ارسال کی جو وہاں سولہ دن بعد پہنچی۔ اس کے مکتوب کے الفاظ مسیحی لہجہ کی عکاسی کرتے تھے الفاظ یہ تھے

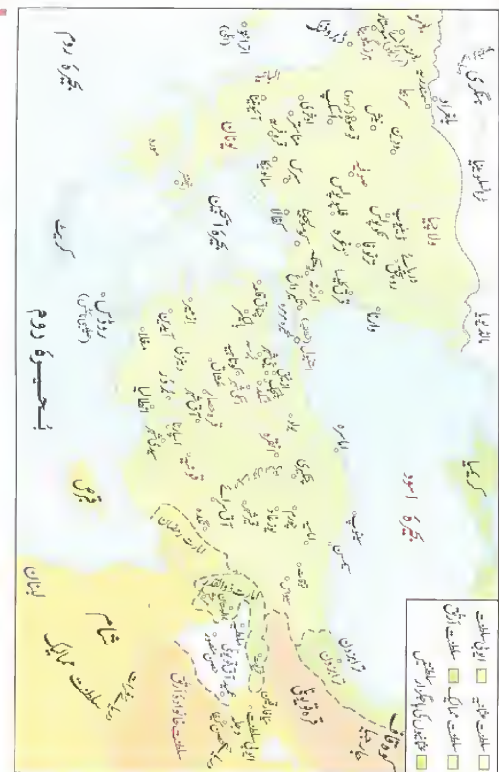
Le Grand Aquilae Morta (عظیم لکھ مر گیا)

یہ خبر پہنچتے ہی یورپ کے گرجوں کی گھنٹیاں بجنے لگیں اور یورپ کے حکم سے جن راتیں شہر نے کے مراسم ادا کیے جاتے رہے جبکہ عالم اسلام کے اطرافہ واکانف میں فہم و الم کے ہاں چھا گئے۔

سلطان محمد فاتح نے انکی بے مثال شہادت کے بعد انتقال کیا جو اس سے پہلے کسی حکمران کے حصے میں نہیں آئی تھیں۔ سسلطنت عثمانیہ فتح قسطنطنیہ کے وقت ۵۱۴ ہزار مربع کلومیٹر پر پھیلائی جس میں سے ۱۵۰ طویر میں ۵۰ لاکھ ۵۰ ہزار مربع کلومیٹر اور بلقان میں ۵۱۴ لاکھ ۵۰ ہزار مربع کلومیٹر کا علاقہ تھا۔ اور فتح قسطنطنیہ کے ۲۵ سال بعد جب اس کی وفات ہوئی تو سلطنت عثمانیہ کا رقبہ ۲۲ لاکھ ۱۴ ہزار مربع کلومیٹر تک پہنچ گیا تھا جس میں سے ۱۷ لاکھ ۳ ہزار مربع کلومیٹر کا علاقہ یورپ میں تھا اور ۵ لاکھ ۱۱ ہزار مربع کلومیٹر ایشیا میں۔

سلطان محمد فاتح نے اسلام اور مسلمانوں کے لیے جو کچھ کیا، اس کے عوض اللہ تعالیٰ سلطان پر اپنی رحمت فرمائے!





سلطنت اسلامیہ سلطان محمد فاتح کے عہد (1481ء) میں



دریائے ڈینیوب کے دبانوں پر عثمانی قبضے کے باعث ممکن ہوئی۔ یوں عثمانی کریمیا کی طرف جانے والے جنگی کے تمام راستے کے مالک ہو گئے اور ریاستِ مالڈوینیا اپنے تمام ساحلی علاقوں سے محروم ہو گئی اور اس کے پاس بحیرہ اسود کا کوئی ساحل نہ رہا۔ اس کے ساحلی علاقے سلطنتِ عثمانیہ کا حصہ بن گئے اور یوں بحیرہ اسود تمام ترک بحیرہ و عثمانی بن گیا۔

فلج سلاوا، چیچا و کروشیا

سن 886ء تا 1492ء کے اواخر میں گورز ہنسٹیا یعقوب پاشا نے آٹھ ہزار کے لشکر کے ہمراہ سلاوا چیچا پر یلغار کی۔ اس لشکر نے سلاوا چیچا اور ہنجر یا چیچے بعد دیگرے فتح کر لیے۔ اس کے بعد جب عثمانی لشکر وائیس آربا تھا تو صلیبی افواج نے کروشیا میں ان پر حملہ کر دیا۔ لیکن یعقوب پاشا نے انھیں ہجرتناک شکست دی۔ 6700 عیسائی مارے گئے اور 25 ہزار قیدی کر لیے گئے۔ یہ واقعہ 27 ذی قعدہ 899ھ / 9 جنوری 1493ء کو پیش آیا۔ یعقوب پاشا کی اس شاندار فتح پر ایک مضمون تصدیق و تمغہ لکھا گیا۔



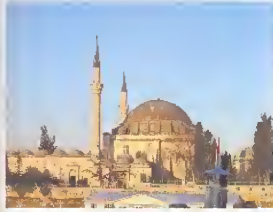
ڈیوبلف (کریشیا) کی بندرگاہ

اس کے بعد 902ء - 909ء / 1498ء - 1503ء کے دوران میں عثمانی حاکم کرکواہل و فیس پر کئی فتوحات حاصل ہوئیں اور ان کے زیر قبضہ کئی شہر مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے، لیچاؤ، کوروان، نورین، ڈورازو۔<sup>5</sup> ان فتوحات کی بنا پر بھتان اور مشرقی یورپ پر عثمانی مسلمانین کا مکمل تسلط قائم ہو گیا۔

1. سلاوا چیچا (Slovenia): جنوب مشرقی یورپ کے اس ملک میں چھٹی صدی عیسوی میں جنوبی سلاو (Slav) آباد ہوئے۔ (عثمانی دور کے بعد) یہ سلطنت آسٹریا کا حصہ بن گیا۔ 1919ء میں اسے "سربوں، کروشیوں اور سلاوا چیچا کی سلطنت" (بعد میں یوگوسلاویہ) میں شامل کر دیا گیا۔ 1991ء میں سلاوا چیچا نے آزادی حاصل کر لی۔ اس کا دار الحکومت لیوبلیانا (Ljubljana) ہے اور کئی آبادی تقریباً 20 لاکھ ہے۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری آف انٹرنیشنل 1360)
2. ہنجر یا (Styria): یہ جنوب مشرقی آسٹریا کی ایک چھاڑی، ریاست ہے اور اس کا صدر مقام گرا ہے۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری آف انٹرنیشنل 1436)
3. کروشیا (Croatia): جنوب مشرقی یورپ کے اس ملک کا نام کرمت زبان میں اوراٹسک (Hrvaska) ہے۔ چھٹی ساتویں صدی عیسوی میں یوگوسلاویوں نے یہاں آباد ہو کر ایک بادشاہت قائم کی جو 1102ء میں منقرض ہوئی۔ سولہویں صدی عیسوی کے عثمانی تسلط کے بعد کروشیا منقرض (اور آسٹریا) سے منسلک رہا اور 1918ء میں یوگوسلاویہ کی مشترکہ سلطنت کا حصہ بن گیا۔ 1941-45ء میں یہاں نازی جرمنی کی کئی کئی سالہ سلطنت قائم رہی۔ 1991ء میں اس نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ کروشیا کا دار الحکومت زغرب (Zagreb) ہے۔ کئی آبادی تقریباً 48 لاکھ ہے۔ مشرق میں دریائے ڈینیوب اس کی سرحد پر بہتا ہے اور جنوب مغرب میں بحیرہ ایڈریٹک کا ساحل کروشیا میں شامل ہے جہاں سپلیٹ (Split)، ڈیوبلف (Dubrovnik) اور رییکا (Rijeka) نامی بندرگاہیں ہیں۔ کروشیا کے شمال مشرق میں منقرض، شمال مغرب میں سلاوا چیچا، مشرق میں سربیا اور جنوب میں یونان اور ترکی شامل ہیں۔
4. لیپانٹو (Lepanto): لیپانٹو کی یہ بندرگاہ اس نام کی جنگ میں واقع ہے۔ پہلے یونان کا دوسرا (Corinth) ہے۔ 1571ء میں بندرگاہ لیپانٹو (یونانی نام Navpaktos) کے قریب ایک بحری جنگ ہوئی جس میں روم، وینس اور اسپین کی کشتیاں لڑنے والی تھیں۔ آٹھ سو سال کی ممانعت میں ایک بہت بڑے ترکی جہاز کو شکست دی جس سے مشرقی بحیرہ روم میں ترکوں کا بحری نفاذ ختم ہو گیا۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری آف انٹرنیشنل 821)
5. ڈورازو: اٹالیا کی اس بندرگاہ کو گرجائی میں Durrazzo لکھا جاتا ہے۔ ترک اسے ڈوراج کہتے تھے۔ آٹھ سو سال سے یہ شہر ترکوں کی ملکیت میں ہے۔

سلطان سلیم اول اور فتوحات مشرقِ عربی

سلطان علی، 17 اکتوبر 1524ء کو 24 سال کی عمر میں 1512ء کو سونو اقتدار پر فائز ہوا اور اس نے 9 جولائی 1526ء کو ستر ہجری تک حکومت کی۔ جس میں نے ہم کو سکونت سنبھالی، اس وقت سلطنت میں تیسری خلافت سے دوہجائی 897ھ 1492ء میں سمرقند کی اسلامی سلطنت کا بے شک نوین کا تھیں، غور و فکر میں آیا تھا۔ اور تخریق پیش (Acquisition) سے اٹھیں سے مسلمانوں کا مکمل طور پر دھلیا کر کے ہم شرع کر گئی تھی۔ نیز اٹھیں اور پھر چالیس سال کے بعد کے حکم پر عالم اسلام کے قتل عام میں لائے کے لیے مصروف عمل تھے۔

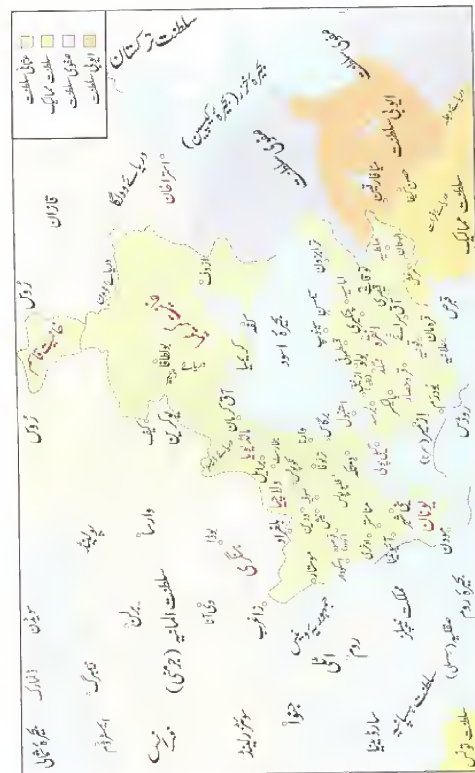


ماکان سلیم جامع مسجد (استنبول)

اس وقت پہلا جیوب کی طرف سے عالم اسلام کو جاگڑا ڈال رہے تھے اور مدینہ منورہ پر قبضہ کر کے حضرت محمد ﷺ کی قبر کو کھودا اور آپ کا سہ ماہ کا پرپ لے جانے کی کوششیں کر رہے تھے۔ ان دنوں مصر و شام کے ملکوں بھر ان ضعف و دگر کا شکار ہو چکے تھے۔ ان کی مملکت زوال پذیر تھی اور پہلا جیوب کیوں کے مقابلے کی ان میں سخت نبرہ تھی۔ انہی سے بھی زیادہ تلخ حقیقت یہ تھی کہ پہلا جیوب کو ایسے معاون مل گئے تھے جو اسلام سے اپنی نسبت جتاتے تھے۔ چنانچہ مفسرین نے

۱۔ گنگا نادر (علوٹا) ایک جنگ جاد (16 جولائی 1212ء) میں مورہ کی شکست کے بعد ہسپانیہ (انڈلس) کے عقب میں چھوٹی اسلامی ریاست بنی۔  
 ۲۔ فیصلہ کن جنگ میں یہ چھوٹی ریاست نے کبھی کبھار کبھی فتح حاصل کی تھی، لیکن اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۳۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۴۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۵۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۶۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۷۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۸۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۹۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔  
 ۱۰۔ 1492ء میں غرناذہ کی فتح (مورہ کی آخری ریاست) کے بعد اس کی سرحدیں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھیں۔

[illegible]





کعبہ (تخریب)

تخریب: مثال مغربی ایران میں واقع تخریب ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ صوبہ مشرقی آذربائیجان کا دارالحکومت ہے۔ تخریب مغلوں، آق قویونلو اور صفویوں کا دارالحکومت ہوا (المستند فی الاعلام)۔ تخریب گیل آریمہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ حران بعد (میدان جاتی) اس کے وسط میں جاتی ہے۔ پانچویں صدی عیسوی میں اس شہر کا نام تہرہ (Thavrez) یا تہرہ، یعنی (پپ (نار) گرانے (دیبا) والا) تھا۔ 514ء میں قیصر ہرقل نے نوکر (کچر) کو دیوان کرانے کے بعد تہرہ میں (Thebarmais) میں تہرہ شہر اور آٹھ گھنٹہ کے نوکر کا دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ہمدان الرشیدی جیوی نے تہرہ کو 175ء تا 791ء میں (ازسرفو) بنایا۔ داود بن محمود (نک ملک شاہ) گھوچی 526ء سے 533ء تک دارالحکومت تہرہ سے آذربائیجان، امان اور ارمینیا پر مستقل وضع سلطنت پر حکومت کرتا رہا۔ پاکستان کے جارجین آباد (663ء تا 680ء) نے تہرہ کو دارالحکومت قرار دیا۔ 593ء تا 1294ء میں تہرہ میں کاغذی نوٹ چھپائی ہوئے یہ نمائندہ ہوئی۔ 705ء تا 1305ء میں آلمانیہ نے سلطان کے نام سے نیا پائے قوت بنایا اور تہرہ کی باشندوں کو وہاں بٹھایا۔ جنگ چالدران (1514ء) میں فتح حاصل کر کے عثمانی سلطان سلیم تہرہ میں داخل ہوا اور وہاں جاتے ہوئے ایک جہاز مارہر مارہر نگر قسطنطنیہ لے گیا۔ اس پر شاہ عباس صفوی نے مشرق میں قدین کو دارالحکومت بنایا۔ 1610ء تا 1909ء میں تہرہ کوئی فوج کا کینر رہی۔ تہرہ کی خصوصیت کہ مصیبت (میلی سہر) جہاں شہر کی تہرہ کہہ جاتا ہے۔ (فرود داگرہ معارف اسلامیہ: 98/6)

مغلیوں کے خلاف حمزہ نماز بنانے کے لیے پرتگالیوں سے رابطہ کیا۔ مہم کارس میں صفویوں اور پرتگالیوں کی حمزہ آرمائی کے باوجود صفویوں کا یہ طرز عمل ناقابل فہم تھا۔<sup>۱۰</sup> سلیم اول نے جان لیا تھا کہ صفوی عثمانیوں سے مذہبی مخالفت کی بنا پر مشرق کی طرف سے آئے پرہیزگاروں اور عیسائی مسلمانوں کے فروغ کے لیے جلد جوتی سے کام لے رہے ہیں۔ دوسرا نشانہ شاہ اسماعیل صفوی نے دیار بکر کی شرف چیل قدرتی کی اور تہرہ کو اپنا دارالحکومت بنالیا۔ علاوہ ازیں اس نے ممالیک مصر و شام کو خطرہ پہنچ کر عثمانیوں کے خلاف حمزہ بنانے کی کوشش کی۔

یوں سلطان سلیم کے لیے دشمنوں سے جہاد کرنا لازم ٹھہرا تاکہ وہ عالم اسلام کی وحدت برقرار رکھنے کے فریضے سے عہدہ برہا ہو سکے اور مسلمان ایک قیادت، یعنی ایک خلیفہ کی سربراہی پر متفق ہو جائیں۔ یہ دشمنوں کو اسلامی مراکز سے دور رکھنے اور عالم اسلام کی حفاظت کا فریضہ تھا، چنانچہ سلطان سلیم نے صفویوں پر چڑھائی کر دی تاکہ انھیں ملت اسلامیہ کے دشمن پرتگالیوں کے حلیف بننے کی سزا دے۔ صفویوں کی سرکوبی کے بعد اس نے شام اور مصر کا رخ کیا تاکہ ممالیک کی قوت کو اسلام کی حمایت میں روک لے اور مسلمان پرتگالی مسیحیوں کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔ مقصد یہ تھا کہ مسیحیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی قوت بھر پور نہ پاسکے۔

<sup>۱۰</sup> صفوی سلطنت: علی الدین ابراہیمی (1252ء تا 1304ء) کے پانچویں میں اسماعیل بن جعفر صفوی نے آق قویونلو خاندان کے بادشاہ اوزد کو 1501ء میں شکست دے کر جلد تہرہ پر قبضہ کر لیا اور اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس کے عہد میں 1507ء میں پرتگالیوں نے مہم کارس کی ایرانی بندرگاہ، ہرمز پر قبضہ کر لیا جو 1622ء تک اس کے تسلط میں رہی۔ صفوی سلطنت 1736ء تک گمرکی، اس میں عہد میں شہیت ایران (فارسی) کا مرکزی مذہب قرار پایا۔ شاہ عباس اول (1597ء تا 1629ء) صفوی سلطنت کا سب سے بڑا حکمران تھا۔ آخری صفوی حکمران عباس سوم تھا جس سے آخری نے حکومت ختم کر لی اور تاج شاہ کا لقب اختیار کر لیا۔ اس نے قوت اس شرط پر قبول کیا کہ ایرانی شہیت سے دست بردار ہو جائیں لیکن وہ ایرانیوں سے شہیت قبول کرانے میں کامیاب نہ ہو سکا اور 1747ء میں اسے قتل کر دیا گیا۔ (جنس از آنا نیگل ویلہ تاریخ نام: 199/126)

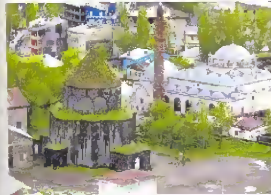




سلطان سلیم اول نے نئی حکمت عملی کے تحت سرحدوں کی طرف پیش قدمی کی اور صفویوں کے خلاف چالدران <sup>1</sup> کے مقام پر معرکہ آرائی ہوئی جو مشرقی اناطولیہ میں شہر قارص <sup>2</sup> کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ جنگ 20 ستمبر 920ھ / اگست 1514ء میں لڑی گئی۔ اس میں صفویوں کو ہزیمت اور عثمانیوں کو فتح حاصل ہوئی جو آگے بڑھ کر تہران میں داخل ہو گئے۔

سلطان سلیم اول اور ممالیک کی نماز آرائی (معرکہ سرخ داغ)

ایک وقت تھا کہ سلطنت عثمانیہ اور دولت ممالیک کے مابین تعلقات بڑے خوشگوار تھے، باہم تحائف کا تبادلہ ہوتا تھا اور عسکری فتوحات پر مبارکباد ارسال کی جاتی تھی، پھر وہ وقت آیا کہ ان کے مابین نفرت، متنازعہ اور تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ دونوں میں فوجی تصادم تک فوج آگ لپکی۔ باہمی نزاع کے کئی اسباب تھے مثلاً: دونوں سلطنتوں کے مابین سرحدی خلاف ورزیاں، بعض عثمانی امراء کا سلطان سلیم سے بھاگ کر الفوری <sup>3</sup> کے ہاں پناہ لینا اور سلطنت عثمانیہ کے اندر بغاوت اور اضطراب کو برپا کرنا صفویوں کے خلاف عثمانیوں کی جنگ کے دوران میں الفوری کا غیر دوستانہ رویہ۔ الفوری عثمانیوں کے مخالف اور ایرانیوں کے مابین غیر جانبداری برقرار رکھ کر صفویوں کے حق میں اس کی جانبداری کا بیحد اس وقت تک عمل کیا جب صفویوں کے لیے اس کی گئی عداوت مٹ گئی۔ اس نے ہندوستان سے اسلامبول (قسطنطنیہ) بھیجے جانے والے تحائف روک لیے تھے اور عثمانی لشکر کو روک دینے میں رکاوٹ ڈال کر اس کی پیش قدمی میں شکایت پیدا کی تھی۔



کوساے میں امیرین بجاہد، ازم کینہ کچھ کرائی ہے جس کے جس طرح کی اور پتی ہے۔ (18ویں)



میدان چالدران (آرمینیا، ایران)

- 1 چالدران: یہ مغربی آذربائیجان (ایران) کا سرحدی شہر ہے جسے یہاں چہرہ یا قرہ چہر بھی کہتے ہیں۔ اس کے واقعہ اہل سرحد پار ترکی کا قصبہ چالدران بھی مل دس کے شمال مشرق میں تقریباً 30 کلومیٹر پر اور قارص سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ (دی پیڈیا برائرس انس آف دی ورلڈ، 143)
- 2 قارص: شمال مشرقی ترکی میں آرمینیا کی سرحد کے قریب واقع یہ شہر اسی نام کے صوبہ کا دار الحکومت ہے۔ اٹلس انٹوجناٹ الاطاعیہ (عربی) میں قارص کو شمال مغربی ترکی کا شہر بتایا گیا ہے جو درست نہیں۔
- 3 الملک الاشرف قاہرہ و الفوری مصر و شام کے ممالیک زجہ میں سے تھا، ممالیک کا 47ھ میں حکمران (906 تا 922ھ / 1501 تا 1508ء) تھا۔

(اطلس التاریخ العربی، الاسلامی: 234)

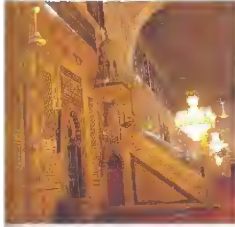
حقیقت یہ تھی کہ چاندلور میں سلطان سلیم کی فتح میں ایک مضمرہ عام کے لیے ایک اور غیر متوقع نتیجہ کی صورت میں سامنے آئے۔ چاندلور کی ہادی اور کاوی چپاں میں سیکھتے۔ ایک طرف ہارے سلیم اسرار کے لیے چاندلور کی فتح جیت گئی تھی، دوسری طرف میں ایک اس پر خوش کیا تھے۔ مملوک سلطان الغوری نے جیتنا تھا تو یقین میں سے جو بھی فاتح ہو گا وہ چاندلور میں ایک سے تصادم کی بجائے اپنے ہاتھ کا، چاندلور کی سیاسی و فکری تہذیبوں کے جوڑاں اس کے مختلف بجائے اپنائے۔ اور یہی وجہ جاتا تھا کہ اس کی فوج بڑا جھڑپ اور ساز و سامان سے میں اس کے بغیر جیتنے کے سامنے ٹھہر نہیں سکی، لہذا اس نے عثمانیوں کے خلاف شاہ اسماعیل صفوی سے معاہدہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس طرح فارس چاندلور کی قسمت کے بعد سلطان سلیم کے خلاف محاذ بنانے کے لیے مستعد تھا، شاید اسے لیے سلطان الغوری کو مذکورہ بالا بجائے سلیم پر برا ہونے کی ترغیب ملی، لیکن سلطان الغوری کی اس کوشش کا کوئی مثبت نتیجہ نہ ہوا بلکہ سلطان الغوری نے اس کے تعلقات پر بھی اثرات ڈالے۔ انہوں نے صفویوں سے اس کی سلامتی کو کھلتے عثمانیوں کے پیچھے میں بڑھا اٹھنے کے متضاد فیصلے اپنائے۔ جب وہ اس میں صلیب کی کوششیں دار و دراز ہوئیں تو جنگ کا اثر مزید بڑھ گیا۔ اس لیے عثمانیوں نے مملوک لشکر کو چاکر کر دیا۔ جس میں سلطان الغوری

25 دسمبر 1525ء، جب 922/24 اگست 1516ء کو پیش آیا۔

مرج والقی: یہ شمالی شام میں اعزاز اور حلب کے درمیان واقع ایک شہر ہے، جبکہ اعزاز حلب سے تقریباً 54 کلومیٹر دور ہے۔  
(اطلس المملكة العربية السعودية والعالم، ص: 40)

## شام، مصر اور حجاز کا خلافت عثمانیہ میں انضمام

مرحہ دینی میں ممالک کی ہزیمت کے بعد سلطان سلیم نے جنگی جوش رفت جاری رکھی۔ اس نے شام کے شہزادوں حلب، حماہ، حمص اور دمشق کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ اس رائے شہزادہ ارمینا حکومت نے۔ نئے حکمرانوں کی اطاعت نہ ہوا۔ اس نے میں سبقت کی۔ مسجد اموی (دمشق) میں سلطان سلیم کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ پھر سلطان سلیم نے مصر کے لئے حکمران طومان بائے کو خط لکھ کر اس شرط پر مسلح کی پیشکش کی کہ وہ عثمانی سادت سلیم کو ملے۔ طومان بائے نے اس پیشکش کو تسلیم کرنے کا ارادہ کیا مگر مملوک امراء نے جنگ کا تجویز کر رکھا تھا۔ انھوں نے سلطان سلیم کے قاصد کو قتل کر

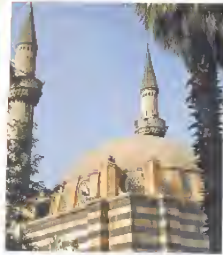


اموی مسجد (دمشق) کا تاریخی منظر

دیا۔ اس پر سلطان نے مصر کا رخ کیا۔ غزوہ کے پاس عثمانی ہراول کا مصری ہراول سے تصادم ہوا۔ مصری ہراول نے شکست کھائی اور سیم کی فوج مصر کی طرف ہڑتلی گئی۔ 29 ذی الحجہ 922ھ / 22 جنوری 1517ء کو مدینہ کے مقام پر مملوک فوج کو شکست فاش ہوئی اور اس کے بعد عثمانی عساکر قازہ میں داخل ہو گئے۔ دریں اثنا، قازہ کے قریب بولاق اور صلیبیہ<sup>1</sup> کی پٹریوں اور بیڑہ وغیرہ میں تصادم کے خوفناک واقعات پیش آئے۔ آخر کار، 10 ربیع الاول 923ھ / 2 اپریل 1517ء کو مصر کے وردان میں شکست کے بعد طومان بائے نے اپنے دوست حسن بن مرثی کے پاس پناہ لی جو عربان انجیر و (نیل کا ڈیلٹا) کا سردار تھا۔ اس نے طومان بائے کو سلطان سلیم کے حوالے کر دیا جس نے باب زویلہ پر اس کے گتے میں پتھرا ڈال کر اسے ہلاک کر دیا (2 ربیع الاول 923ھ / 13 اپریل 1517ء)۔ یہاں سلطنت ممالک کی بساط لپٹ گئی۔

سلطان سلیم کے مصر پر تسلط کا مقصد یہ تھا کہ اس نے ایک واحد اسلامی سلطنت کے قیام کا جوا ہم منصوبہ بنایا تھا وہ پردے کا راز ہے۔ چونکہ اس کے خیال میں متحدہ اسلامی سلطنت کی تشکیل کے راستے میں ممالک سب سے اہم رکاوٹ تھے، اس لیے ان کا ہٹایا جانا ضروری ہو گیا تھا۔ مصر اور شرق (شام، فلسطین) پر عثمانی حملہ اس لیے عمل میں آیا تھا، چنانچہ جب مصر و شام پر عثمانی اقتدار قائم ہو گیا تو سلطان سلیم اعلان ہوں کو نئے وقت میں اس غلبہ ستر علی اللہ اور اس کے دو بیچ زبوں اوپر واعدہ اور مصر کے شافعی قاضی القضاۃ کو اپنے ساتھ لے گیا۔

1 صلیبیہ: یہ پتھر مسجد و نہر کے نزدیک قازہ کا ایک محلہ ہے۔



1554ء میں تعمیر شدہ مسجد کبیرہ، استنبول، ترکی

مترکلی علی اللہ سلطنتِ عثمانیہ، خلفائے عباسیہ کا 555ء میں خلیفہ تھا اور 6 ہرہ کے مہاسی خلفاء کا 17 واں خلیفہ تھا۔ وہ اسلامبول پہنچ کر سلطانِ عظیم کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گیا اور انتقالِ خلافت کی رسم مسجد ایا صوفیہ میں ادا کی گئی۔ تاریخی روایات میں درج ہے کہ مترکلی نے اپنا صوفیہ میں مراسم کی ادائیگی کے بعد جامع مسجد ایا یوب افساری میں سلطانِ عظیم کے گھر میں تھوڑا لنگائی اور اسے غلعت پہنایا۔ ان مراسم میں علمائے سلطنت عثمانیہ اور ارباب کے علماء نے شرکت کی تو اس مشہد کے لیے اسلامبول چلے آئے تھے۔ یوں خلافتِ سلطنتِ عثمانیہ میں منتقل ہو گئی اور سلطانِ عظیم پہلا عثمانی خلیفہ بنا۔

تاجِ کا خلافتِ عثمانیہ میں انعام

سلطانِ عظیم کی فتح مصر کے بعد امیرکدہ پرکات جانی نے اپنے بیٹے محمد البلی کی کوکا ہرہ بھیجا تھا تاکہ وہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور روضہ مطہرہ کی پانچاں اور دیگر مقدس اماں میں سلطان کے خزانے کے جو اشراف کدہ کے پاس موجود تھیں۔ اس نے تاجِ کا سلطنتِ عثمانیہ میں شہم کرنے کی پیشکش کی۔ یہ کارروائی 15 ہجری، 15 فروری 923ھ / 6 جولائی 1517ء کو مکمل میں آئی۔ اس کے بعد عثمانی اقتدار سوادان، بلخ اور انجرا تک پہنچ گیا اور ان کی وفاداری اور اطاعت سلطنتِ عثمانیہ کے لیے وقف ہو گئی۔

23 شعبان 923ھ / 10 ستمبر 1517ء کو خلیفہ عظیم مصر سے روانہ ہوا اور شام لوٹ آیا۔ پھر وہ عرب کے گرد و قریب کے علاقوں کی فتح کے بعد 924ھ / 15 اگست 1518ء میں اسلامبول چلا گیا۔ وہ خلافتِ عثمانیہ پر فائز ہو کر حرمین شریفین کا خادمِ عظیم اور تقریباً 2 سال بعد 9 شوال 926ھ / 22 ستمبر 1520ء کو خلیفہ عظیم کا انتقال ہو گیا۔

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر بغداد کے آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ تک خلفاء کی تعداد 56 بنتی ہے۔ ان 56 خلفاء میں 4 خلفائے راشدین (14) اموی خلفاء اور 38 بغداد کے عباسی خلفاء شامل ہیں۔ طلحہ و قنصہ تلامذت الاسلامیہ (عربی) میں عباسی خلفاء کی مجموعی تعداد 54 درج ہے، حالانکہ یہ تعداد 38 (بغداد) 17 (شام) 4 (مصر) 55 بنتی ہے۔ (دیکھئے: اتماس التاريخ العربی الاسلامی)



### سلطان سلیمان قانونی اور اس کی فتوحات

سلیمان قانونی اسپینہ والد علیہ السلام اول کی وفات کے بعد تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کی خلافت کا آغاز 926ھ 1520ء میں ہوا۔ اس نے 47 برس حکومت کی اور یہ عثمانی سلاطین میں سب سے لمبا عرصہ حکومت تھا۔ علیحدہ سلیمان قانونی کا عہد سلطنت عثمانیہ کا سہری دور تھا۔ شہزادہ جہادی کارروائیوں کے لحاظ سے دیکھا جائے گا چیرائی، جسکی وادی اور سگری بیلاؤں سے، سلیمان قانونی کا عہد عثمانی سلطنت کا تھلا عروج تھا۔ یہ سلطان پر ملی سیاست میں بے پناہ اور سرور و سرخ رکھتا تھا کیونکہ وہ اپنے عہد کی سب سے بڑی قوت تھا۔ اس کے عہد میں سلطنت اسلامیہ عثمانیہ میں خوشحالی اور امن و سکون کا دور دورہ تھا۔

فتح بلغراد

عہد سلیمان میں عثمانیوں نے اپنی فتوحات کا آغاز یورپ کے اہم ترین شہر بلغراد کی فتح سے کیا جس پر ہنگری کی حکومت ختمی۔ ان دنوں ہنگری والوں سے عثمانیوں کے تعلقات کشیدہ تھے۔ سلیمان نے شاہ ہنگری کے پاس اپنا سفیر بھیجا جس نے شاہ کو اطلاع دی کہ عثمانی تخت پر اب سلطان سلیمان چلے آئے ہیں۔ ہنگری نے شاہ ہنگری سے سلیمان کے سفیر کو قتل کر دیا جس کا نام بہرام چاوش تھا۔ اس پر عثمانی سلطان نے ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور عثمانی فوج نے جنگی اور دریائی (ڈینیوب) کی طرف سے بلغراد کا محاصرہ کر لیا۔ ایک ماہ کے محاصرے کے بعد بلغراد والوں نے ہتھیار ڈال دیے (927ھ 1521ء)۔ بلغراد کی فتح کے بعد عثمانیوں نے اسے اپنا جنگی مرکز بنا لیا جہاں سے یورپی فتوحات کے لیے ان کے لشکر روانہ ہوتے تھے۔ جنگ بلغراد کے بعد عثمانیوں نے بلغراد کے ارد گرد کے اہم قلعے فتح کر لیے، جیسے ساباتج (Sabacze) سلاواک اور زمین۔ ان کی فتح 928ھ 1522ء میں مکمل ہوئی۔



سلیمان اعظم (ظہر)

1 علیحدہ سلیمان اعظم نے شاہ ہنگری کوئی جی کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور فریاد کیا کہ اس کی کوئی نے سزا کو قتل کر دیا، اس لیے سلیمان نے بلغراد پر چڑھائی کی جہاں سے محمد فاتح بھیجا سلطان لپکا ہوا تھا۔ سات روز کی گولہ باری سے 25 رمضان المبارک 927ھ 29 اگست 1521ء کو پرستش ہو گیا۔ سلطان نے فتح کے بعد کسی کوئی بارہا کے افراد کو قتل کیا بلکہ جہاں کے سب سے بڑے گرجے میں نماز ادا کی اور اسے صلیب کے بجائے عظیمیہ کی پرستش کا مرکز بنادیا۔

(تاریخ ترکہ اور ذکر کوشیر ناصر ص 104)

### روڈس اور ہنگری کی فتح

سلطان سلیمان نے روڈس پر قابض سینٹ جان کے ہتیس کو شکست دے کر اس جزیرے کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا۔<sup>1</sup> پھر 1526ء/932ھ میں 60 ہزار سے زائد عثمانی فوجیں وینڈیل سے روانہ ہوئی اور یونینس مارٹا ہنگری کی سر زمین میں داخل کیا۔ موباس کے میدان میں 29 اگست 1526ء کو مسلمانوں اور مسیحائیوں میں سترکہ کارزار گرم ہوا۔ جنگ 2 گھنٹے جاری رہی اور عثمانیوں نے کمال جنگی فراست سے ہنگری کے لشکر کو شکست دی۔<sup>2</sup> سلطان سلیمان قانونی نے مملکت ہنگری کے سلطنت عثمانیہ کے پانچواں ہونے کا اعلان کیا، پھر حکم صادر کیا کہ اہل ہنگری میں سے ایک شخص ان کا بادشاہ ہوگا۔ یہ صوبہ اردل (Transylvania) کا گورنر جان زاپا لیا تھا جسے عثمانی اقتدار کے ماتحت بادشاہت عطا کی گئی۔ مشرقی مونٹین اس کا نام Janus رکھتے ہیں۔<sup>3</sup>



جنگ موباس کی دہائی میں شہر گرہ (Votive Church, 1829ء)



ہنگری کے شہر پیس (Pecs) کی عثمانی مسجد

- 1 سلطان نے یکم اگست 1522ء کو روڈس کا محاصرہ شروع کیا۔ پانچ ماہ بعد 6 مئی 1522ء کو اہل روڈس نے ہتھیار ڈال دیے اور بارہ روز کے اندر اپنا سامان اور واسطے لے کر مسلمان کی اجازت سے کربہ کی طرف گئے۔ (تاریخ ترکیہ از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، ص 104، 105)
- 2 چارلس پنجم (شاہ اسپین) نے صفہ فرانسس اول کو 1526ء میں ہوا کے مقام پر شکست دے کر قید کر لیا تھا۔ فرانس نے سلیمان سے ہنگری پر حملہ کرنے کی استدعا کی تاکہ چارلس کو ہنگری کی جانب توجہ مبذول کر دی جائے۔ جس کی سلطنت آسٹریا تک نہ پھیلے۔ 20 ذی قعدہ 932ھ/29 اگست 1526ء کو موباس کے میدان میں 2 گھنٹے کی جنگ میں ہنگری کے آٹھ اسقف و اعلیٰان ہنگری کی بڑی تعداد اور چھ ہزار سپاہی مارے گئے۔ لوئی (شاہ ہنگری) بھاگتا ہوا دریائے ڈیوب مراد۔ (تاریخ ترکیہ از نصیر احمد ناصر، ص 105)
- 3 جنگ موباس کے بعد چارلس پنجم کے بھائی فرڈینانڈ آسٹریا نے سلطنت عثمانیہ کو شکست دے کر ہنگری پر قبضہ کر لیا۔ زاپا نے پوینٹ میں جانا دلی اور سلطان سلیمان کو مدد کے لیے درخواست کی۔ سلطان 10 مئی 1529ء کو زاپا کی آکوزیا اور 3000 فوجیں لے کر روانہ ہوا اور 5 ستمبر کو زاپا پہنچ گیا۔ چھ روز کے محاصرے میں قلعہ ستر ہو گیا اور زاپا کو ہمال کر دیا گیا۔ اس کے بعد سلطان نے آسٹریا کی طرف کوچ کیا۔ اسپین، انڈونیشیہ، روسی، جرمنی اور آسٹریا کی مملکتوں کا تاجا ملک شاہ چارلس پنجم اور اس کا بھائی فرڈینانڈ قرار ہو گئے، اہل بیت اہل بیت اور ہر کسی کے آسٹریا کو دے دے آسٹریا کی فوج کی مدد کے لیے آ پچھے تھے۔ سلطان سلیمان نے 27 ستمبر کو وی آنا پہنچ کر شہر کا محاصرہ کر لیا۔ طوفانی بارش کے باعث اسے بڑی توجہ ہنگری میں چھوڑنی پڑی تھی۔ ادھر حضور بن کی مدد سے فوج تھی۔ اس پر موسم کی شدت برداشت سے باہر ہوئی اور سردی بھی مچی تھی، بالآخر سلطان محاصرہ اٹھا کر واپس آ گیا۔ (تاریخ ترکیہ از نصیر احمد ناصر، ص 105، 106)



فتح سوباہس کے بعد کی عثمانی مہمات

تاریخ اسلام کی بحری جنگوں میں سے معرکہ پریوےزا<sup>1</sup> بڑا نمایاں واقعہ ہے۔ 945ھ/1538ء میں پیش آیا۔ یہ دو طوئیں صدی عیسوی کی مسلم جنگوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پوپ پال سوم نے عثمانیوں کے مقابلے میں یورپ کے مسیحی لشکروں کے اتحاد کی پکار بلند کی۔ چنانچہ ایک متحدہ مسیحی بحری بیڑا تھیلین پالا جس میں 300 بحری جہاز شامل تھے۔ اس صدی کا بدترین یورپی بحری کمانڈر راجنڈوریا اور اس بیڑے کی کمان کر رہا تھا۔ ادھر عثمانی بحری بیڑا 120 جہازوں پر مشتمل تھا جس کی قیادت امیر البحر خیر الدین باربروسا کے پاس تھی۔ دونوں بحری بیڑوں میں 4 ہزاری (4000) پہلے 28/945ھ/1538ء کو پریوےزا کے بالمقابل جنگ ہوئی جس میں خیر الدین باربروسا کے بحری بیڑے نے ملبی بیڑے کو شکست فاش دی۔

اس یورپی شکست کی خبر شاہ چارلس<sup>2</sup> کو ملی تو اس کا بیانیہ مہر میرزا ہو گیا۔ اس نے ایک طاقتور بحری بیڑا تیار کیا اور اس کی خود قیادت کرتے ہوئے عثمانی علاقے الجزائر پر حملہ آور ہوا (948ھ/1541ء) لیکن خیر الدین باربروسا کے متعلق حسن آغا حاکم الجزائر نے شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے سائل الجزائر کے قریب نہ پہنچنے دیا اور چارلس خانمب و عناصر کو رادم فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔



میرزا محمد علی کے مائل پریوےزے میں ایک اور عثمانی گردانی چٹان کے قبر کو رادم فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ (1807ء)

<sup>1</sup> پریوےزا (Preveza) پر مشیر جوان کے مغربی ساحل پر تھیلین امورا کیہوں کے رہنے کے قریب واقع ہے۔ (تھیس اسٹریٹوٹیس آف دی ورلڈ، 88)

<sup>2</sup> چارلس پنجم (1556ء تا 1558ء) جو سپانیہ (سپین) کی تاریخ میں چارلس اول کہا جاتا ہے، یورپ کا بہت بڑا بادشاہ تھا۔ وہ فریڈرک اور اراگیا (فرینک غریب) کا داماد تھا۔ 1521ء میں اسپین کی فرانس سے لڑائی جھڑکی اور شکست کا کرشمہ فرانس نے اٹلی پر تمام 1535ء میں چارلس پنجم نے ایک کم پینشن بخشی۔ اس نے اپنے چارہ سالے بھائی کو کپٹن برگ کے تخت (آسٹریا) کا نائب بنادیا۔ اس کو ان مہمات پر کثیر خرچ چھوٹا محسوس ہوا کیونکہ اس پر کسی سے یہ اندازہ نہ آ رہا تھا۔ (اسٹریٹوٹیس آف دی ورلڈ، 276/2)

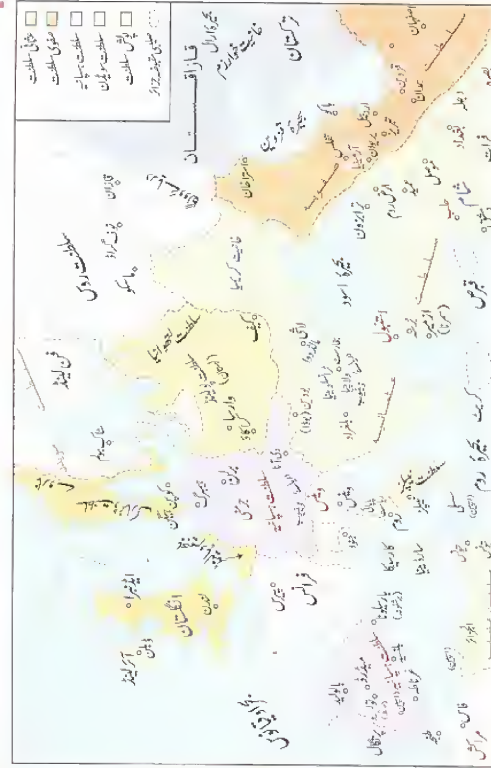


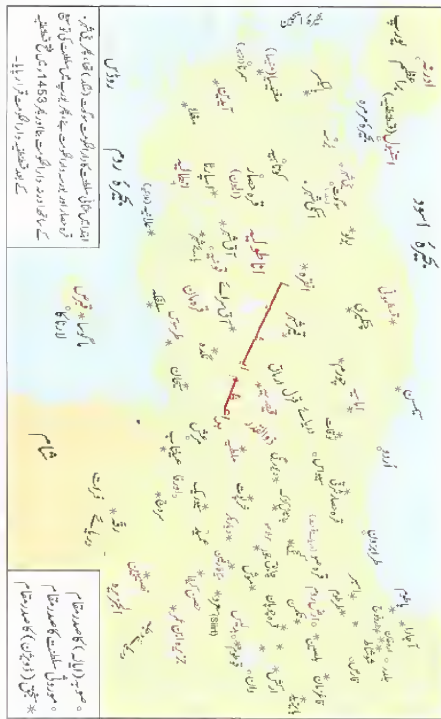
ماتیس چرچ، وین، آسٹریا

1947ء/1540ء میں آسٹریا<sup>1</sup> کے آریچ ایک فریڈر نے، جو ہنگری پر قبضے کی طبع رکھتا تھا، بوڈا کا آن حاصرہ کیا۔ ادھر سے عثمانی لشکر سلطان سلیمان ثانوی کی قیادت میں ہیزی سے بوڈا کی طرف بڑھا۔ جب آسٹریوں نے عثمانی لشکر کے قریب آن پہنچنے کی خبر سنی تو وہ حاصرہ چھوڑ کر ہٹا گئے۔ 1541ء/1648ء میں سلطان سلیمان بوڈا میں ڈھانڈا دہا۔ اس نے شہر کے بڑے بڑے گرجوں کو مساجد میں بدلنے کا حکم دیا، نیز ہنگری کے اس دہم علاقے کا دولت منیہ سے الحاق کر لیا اور اسے "ولایت ہورین" کا نام دیا گیا۔ سلطان نے شاہ ہنگری جانوس کے کم عمر بیٹے سکندر کو فرانسوینا (اردل) کی گورنری پر فائز کیا۔ اس کا باپ جانوس شاہ ہنگری بننے سے پہلے فرانسوینا پر حکومت کرتا رہا تھا۔

1 آسٹریا: اسے مغربی میں لہما لگھا جاتا ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان جرمن میں اس کا تلفظ اوسٹریچ (Osterreich) ہے۔ دہلی پر پ کی اس سمیرہ کی آبادی 77 لاکھ (1991ء) ہے۔ دار الحکومت وین آتا ہے۔ اس کے شمال میں چیک سمیرہ، یو ایس جی، جنوب میں سلاویا اور آرمینی، مشرق میں سلاویہ اور ہنگری اور مغرب میں سلتو لینڈ واقع ہے۔ اسے کسی طرف کوئی سمندر نہیں لگتا۔ پانچویں صدی عیسوی میں اس علاقے میں جرمانک اور گیل گئے تھے۔ قرون وسطی کے دوران 1282ء میں یہاں سمیرہ برگ خاندان کی حکومت قائم ہوئی جو 1452ء میں وین رومن لپا ترکہا نے لگی اور بعد میں آسٹریا پہلی پر پ کی ایک بڑی طاقت بن گیا جس میں جرمنی، سلتو لینڈ، وینا کی آرمینی اور نیچر لینڈ بھی شامل تھے حتی کہ 1504ء/1700ء میں انہیں پر پ کی سپر سگ خاندان کی نظرائی رہی۔ 1806ء میں وین رومن ایپا کے ماتھے پر اسے آسٹریا سمیرہ کی سلطنت کہا جانے لگا۔ 1810ء میں اس سلطنت کی حکومت وریاٹ پر آسٹریا، ہنگری، چیک سلاویہ اور یوگوسلاویہ کے مراک دہد میں آئے۔ 1938ء میں نازی جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔ 1945ء میں جرمنی کی شکست پر اتحادیوں نے آسٹریا پر تسلط ختم کیا اور پھر 1955ء میں اسے آزادی ملی۔ 1994ء میں آسٹریا پر وین لیمن میں شامل ہو گیا۔ (آسٹریا راکش رٹرفرس آسٹری، 674,630,911، مختص: 3)

2 بوڈا: جسے ترک جوین کہتے تھے، ہنگری کا قدیم دار الحکومت ہے۔ آسٹریا راکش رٹرفرس آسٹری کے سلطان 1873ء میں دریائے ڈینیپ (مغربی میں "عقدہ") کے دائیں کنارے واقع پہاڑی شہر بوڈا اور بائیں کنارے واقع نیچے شہر پست کے علاقے سے بوڈا پہنچ گیا جو وہ ہنگری کا دار الحکومت ہے۔





مراعات میں محمد علی آباد علی گڑھ کی ولايات (موسم)

## عروج اور خیر الدین باربروسا کی بحری فتوحات

مشہور جہازران خیر الدین اور اس کا بھائی عروج خیر و انھیں کے تزیہ متلین (Metellin) کے قریب تھے۔ وہ دونوں سہدری ڈاکو تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت دی اور وہ مشرق پر اسلام ہو گئے۔ مسلمان ہو کر انھوں نے سلطان تینس محمد انجیسی کی ملازمت اختیار کر لی اور ہسپانوی اور پرتگالی جنگی بحری جہازوں سے معرکہ آرائی کرنے لگے۔ ان دونوں نے عثمانی سلطان سلیم کی خدمت میں ایک بحری جہاز روانہ کیا جو انھوں نے چمپانا تھا۔ سلطان نے جہاز کا تھیر قبول کیا اور ان دونوں بھائیوں کو عطیات سے نوازا۔ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ جب سلطان سلیم مصر پہنچا تو انھوں نے اس کی خدمت میں قاصد بھیج کر سلطنت عثمانیہ سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا۔

عروج اس قدر جرأت مند تھا کہ اس نے شہر الجزائر کو دشمن سے آزاد کرایا اور چارلس پنجم نے جو لشکر عروج کے مقابلے میں بھیجا اسے شکست فاش دی، پھر اس نے مغربی الجزائر کے شہر تلمسان کو چمپانیوں کے تسلط سے بچھڑایا، پھر ہسپانویوں کے خلاف ایک جنگ میں عروج شہید ہو گیا۔

اس کے بعد خیر الدین باربروسا نے عثمانی غلطیہ سلیم اول کے پاس قاصد بھیجا۔ سلیم اس وقت مصر میں تھا جب اسے معلوم ہوا کہ شہر الجزائر



سیدہ شہار (الجزیرہ)

الجزیرہ یا الجزائر (شہر): اسے عربی میں الجزائر، اردو میں الجزیرہ اور انگریزی میں الجزیرہ (Algiers) کہتے ہیں۔ یہ ملک الجزائر کا صدر مقام ہے اور بحیرہ روم کی پہلی الجزائر میں واقع ہے۔ آبادی 28 لاکھ سے اوپر ہے۔ اسے کلکتہ بن زیری نے 1349ء-1000ء میں ایک رومی شہر کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ ملک الجزائر، جسے عربی میں الجہد و دیرہ البحر و دیرہ الدینہ و دیرہ الدینہ کہتے ہیں، شمالی افریقہ میں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ اس کے مشرق میں تونس اور لیبیا، مغرب میں المغرب (مراکش) اور جنوب میں ناہیر، مالی اور سوریہ واقع ہیں۔ الجزائر کا رقبہ 23 لاکھ 81 ہزار 74 مربع کلومیٹر (پاکستان سے تین گنا) ہے اور آبادی 60 لاکھ ہے۔ دار الحکومت کے نام دیران، قسطنطنیہ، معیاہ، طلیف، حمیدہ، تلمسان اور مستطام شہر تھیں۔ ساتویں صدی ق م میں الجزائر قرطاج (تونس) کے ماتحت تھا۔ چوتیس ہزار سے اس پر 42 ق م میں قبضہ ہوا۔ 429ء میں روم کے زوال الجزائر پر حملہ آور ہوئے۔ الجزائر کے 9 لاکھ 96 ہزار مربع کلومیٹر رقبے پر پورے اٹھم پھیلا ہوا ہے۔ یہ تیل اور گیس برآمد کرنے والا ایک بڑا ملک ہے (السنہ: فی الکھامد)۔ (1830ء سے 1962ء تک) الجزائر فرانسیسی سامراج کے تسلط میں رہا۔

1 "باربروسا (Barbarossa) کے معنی ہیں "سرخ ڈانگی والا"۔ اس نے پہلی بار 70 ہزار عظیم مسلمانوں کو اپنے جہازوں میں لاوا اور الجزائر پہنچایا۔ جہاں سے اسے عثمانی بحریہ کا امیر اعظم منتخب کر لیا۔ ("تاریخ ترکیہ" ص: 108، 107 اور "تاریخ مصر")



قلعہ پادروما (کیری، اٹلی)



زینت مسجد (جنرل شہر)

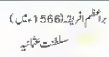
خلیفہ کے نام پر فتح کرایا گیا ہے، تو اس نے حکم صادر کیا کہ خیر الدین کو صوبہ الجرداز کا ولی مقرر کیا جاتا ہے۔ خیر الدین نے اپنی بکری مہمات جاری رکھیں۔ اس نے انکی کے جنوبی ساحل پر اترائو<sup>1</sup> اور فرانس اور ہسپانیہ کے ساحلوں تک ترکانہ زپاں لیں اور جنان نامی قلعہ کو آزاد کرایا جو خیر الجرداز کے بالکل ایک برس سے یہ ایسا دو تھا اور اس پر ہسپانوی قابض تھے، پھر اس نے اپنی مہمات ہسپانیوں سے انتقام لینے پر مرکوز کر دیں جنہوں نے 997ھ 1492ء میں مطروہ غرناطہ کے بعد انڈلس (ہسپانیہ) میں مسلمانوں پر ہشتیانہ مظالم ڈھائے تھے۔

939ھ 1532ء میں خیر الدین پادروما نے خلیفہ ہلیمان کے حکم پر ایک بکری جیز اٹھارہ کیا تاکہ مسیحیوں کے خلاف جہاد کرے جنہوں نے آخری قطعی حکمران مولائے حسن کے عہد حکومت میں تینیس پر قبضہ کر لیا تھا۔ خیر الدین نے تھعلیفہ سے بکری جیزے کی قیادت کرتے ہوئے دروہ داخل پار کیا اور شیرازہ کم میں سڑکرتے ہوئے مالاکا کا رخ کیا تاکہ اس کے عزام وٹن سے پوشیدہ درجیں۔ مالاکا سے اس نے جنوبی اٹلی کی بعض بندرگاہوں پر حملہ آور ہو کر جیسا نیوں کو گلست دی، پھر 941ھ 1534ء میں وہ پلٹ کر تینیس پہنچا، اسے آسانی سے آزاد کرایا اور وہاں بھی مٹائی خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے لگا۔ یورپی مسیحی جنہوں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ ایسے مسلمانوں کا حقیقاً کرنے اور انہیں دہش دکھا دینے کے بعد ان کا دوسرا فریقہ مٹائی افریقہ پر قبضہ ہوتا ہے، وہ مٹائی جیزے کے مسلح کی تاپ نہ لا کر تینیس سے فرار ہو گئے۔ دریں اثنا، چارلس پنجم، برشلونہ (Barcelona) کے ہسپانوی امراء اور مالاکا کے مسیحی ایک معاہدہ کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاریاں کرنے لگے۔ چارلس نے ایک جم فیئر اکٹھا کر لیا اور تینیس کے ساحل پر اتر کر شہر تینیس میں داخل ہو گیا۔ اس نے انتقام کے طور پر اہل تینیس پر انتہائی گھٹانے مظالم ڈھائے<sup>2</sup> اور وہاں مولائے حسن اٹھسوی کو وہ پادروما حکمران بنا دیا۔ مولائے حسن نے ایک معاہدہ سے تحت جیسا نیوں کو ملک تینیس میں آباد ہونے کی اجازت

1 اترائو: جنوبی اٹلی کے ساحل پر اترائو (Citranto) اور تارانتو (Taranto) نامی دو بندرگاہیں ہیں۔ اترائو آجائے اترائو کے ساحل پر ہے جو اٹلی اور ہسپانیہ کے درمیان واقع ہے جبکہ تارانتو جنوبی ساحل کے جنوبی ساحل پر آباد ہے (رٹرنس آف ایڈلڈ)۔ چچی صدی جنرل شہر میں مقام کے بھی حکمرانوں نے تارانتو تک بٹھار کی تھی۔

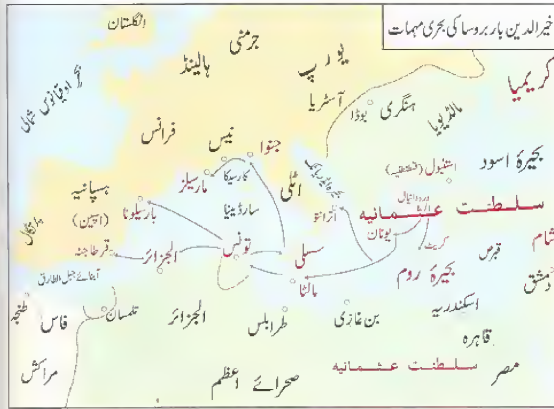
2 خلیفہ ہلیمان اعظم نے 933ھ میں خیر الدین کو "کیوان باغشا" (ایمر باغشا) کا خطاب قلعہ (اردو) اور دھارم اسامیہ (81/9)

3 چارلس 5000 جہازوں کا جیز اور 30 جہازوں کے کرچوں پر حملہ آور ہوا۔ خیر الدین کو تینیس چھوڑنا پڑا۔ چارلس قاتل تینیس شہر میں داخل ہوا اور اپنے جہازوں کو شہر اوت لینے کی اجازت دے دی۔ اہل مٹے کا بیان ہے کہ شہر کے 30 جہاز باغشا سے لے کر دیے گئے اور 20 جہاز باغشا کے فروخت کیے گئے۔ "سید"۔ خاص خاص غمارش اور کتب خانے پر یاد کر دیے گئے۔ راسخ میں چچی تباہوں کے ڈیرہوں کو روندے بغیر کوئی چاہے سید کنگ جس پہنچ سکتا تھا۔ لوگوں کو جیزا جیہائی بنا گیا۔ مسلمانوں کی سب جائیدادیں جیسا نیوں کو دی گئیں اور مولائے حسن نے انہیں کی جائی قبول کر لی۔ ("تاریخ ترکیہ" ص 1108 رٹنیر ہمداسر)



۱۔ دہلی۔ کچھ عرصہ بعد خیر الدین نے تنہا ہی پر ایک بار پھر یلغار کی اور ۹4ھ 1537ء میں چارلس پنجم کے بھائی کے کشت کاٹ دی۔<sup>۱</sup> اسی دوران میں اس نے کریو کرینٹ کے بیسائیوں کے خلاف بھی جہاد کیا۔<sup>۲</sup>

خیر الدین باربروسا نے 953ھ 1546ء میں وفات پائی۔ وہ ایک عظیم جہاد تھا۔ اس نے یورپ کے کئی حملہ آوروں کو بار بار شکست دی اور اپنے بھائی کے بڑے کے ساتھ مل کر، فرانس اور ایتھین کے ساحلوں پر ترکان زیاں میں جا کر اسلام کے دشمنوں کی قوت تار تار کر دی۔ یہی نہیں، اس نے فرانسیسی بندرگاہ مارسیلز اور صقلیہ کے ساحلوں پر بھی یلغار کی اور 20 جمادی الاولیٰ 950ھ 22 اگست 1543ء کو اپنی قوت کے ٹٹا پر فرانس کی بندرگاہ جس میں داخل ہو گیا (اور فرانسیسیوں کو اس پر قبضہ کر دیا)۔



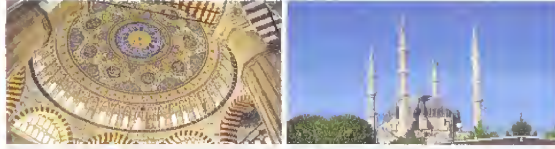
نقشہ 144

- 1۔ چارلس پنجم نے خیر الدین باربروسا کو اپنے ماسکھلانے کے لیے قیصر طور پر بلا لیا، ایک دو ہفتہ سا فرانس بھیجے کے بعد اسے تمام عثمانی افریقہ کا بادشاہ تسلیم کرے گا۔ باربروسا نے سلطان سلیمان کو ان باتوں سے آگاہ کر دیا، پھر چارلس پنجم نے الجزائر میں حکیم برداشکی (1541ء) اس کے چاچا کن ایمام نے خیر الدین کی موت کا ہمارا چاچا لگا دیے، اگر اس نے الجزائر کی رعایت میں خود مصروف نہیں کیا تھا۔ (درویش و مخالف اسلام: 81/9)
- 2۔ مسکرتہ بنوئے (945ھ 1538ء) میں خیر الدین باربروسا کے انھوں نے یورپی امیر (پھر ایڈمرل) ڈی کی شکست کاٹ کے بعد 1539ء میں بہرہ ور ہوا (نئی) نے ایک مسکرتہ بنوئے کے قتل اور تمام جزائر باربروسا نے لے لیے تھے اور ساحل (لی شیڈ) کروشیان کے حدود مملکت سلطان سلیمان کے حوالے کر دیے، پھر وہیں نے 13 کھوکھاتہ 1۵۳۸ میں جنگ پیش کیا۔ (ساریخ ترکیہ: ص 1۵9) 15۳۸ کے لیے امیر احمد (مصر)



### سلطان سلیم ثانی کی فتوحات

سلیم ثانی خلیفہ سلیمان بن سلیم اول کا بیٹا تھا۔ وہ دولت عثمانیہ کے سلاطین میں سے گیارہواں سلطان اور عثمانی خلافت میں سے تیسرا خلیفہ تھا۔ وہ 930ھ مطابق 1524ء میں پیدا ہوا تھا۔ اسے کسٹنی بی سے امور حکومت کی تربیت دی گئی تھی، چنانچہ وہ چھ سال قرآن (لا رندہ) <sup>1</sup> کا دل رہا، پھر 14 سال صارو خان (مانیسا) <sup>2</sup> پر نکل کر ان رہا۔ اس کے بعد اس نے کوتاہیہ پر پانچ سال سے قریبہ عرصہ حکومت کی۔ سلطان سلیمان کا کوئی نہ لڑائی دقت سے تیرہ سال پہلے اسے اپنا ولی عہد نامہ کر دیا تھا۔ سلیم ثانی اپنے والد خلیفہ سلیمان اول کی وفات کے تقریباً 23 دن بعد تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا۔ اس دن تاریخ 15 مارچ 974ھ/30 ستمبر 1568ء کی۔



پاٹن مسجد سلیم ثانی کے عروجی نقشہ کار

پاٹن مسجد سلیم ثانی (اورن)

1۔ قرمان یا قرہ مان: ساتویں صدی ہجری کے وسط میں سلطان مرکن الدین کلجونی نے قرمان سردار قرہ مان کو کھلیا (Cilicia) کا علاقہ عطا کر دیا تھا۔ ان کے زیر حکومت شیر لارندہ اور گردوان کا علاقہ قرہ مان کے ہم سے مشہور ہوا تھا۔ اناطولیہ کے سارے جنوبی ساحلی علاقے کو کچی قرہ مانہ (Caramania) کہتے ہیں۔ قرہ مان اناطولیہ کی آبی علاقہ اور پناہ گاہ، کھلیا کے ہرقیہ (Lyconia) کا درمیانی پہاڑی علاقہ تھا جہاں شیر ارمنک (تھیم بڑہ ٹیکو پلس) تھا۔ 788ھ/1386ء میں دنگ قوچ کے بعد سلطان مراد اول نے قرمان کا عثمانی سلطنت سے الحاق کر لیا، پھر جب تودو نے آل عثمان کو شکست دی تو اس کے پوتے مرزا محمد نے علاء الدین قرمانی (موتی 799ھ) کے بیٹے محمد کو برسر کچھ خانے سے دبا کر دیلی علی قرمان اناطولیہ میں قید کر دیا اور شروع ۱۰۱۱ھ/۱۶۰۱ء میں قرمانی (موتی 868ھ) سلطان مراد جانی کا بیٹا بن کر اس نے شاہ انگری تیسرے سے سلطانہ معراجہ کر لیا تو سلطان مراد نے ذوالقادر (ریاست) سے ایک معاہدے کے تحت آبی شہر اور کبک شیری (بی سلطنت میں ضم کر لیے) کو تھک لے کر یہ علاقہ (ذوالقادر نے چھین لیا۔ قرہ مان اناطولیہ کے اعلیٰ حصے سے معاہدے کے بعد 872ھ/1467ء میں عثمانی ترکوں نے قوچ پر مستقل قبضہ کر لیا۔ (ماٹوڈا زادو داکرہ معارف اسلامیہ: 16-18/2)

2۔ صارو خان: یہ ایک ترک شاہی خاندان تھا جو صلاطین کی سلطنت کے سقوط کے بعد آناطولی (اٹالیہ) میں خود مختار ہو گیا تھا۔ اس کا پائے تخت مانیسا (قدیم میگنیٹیا) تھا۔ "امیر مانیسا" صارو خان نے ۱3۱۵ء میں مانیسا (مانیسا) پر قبضہ کر کے اسے اپنا پائے تخت بنایا تھا۔ وہ بازنطینی سلطنت کے امپریاتین کے کھانوی (Catalan) سپاہیوں سے چار کرنا رہا۔ اہل انوار کی ایک بستی فرچ (Foca) اسے سالانہ خراج ادا کرتی تھی۔ اس کے پوتے قسطنطین کے عہد (792ھ/1390ء) میں یاز چہل نے (ریاست سارو خان کا صدر مقام) مانیسا فتح کر کے آج بھی اہل اور مانیسا لئی کے ساتھ رہتے ہیں۔ سلیمان کو سہ لہ (دور داکرہ معارف اسلامیہ: 12/14، 13/14)





دار مصطفیٰ پاشا جامع (لانا کوتا، شمالی قبرص)



کتاب خانہ سلطان محمود ثانی (کنکوشیا، قبرص)

فتح قبری

[illegible]

۱ قرہ مصطفیٰ پاشا نے ایک لاکھ تونج سے خرمیوں پر چڑھائی کی۔ ایک ہفتے کے عرصے کے بعد پایہ تخت کو تباہ و برباد کیا (1570ء) اور غلہ "۱۸ گوستا" (طویل عرصے کے بعد ۱۵71ء) میں جمع ہوا۔ خرمیوں کے مغرور سپہ سالار مراکا: پینڈوئل کو دیا گیا۔ اس کے بعد ہی مزید 778 ترکوں کے ہاں۔۔۔

### فتح ماسکو



979ء-1571ء کے موسم بہار میں کریمیا کی گرائی سلطنت<sup>1</sup> کے حکمران (خان) نے ایک لاکھ 20 ہزار کے لشکر کے ہمراہ روس کا رخ کیا۔ اس لشکر میں بیانی فوج اور توپخانہ بھی شامل تھا۔ اس کا مقصد روس کی ہوں ملک گیری کا سہہ باب تھا۔<sup>2</sup> اس حملے میں 8 ہزار روسی مارے گئے اور ان کی فوج تخریب ہو گئی۔ روسی ماسکو کا دفاع بھی نہ کر سکے اور 27 ذی الحجہ 979ء-24 مئی 1571ء کو بیانی ماسکو میں داخل ہو گئے۔ خان کریمیا ماسکو سے پندرہ ہزار قیدیوں کے ساتھ لوٹا۔ اس فتح کے بعد اس کا لقب ”نصرت آلان“ یعنی ”نصرت حاصل کرنے والا“ پڑ گیا۔

980ء-1572ء میں گرائیوں نے روس پر دوسرا حملہ کیا اور دریائے وگا<sup>3</sup> تک جا پہنچے۔ اس فتح کا نتیجہ یہ ہوا کہ روسیوں نے 60 ہزار ملاحی لبرے سالانہ خراج ادا کر دے قبول کیا۔ کریمیا اور روس میں مسلح طے پائی۔ اس جنگ میں تاریخی ہندوؤں کے حملے کی تاب نہ لا کر زاروس آرمین چہارم 30 ہزار گھڑسوار اور 6 ہزار پیادے پیچھے چھوڑ کر ماسکو سے

دایان روس کے دارالحکومت میں پہنچا اور گریگوریا

فرار ہو گیا تھا۔ قسطنطنیہ میں موجود زار کا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا (لفظ کریمین ترکی الاصل ہے) اور زار بیکروں (مکد) کے ذریعہ بھی جنگ میں مارے گئے تھے۔ ان واقعات سے روس کا حکمران خانوادہ ”گورک“<sup>4</sup> چلتی کے کنارے پہنچ گیا۔ سلطان سلیم ثانی نے اس فتح پر گرائی حکمران کو مبارکباد پیشی اور مرثعہ کو اور غلغلیہ اور شادی فرمان سے نوازا۔

1 گرائی، تاریخی قریباً وہاں کے اس خاندان نے چند سو فی صدیوں میں صدیوں میں قزاقوں کے قتل کریمیا (اور پرتگیز کے بڑے حصے) پر حکومت کی۔ اس کا بیانی آئین اردو کا ایک شہزادہ حاجی گرائی بن فرات الدین بن تاج محمد تھا۔ اس کے ایک بیٹے منگلی نے گرائی کا لقب اختیار کیا جو اس کے بعد ہزار ہا کے نام کا جو قرار پایا۔ حاجی گرائی، نور دولت گرائی اور منگلی گرائی ”سلطان“ کا لقب استعمال کرتے تھے لیکن 880ء-1475ء میں ترکوں کے ہاتھ دار بیٹے کے بعد گرائی حکمران صرف ”خان“ کے لقب پر اکتفا کرتے رہے۔ 1771ء میں روسیوں نے کریمیا فتح کر لیا اور 1783ء میں اسے سلطنت روس میں شامل کر لیا گیا۔

(اردو دائرہ معارف اسلام، 543/177)

2 زاروس آرمین چہارم نے 1552ء میں قازان کی سلطنت تاتاری ریاست پر قبضہ کر لیا، نیز استراخان کی اسلامی ریاست بیکین کی بھی جس کا صدر مقام استراخان شہر تھا جو دریائے وگا کے پار ہے، بیکین کے قریب کیمیا کی بندرگاہ ہے۔

3 وگا، یہ زاروس کے علاقے وگا کا ایک مقامان دریا (Tributary) ہے جو ماسکو کے جنوبی میدان میں بہتا ہے۔ دریائے ماسکو، وگا کا قریب دریا کے ایک سے آتا ہے۔ (المحمد فی الآحاد، ص: 88)

4 گورک (Rurik) اس شاخ خانوادے سے منسوب (Muscovy) می چھوٹی سی روسی ریاست کو دست دے کر ایک بڑی سلطنت بنا دی۔ یہ خانوادہ 1598ء تک حکمران رہا۔ (آکسفورڈ انکس ریفنس ڈکشنری، ص: 1265)

### سلطان مراد ثالث کی فتوحات

سلطان سلیم ثانی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد ثالث تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں عثمانی بیڑے نے ہسپانوی بیڑے کو چپے پہنچے ٹکڑے میں دیں۔ دریں اثناء مملکت قاسم<sup>1</sup> نے سلطنت عثمانیہ سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ اس طرح پورا المغرب، العربیہ<sup>2</sup> خلافت اسلامیہ عثمانیہ میں ضم ہو گیا۔

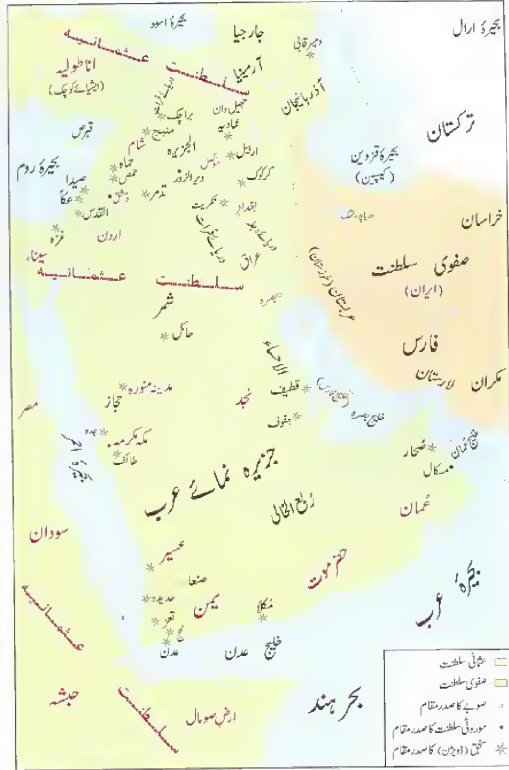


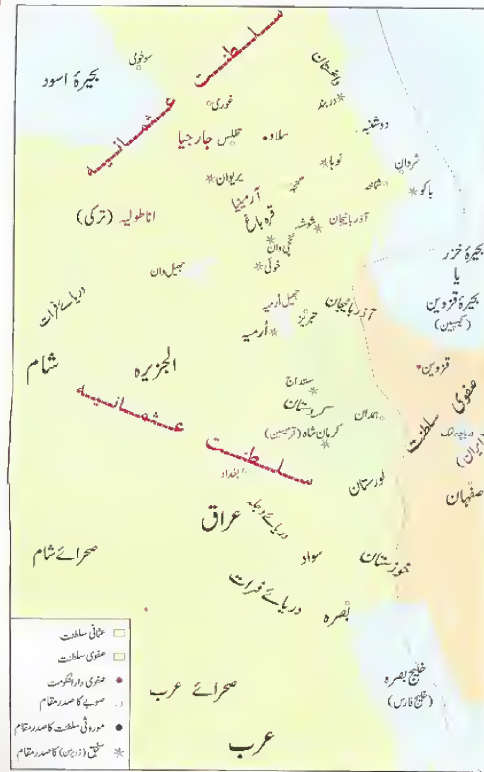
قاسم (مرآئیں) کی سید خدیجہ میں سے ملحقہ چاندنی دیوانی قلعہ میں بنائی ہوئی ہے۔

#### سلطنت قاسم عثمانی سلطنت میں

ریاست قاسم کا سلطنت عثمانیہ کی اطاعت کرنا معمولی بات تھی۔ اب سلطان قاسم مراد ثالث عثمانی غلیہ کی باغی میں آ گیا تھا۔ یہ کسی اور ریاست کے باغی نہیں تھی جو دیوانہ جانی (سلطنت عثمانیہ) سے براہ راست اکام لیتی ہو۔ قاسم کے بولائے امیر احمد ورد جانی<sup>3</sup> نے اپنے عارضی معاملات تمام تر سلطنت عثمانیہ کے پیرو کر دیے تھے، چنانچہ اس نے مالازخرج اختیار کی تھی، یا جو اس کی طرف سے اطاعت کا واضح اظہار تھا۔ اس نے اپنے ملک میں عثمانی نظام نافذ کر دیا اور مسکری و معاشرتی اصلاحات کا بیڑا اٹھایا، تاہم اس نے عثمانیوں کو اپنی مملکت کے اندرونی معاملات میں دخلیت کی اجازت نہ دی۔ الجزائر کے عثمانی گورنر قاسم کے اندرونی

- 1 قاسم (Fes) مراکش (المغرب) کا یہ شہر رہا۔ سید کی ممان غنی "واقعی قاسم" کے کنارے واقع ہے۔ اس کی آبادی 8 لاکھ ہے۔ یہ شہر قاسم البانی (قدیم قاسم) اور قاسم احمد یہ میں تقسیم ہے۔ قاسم البانی کی بنیاد اور میں 609ء میں رکھی گئی۔ قاسم الدیو کا بنی مکتوب بن محمد بن مرینی قاسم نے اسے 1276ء میں تعمیر کرایا۔ قاسم شروع سے مسز میں صدی تھی۔ شہر مالازخرج تھا، اس کا دار الحکومت رہا۔ مومعدان نے اسے نظر انداز کیا۔ جیکبہ بنی دود میں یہ عروج کو پہنچا، پھر سعدی اور افغانی یہاں حکمران رہے۔ 1672ء میں ممالا نے اسے قبضہ لے لیا۔ قاسم کے بھائی نے کراش کو دار الحکومت بنا لیا۔ قاسم کے مددگار یوحنا، دررہ افغانی نے اور چارچاق افغانی تاریخی شہریت رکھتے ہیں۔ (المسجد فی الاعلام، ص: 403، 402)
- 2 المغرب العربی: نامی میں طرابلس (لیبیا)، تونس، الجزائر اور مراکش تھیں۔ مملکت مغرب کے کلا سے تھیں۔ مرکان، دن صوف مراکش کو عربی میں السلسلہ السعویہ یا صرف المغرب کہا جاتا ہے۔ شہر اہل عرب مراکش (Morocco) کہتے ہیں۔ ویسے آج کل کی عربی افسانوں میں تونس، الجزائر، مراکش اور موریتانیہ کو مراکش العربی کہا جاتا ہے۔ (بکھینے المجلس السلسلہ العربیہ السعویہ والاعلام، ص: 51)
- 3 امیر احمد ورد جانی قاسم (مرآئیں) کے سعدی خاندان سے (947ھ-1071ھ/1540ء-1660ء) کا ایک حکمران تھا۔ اس خاندان کے بانی محمد الفتح السعیدی نے 1550ء میں یوسف قاسم سے قاسم کا اقتدار چھین لیا تھا۔ (المسجد فی الاعلام، ص: 300)





اس دور میں دہلی اور مراٹھی کا حق حاصل کرنا چاہتے تھے مگر مولائے غاس نے انھیں اس کی اجازت نہ دی۔

مولائے احمد افسر دہلی کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کے بعد دہلی کے حکمران بنے۔ ان میں سے ایک نے اپنا زمانہ 1012ء-1037ء / 1603ء-1627ء) تھا جس نے اپنی کوشش کی کہ سلطنت عثمانیہ سے علیحدگی اختیار کر کے دو جاگیروں نے اپنی کوئی کاوش نہ کی اور مراد پام کے ساتھ دولت غاس سلطنت عثمانیہ سے علیحدگی اختیار کرتی گئی۔ دریں اثنا، اشراف خانی، جو حکمران خاندان سعد یہ بنی کی ایک شاخ تھے، غاس کے اشراف سعد یہ سے جھگڑ پڑے (1050ء/1640ء)۔ پھر 1099ء/1658ء میں اشراف لالہ کو غاس میں علی القدر حاصل ہو گیا اور انھوں نے سلطنت عثمانیہ سے اتحادت مکمل طور پر منقطع کر لیے۔

دولت عثمانیہ کی دہلی اور مراٹھی افریقہ میں بدست

دسویں صدی ہجری میں سلطنت عثمانیہ نے دہلی افریقہ کی حبشی مملکتوں میں اپنا اثر و نفوذ بڑھا کر شروع کیا جو اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ گیا جب طرہ پاشا نے 957ء/1650ء سے یوروپ میں داخل ہو کر اسے عثمانی اثر و نفوذ میں لانے کی کوشش کی جو کہ اس قلعے کی چابی اور اہم اسلامی مملکت تھی۔ یوروپ کے حکمران سلطان اور لیس ٹائٹ نے 985ء/1577ء میں تین سفیر ارسال بھیج کر سلطنت عثمانیہ کی اطاعت کا اظہار کیا۔ یہ سلسلہ



بھیل چاؤ کا قریب منظر

مستقل حیثیت اختیار کر گیا۔ تاریخ میں پہلی بار 985ء میں دیوان ہالائی اسٹینول کی طرف سے یوروپ کو تو چیں بھیجی گئیں جو طرابلس (لیبیا) سے یوروپ پہنچیں کیونکہ یوروپ کو بہت پرستوں سے متاثرہ درجہ تھا جبکہ یہ اسلامی مملکت افریقہ میں فروغ اسلام کے لیے کوشاں تھی۔

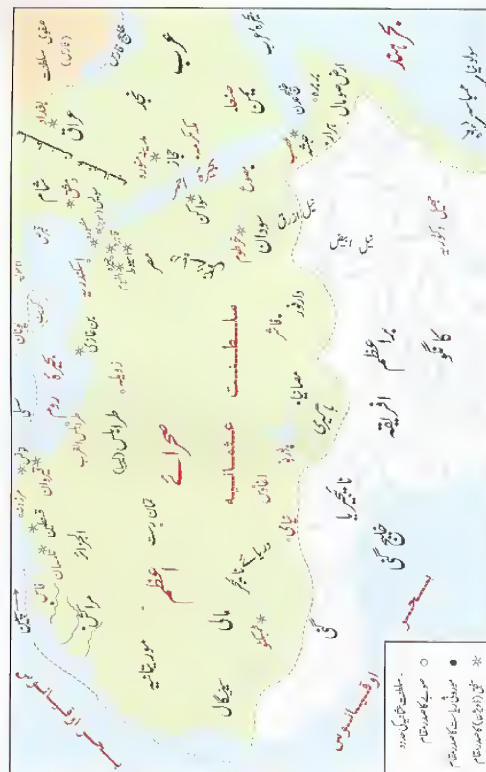
999ء/1590ء میں کنینا اور آنگا پانچ کے بائین واقع ریاست مہاسر عثمانیوں کے زیر اقتدار آ گئی۔ یوں ترکوں کے بحری بیڑے البحرہ الاحوط (البحرہ) (بحرہ اوقیانوس) اور البحرہ الہندی (بحرہ ہند) دونوں میں پھرنے لگے۔

1 یوروپ، ایشیائی و وسطی ریاست یوروپان دونوں شمالی ڈیکریا کا ایک علاقہ ہے۔ یہاں کی سلطنت "کافہ" میں دسویں صدی ہجری تک مشرق پر اسلام ہو چکی تھی اور یہ دسویں صدی ہجری میں اس کا اثر مضبوط کیج گیا۔ ان ظہور "شاہ کافہ" اور "لک پورڈ" کا ذکر کرتا ہے اور یوروپ سے مراد سلطنت کافہ کا جوبلی حصہ یعنی بحرہ، شاہ (دیکھیں پانچ) سے روکنے کا علاقہ ہے۔ سلطنت کافہ کا پایہ تخت نجی (Njimi) تھا (جوان لوں) انجینا Njemina کے نام سے چاؤ کا دار الحکومت ہے۔) 1470ء میں برلی (Birni) یوروپ کی مملکت اور کنویری قوم کا دار الحکومت، خاورین صدیوں تک اسے یہ حیثیت حاصل رہی۔ دسویں صدی ہجری میں بیچن (کنویروں) کے تحت سلطنت یوروپ طرف بہت وسیع ہو گئی۔ 1048ء میں خاندان سب کا ایک الٹ کر بیٹے والے نے کنویروں کو "لے" کے بجائے "لہو" (لہو) کا لقب اختیار کیا۔ 1000-01ء میں مقامی کنویروں کی باہمی آویزش سے قائمہ اٹھائے ہوئے فرانسیسی اور برطانوی سامرائی اس علاقے پر مسلط ہو گئے۔

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1009/4-1013)

2 مہاسر (Mombasa): یہ کینیا کے جنوب مشرق میں بحر ہند کے ساحل پر مہاسر نامی جزیرے پر آباد بندرگاہ ہے۔ آدلی سا) چاؤ کا حصہ زیادہ ہے۔ قدیم عرب اسے منہہ کہتے تھے۔ یہ (یورپی کے بعد) کینیا کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ پرتگالیوں نے 1593ء میں اس پر قبضہ کر کے اسے نظم بند تجارتی مرکز بنا لیا تھا (السنحدہ ص: 14)۔ آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری)۔ یہیں سے مسلم جہاز ران احمد ابن ماجہ نے 1498ء میں پہلی جہاز ران واسکو ڈے گاما کو بندہستانی بندرگاہ کالی کسہ پہنچا دیا تھا۔





## اور پھر سلطنت عثمانیہ ضعف کا شکار ہو گئی

مراد ٹائٹل کے عہد<sup>۱</sup> میں دولت عثمانیہ اپنی قوت، عظمت اور حدود کی انتہا کو پہنچ چکی تھی، مگر اس کے عہد سلطنت کے آخری ایک دو برسوں میں اتھوٹا لے کے واضح آواز رکھائی دینے لگے۔ جبکہ سلطنت مالی افراتجارت کے پورے دہائی ہوئی تھی اور حرم سرسے کی خواتین ملکی سیاست پر اثر انداز ہونے لگی تھیں۔ نظام حکومت میں رخصت، کرہن کے اظہار، اسراف اور کینہ جہاں کا چلن عام تھا، نیز ایسے افراد حواس مناصب پر فائز ہونے لگے تھے جو ان کے ہرگز اہل نہ تھے۔ فتوحات اور اعلا کے کلہن الحق کا فریقہ فراموش کر دیا گیا تھا۔ آسراہ طور طریق و ذراہ کی شناخت بن گئے تھے جن کی کہ وہ شیخ الاسلام بیکسی معزز اور عثمانی استقامت و حمیتوں کو عام غارتوں کی طرح کھڑے کھڑے معزول کر دیتے تھے۔ علمائے دین، مکی پشوا رہتے تھے۔ اصحاب مراہب خرد اور سرکشی کا اظہار کرنے لگے تھے۔ ان تمام باتوں نے سلطنت کے اتھوٹا و زوال میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں اگرچہ سلطنت مشہور و بنیادوں پر قائم تھی مگر یہ پہلے کی طرح استوار نہ رہ سکی۔ اس کے باوجود اصلاح احوال کی کوششیں بھی جاری رہیں اور وقتے وقتے سے سلطنت کی کمزوریاں دور کرنے کی سعی کی جاتی رہی۔ اس وجہ سے سلطنت کا عرصہ حیات قدرے طویل ہو گیا۔

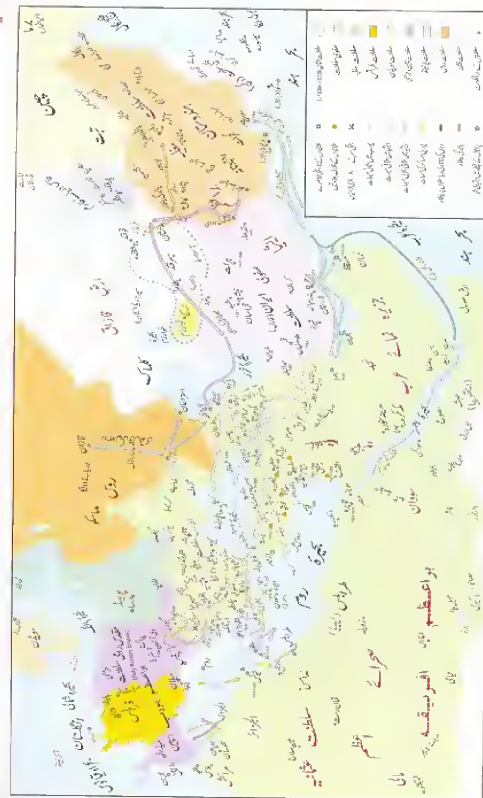
فیضہ کلیدیان قانونی نے 974ھ/1566ء میں اپنے پیچھے نو سلطنت چھوڑی تھی اس کے طول و عرض کا رقبہ یوں تھا:

④ یورپ:	19,98,003 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑤ ایشیا:	41,69,177 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑥ آفریقا:	87,25,720 مربع کلومیٹر (آفریقا)
سلطنت کا مجموعی رقبہ:	1,48,92,900 مربع کلومیٹر (آفریقا)
اور مراد ٹائٹل کے عہد کے اواخر میں سلطنت عثمانیہ کی وسعت کچھ یوں تھی:	
④ یورپ:	28,48,940 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑤ ایشیا:	48,16,832 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑥ آفریقا:	1,22,37,419 مربع کلومیٹر (آفریقا)
مجموعی رقبہ:	1,99,02,191 مربع کلومیٹر (آفریقا)

۱۔ ملیم تائی کا بنی مراد ٹائٹ 982ھ/1674ء سے 1003ھ/1696ء تک حکمران رہا۔ اس کے عہد میں ماریٹا، شرڈان، پیمیریز اور آذربائیجان کا ایک حصہ عثمانی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ ملک انکھان انڈر تھو نے جنگ ارماسا (Armaca) (آرمینیا اور اصل انکھان کے بکری بیڑے کا نام تھا) سے پہلے وہاں سے کھانے میں ترکی بکری بیڑے سے اعداد طلب کرنے کے لیے چار خطوط بھیجے۔ جسے خط (3 جون 1587ء) میں سلطان نے تقریر تقریری دیا کرتے کی رد فرما دیا۔ پرتے خط (7 جولائی 1588ء) میں جنگ ارماسا میں اپنی بھیمانی کا ذکر اور ترکوں کی امداد کا تحریر ہے۔ تقریر طاعون نے انھوں میں عثمانی امیر مارمریان کا نقش پھینک (نور بار انکھان) میں امیر مارمریان کے امیر مارمریان کے لیے امداد کے لیے اپنے بیڑے کے ساتھ آنے کا ذکر کیا ہے۔ ("آرمینیا ترکی" اور "امیر مارمریان" 122، 123)







سلطنت عثمانیہ کی وسعت کے یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک خاص وقت میں اس کا زیادہ سے زیادہ رقبہ کتنا تھا۔ دوسرے علاقے جو دیگر ترکوں اور تاتاریوں کے قبضے میں آئے، وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ سلطنت عثمانیہ کی زیادہ سے زیادہ وسعت تھی۔ مختلف ادوار میں جو نئے سلطنت عثمانیہ میں شامل رہے، ان کا مجموعی رقبہ تقریباً 30 لاکھ مربع کلومیٹر تھا جو مختلف براعظموں میں اس طرح تقسیم تھا:

* یورپ:	35,43,662	مربع کلومیٹر (تقریباً)
* ایشیا:	57,29,285	مربع کلومیٹر (تقریباً)
* افریقہ:	137,27,464	مربع کلومیٹر (تقریباً)
کل رقبہ:	2,30,00,411	مربع کلومیٹر (تقریباً)

ان اعداد و شمار میں وہ علاقے بھی شامل نہیں جو چھاپہ مار فوجوں اور بحری قزاقوں کے ہاتھ لگے تھے۔ وہاں انھوں نے اپنی حکومتیں قائم کر لی تھیں اور پھر انھیں خلیفہ اسلام کے اقتدار اعلیٰ کے تحت دولت عثمانیہ میں ضم کر دیا تھا، چنانچہ 1592/ھ 1001ء میں یورپ میں پولینڈ (رقبہ 6,96,737 مربع کلومیٹر) اور افریقہ میں سلطنت لاس اور سودان کے علاقے (رقبہ 30,51,699 مربع کلومیٹر) سلطنت عثمانیہ میں ضم ہو گیا اور سلیم ثانی کے عہد میں قبرص اور شامی چوٹوں کا الحاق عمل میں آیا اور آپ (انڈونیشیا) نے نظام حمایت کے تحت سلطنت عثمانیہ کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر مراد چارٹ کے دور میں قسطنطنیہ کے شمال اور جنوب کے جو علاقے سلطنت عثمانیہ میں ضم ہوئے ان کا رقبہ 5 لاکھ 90 ہزار مربع کلومیٹر تھا۔ اور مشرقی افریقہ کے بہت سے مقامات اور وسطی افریقہ بھی عثمانی مملداری میں آ گئے۔

یہ سچی دولت عثمانیہ اور اس کی فتوحات اور اس کی خدمات جو اس نے آکٹاف عالم میں دین اسلام کے فروغ کے لیے انجام دی ہیں۔ یہ فتوحات عثمانی خلفاء کی اسلام سے محبت اور چارواک عالم میں اسلام کے نشر و فروغ میں ان کے ذوق و عشق کی سب سے بڑی دلیل ہیں۔



حکومتی کالج برائے آرٹس اور کامرس لاہور کے دروازے کا منظر

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں  
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے  
(عالمِ اقبال ص ۷۷)

#### خلافت عثمانیہ: زوال اور اختتام ایک نظر میں

سلطنت عثمانیہ کے عروج کے بعد سترھویں صدی کے اواخر میں اس میں ضعف کے آثار نمودار ہوئے۔ وی آ کے آخری عاصم سے (1683ء) اور عثمانی عساکر کی شکست کے بعد ہنگری آزاد ہو گیا۔ اگلی صدیوں میں زوران روس نے کریمیا، البانویا، یوکرین، چینچیا، چارچیا، داغستان اور آرمینیا ترکوں سے چھین لیے۔ 1630ء میں فرانس نے الجزائر اور 1840ء میں برطانیہ نے عمان (یمن) ہتھیا لیا۔ 1830ء میں یونان، 1854ء میں رومانیہ اور 1878ء میں مونٹی نگرو اور بلغاریہ آزاد ہو گئے۔ یونانیا، ہرزیگووینا اور کروشیا، آسٹریا نے چھین لیے۔ 1681ء میں سپیس فرانس اور مصر و سودان پر برطانیہ قابض ہو گیا۔ 1885ء میں صومالیہ کو برطانیہ اور اٹلی نے باہم بانٹ لیا۔ 1904ء میں برطانیہ نے قبرص اور اٹلی نے صومالیہ ہتھیا لیا۔ صومالیہ کا ایک حصہ برطانیہ کے اور ایک فرانس کے ہاتھ لگا۔ 1911ء میں اٹلی لیبیا (طرابلس) پر قابض ہو گیا۔ جنگ بھٹان (1912-13ء) کے نتیجے میں الیابہ کو سو اور دیگر علاقے ہاتھ سے جاتے رہے اور پہلی جنگ عظیم کے نتیجے میں فلسطین، شام، اردن اور عراق برطانوی و فرانسیسی سامراجیوں کے تسلط میں چلے گئے۔ یوں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ”خلافت عثمانیہ“ سکڑتے سکڑتے اناطولیہ اور استنبول کے مضائقہ تک محدود ہو گئی۔ آخر کار مغربی سامراجیوں کے آلہ کار مصطفیٰ کمال نے نومبر 1922ء میں سلطنت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ 129 اکتوبر 1923ء کو ترکی میں جمہوریت رائج ہوئی، 3 مارچ 1924ء کو خلافت منسوخ کر دی گئی اور آخری عثمانی خلیفہ عبدالعزیز عثمان اور خاندان عثمان کے تمام افراد چلا وطن کر دیے گئے۔ مصطفیٰ کمال اتاترک نے پہلے کچھ ملک میں سیکولرزم کے نام پر شرعی قوانین منسوخ کر کے مغربی قوانین رائج کر دیے لیکن پان صدی کی سیکولر دہشت گردی کے بعد ترکی میں تدریج اسلام کا احیاء ہو رہا ہے جو عالم اسلام کے لیے خوش آئند ہے۔

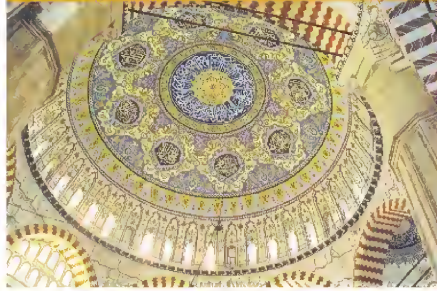


حصہ پنجم

اشاریہ (سن وار)

■ خلافت راشدہ اور اموی و عباسی دور کی تاریخی واقعات

■ سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات



## فتوحات اسلامیہ ایک نظر میں

مؤرخین نے فتوحات کے بیان میں بعض واقعات کی تاریخ متعین کی ہے اور بعض کو یحییٰ بغیر تاریخ کے بیان کر دیا ہے۔ اسی طرح کچھ واقعات کے متعلق مختلف مؤرخین نے مختلف تاریخیں بیان کی ہیں۔ ہم نے واقعات کی تحقیق کرتے ہوئے اس پہلو کو قصہ مصیبت سے پیش نظر رکھا ہے اور اس میں ہر ممکن ذریعے سے مدد لی ہے، جیسے راویوں کی چھان بین، واقعات کی درمیانی سطحوں کا تعین، ان مسائلوں کی پینکشن جو نظروں اور ڈاک کی نقل و حرکت میں طے ہوتی رہیں، نیز نقل و حرکت کی رفتار اور موسمی حالات کے ساتھ اس کی تحقیق۔ کچھ واقعات کو بیان کرتے ہوئے راویوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ واقعہ غفے کے فلاں دن رونما ہوا۔ کچھ واقعات کی تاریخوں اور دنوں کے تعین میں کسی تقویم سے مدد لی گئی ہے۔ تحقیق کے دوران میں ہم نے نہایت احتیاط سے ان تمام ذرائع کو بروئے کار لاکر کوشش کی ہے تاکہ ہر واقعے کی صحیح تاریخ متعین کی جائے۔

اس ضمن میں ہماری تحقیق اور اس کے حلقہ مصداق و مراجع کی تفصیل فتوحات اسلامیہ کی ان کتابوں پر مبنی ہے جو ہمارے مطالعے میں آئیں۔ یہاں ہم صرف واقعات کو مختصراً ان کی تاریخی ترتیب کے اعتبار سے ایک جدول میں پیش کر رہے ہیں جو فتوحات کے تمام محاذوں پر محیط ہے۔ اس جدول کی ترتیب صحافتی جرائد کے عنوانات کی ترتیب کے مانع ہے کہ اگر فتوحات کے زمانے میں ان صحافت کا کوئی وجود ہوتا تو قریب قریب یہی نقشہ پیش کیا جاتا۔ ہمیں امید ہے کہ ہم اپنی کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔

خلافت راشدہ اور اموی و عباسی دور کے تاریخی واقعات

[illegible]

تقریبی تاریخ	تقریبی تاریخ	تقریبات
28 صفر 12ھ	14 مئی 633ء	خالد بن ولیدؓ نے انیس سے 60 کومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک بڑے شہر مغلیہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
20 صفر 12ھ	15 مئی 633ء	خالد بن ولیدؓ کی پہلی لڑائی میں 150 کھوہڑا کے واقع غزوہ کی جانب روانہ ہو گئی۔
ربیع الاول 12ھ	مئی / جون 633ء	دریائے فرات کی شاخ (فرات ہائی) کے دہانے پر خالد بن ولیدؓ اور ابنِ آزادہؓ کے مابین جنگ منظر اڑی گئی۔ ابنِ آزادہؓ نے شکست کھائی۔
ربیع الاول 12ھ	مئی / جون 633ء	خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں حیر و خجہ ہوا۔
27 ربیع الاول 12ھ	11 جون 633ء	غزوہ صلیح بن حسنہؓ کے دوران مغلیہ کی فتح کی خبر سے عراق سے مدینہ پہنچے۔
30 ربیع الاول 12ھ	14 جون 633ء	خالد بن ولیدؓ اور محمد بنِ ابی بکرؓ کے درمیان جنگ منظر اڑی گئی۔
2 ربیع الآخر 12ھ	16 جون 633ء	شام کی فتح کے لیے خالد بن ولیدؓ کو پہلا حملہ کیا۔
6 ربیع الآخر 12ھ	20 جون 633ء	ابنِ مالکؓ، انوار، ظلیہ، رسول اور کرمہ علیؓ کے خطوط کے بعد سے یمن کی جانب روانہ ہوئے تاکہ اہل یمن کو فتح شام میں شمولیت کی دعوت دیں۔
2 جمادی الآخرہ 12ھ	14 اگست 633ء	ابنِ مالکؓ، انوار، ظلیہ، رسول اور کرمہ علیؓ کے خطوط کے بعد سے یمن کی جانب روانہ ہوئے۔
4 رجب 12ھ	14 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عراق میں اہلِ کربلا کا قتل کر دیا۔
11 رجب 12ھ	21 ستمبر 633ء	ابنِ مالکؓ، انوار، ظلیہ، رسول اور کرمہ علیؓ کے خطوط کے بعد سے یمن کی جانب روانہ ہوئے۔
11 رجب 12ھ	21 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عراق میں اہلِ کربلا کا قتل کر دیا۔
16 رجب 12ھ	27 ستمبر 633ء	یمن سے مدینہ کی قیامی کمیٹی نے فتح شام کی خبر سے عراق سے مدینہ پہنچے۔
21 رجب 12ھ	2 اکتوبر 633ء	فتح شام میں شمولیت کے لیے یمن سے مدینہ پہنچے۔
23 رجب 12ھ	14 اکتوبر 633ء	یمن سے مدینہ پہنچے۔
24 رجب 12ھ	15 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عراق میں اہلِ کربلا کا قتل کر دیا۔
27 رجب 12ھ	18 اکتوبر 633ء	فتح شام میں شمولیت کے لیے یمن سے مدینہ پہنچے۔
7 شعبان 12ھ	17 اکتوبر 633ء	ابو عبیدہؓ نے عراق میں خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں عراق میں اہلِ کربلا کا قتل کر دیا۔
10 شعبان 12ھ	20 اکتوبر 633ء	عراق میں جنگ حیدرآباد کی لڑائی۔ ایرانیوں نے شکست کھائی۔
11 شعبان 12ھ	21 اکتوبر 633ء	عراق میں جنگ حیدرآباد کی لڑائی۔ ایرانیوں نے شکست کھائی۔
14 شعبان 12ھ	24 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ اور ابو عبیدہؓ کے ہاتھوں عراق میں اہلِ کربلا کا قتل کر دیا۔

اشارہ (مختار)

تاریخی تاریخ	میلادی تاریخ	تفصیلات
23 ذی الحجہ 12ھ	28 فروری 634ء	خالد بن ولید نے فتح کے بعد واپس حیرہ پہنچے اور ان کا لشکر فرض سے حیرہ واپس لے گیا۔
24 ذی الحجہ 12ھ	یکم مارچ 634ء	جنگ حیرہ میں (فلسطین میں) لڑائی لگی۔
26 ذی الحجہ 12ھ	3 مارچ 634ء	خلیفہ رسول ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہنچے۔
27 ذی الحجہ 12ھ	4 مارچ 634ء	شام کی تو حات کے سلسلے میں عمرو بن عاص، حجاز، کوفہ کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا۔
3 محرم 13ھ	9 مارچ 634ء	عمرو بن عاص، کوفہ کے سلسلے میں روانہ ہوئے۔
4 محرم 13ھ	10 مارچ 634ء	خالد بن ولید، کوفہ کے سلسلے میں (شام) میں نکلتے ہوئے۔
7 محرم 13ھ	13 مارچ 634ء	حیرہ واپس کی جنگ میں کامیابی کی خبر پہنچائی۔
20 محرم 13ھ	26 مارچ 634ء	خالد بن ولید، کوفہ کی شکست کی خبر پہنچائی۔
21 محرم 13ھ	27 مارچ 634ء	خلیفہ رسول ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
8 صفر 13ھ	13 اپریل 634ء	خالد بن ولید، کوفہ کے شام کی جانب روانہ ہوئے۔
19 صفر 13ھ	24 اپریل 634ء	خالد بن ولید، کوفہ کے شام کی جانب روانہ ہوئے۔
25 ربیع الاول 13ھ	30 مئی 634ء	خالد بن ولید، کوفہ کے شام کی جانب روانہ ہوئے۔
14 ربیع الاول 13ھ	14 جون 634ء	مثنیٰ بن عازب، کوفہ کے عراق کی جنگ میں شام کی جانب روانہ ہوئے۔
27 جمادی الاول 13ھ	29 جولائی 634ء	اجنادین (فلسطین) میں خالد بن ولید کو کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
7 جمادی الآخرہ 13ھ	8 اگست 634ء	خلیفہ رسول ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
11 جمادی الآخرہ 13ھ	12 اگست 634ء	مثنیٰ بن عازب، کوفہ کے عراق کی تو حات کے بارے میں خلیفہ رسول ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بات چیت کرنے کے لیے عراق سے حیرہ روانہ ہوئے۔
17 جمادی الآخرہ 13ھ	18 اگست 634ء	مرحہ صفر میں خالد بن ولید کو کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
21 جمادی الآخرہ 13ھ	22 اگست 634ء	خلیفہ رسول ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
26 جمادی الآخرہ 13ھ	27 اگست 634ء	امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو ایک خط لکھا۔
6 رجب 13ھ	5 ستمبر 634ء	ابو عبیدہ کو کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
26 رجب 13ھ	25 ستمبر 634ء	ابو عبیدہ کو کوفہ کے عراق سے شام کے لیے روانہ ہوں۔
8 شعبان 13ھ	7 اکتوبر 634ء	عراق کی جنگ عراق میں ابو عبیدہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حیرہ کے خلاف فتح حاصل کی۔
12 شعبان 13ھ	11 اکتوبر 634ء	عراق کے معرکہ سطاہ میں ابو عبیدہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حیرہ کو شکست دے دی۔
17 شعبان 13ھ	16 اکتوبر 634ء	عراق میں "بائیکاٹ" کے تمام پر ابو عبیدہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حیرہ کو شکست دی۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ شام میں فتوحات کا سلسلہ روک دیا جائے حتیٰ کہ میں

تجری تاریخ	یسوی تاریخ	تقویمات
		اپنی رائے پر نظر پائی گزراؤں۔
کیم جہاڑی الاہلی 15 ھ 11 جنوری	636ء	امیر المومنین نورالدین چنگیز کا خط الامیریدہ چغتای کو پہنچا۔
15 جمادی الاولیٰ 16 ھ 25 جنوری	636ء	مسلمانوں کی فوجیں حمص سے اٹھ کر کے بعد اور عات (جنوبی شام) میں اتریں۔
21 جمادی الآخرہ 16 ھ 30 جولائی	636ء	رومی فوجیں ذریعہ میں اتریں۔
22 جمادی الآخرہ 16 ھ 4 اگست	636ء	رومی فوجیں دریائے رقاہ اور دریائے عمان کے درمیان اتریں۔ مسلمانوں کی فوجیں پائیکس ان کے سامنے اتریں اور ان کو شکست میں لے لیا۔
5 ربیع 16 ھ 13 اگست	636ء	یرموک کا پٹھان کنعمر کر لیا گیا۔
5 ربیع 16 ھ 13 اگست	636ء	یرموک میں رومیوں کی شکست کے بعد ان کے مطرورین کا خاق قیاب کیا گیا۔
13 ربیع 16 ھ 20 اگست	636ء	یرموک کی کامیابی کی خبر، یرموک میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔
23 ربیع 16 ھ 30 اگست	636ء	کادیسیہ کی جنگ میں شرکت کے لیے شام سے عراقی لشکر کی واپسی شروع ہوئی۔
10 شعبان 16 ھ 17 ستمبر	636ء	مستمست رومی سے چٹان نڈی کرتا ہوا قادیسیہ پہنچا۔
شعبان 16 ھ 17 ستمبر	636ء	قرن انطاکیہ اور شام چھوڑ کر چلا گیا۔
13 شعبان 16 ھ 20 ستمبر	636ء	بصرہ: ایم ارمات، جنگ قادیسیہ کی پر سکون رات (رات کو جنگ نہ رہی۔)
14 شعبان 16 ھ 21 ستمبر	636ء	بصرہ: ایم ارمات۔ اس دن آدھی رات تک گھسان کی لڑائی ہوئی۔
		شام سے لوٹنے والا لشکر قادیسیہ پہنچا۔ لیکن چادور چھل اٹھا۔
16 شعبان 16 ھ 22 ستمبر	636ء	جندہ: جنگ قادیسیہ کا شہر اذان، ایم عباس اسلحے کی ہتھکڑی رات۔
16 شعبان 16 ھ 23 ستمبر	636ء	اقوار: قادیسیہ کا فیصلہ کن دن، رستم قتل ہوا اور فرار ہونے والے ایرانیوں کا خاق قیاب کیا گیا۔
18 شعبان 16 ھ 23 ستمبر	636ء	سعد بن ابی وقاص چٹان امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو قادیسیہ کے جنگ جہاز کی فوجی گاہ بھیجے ہیں۔
21 شعبان 16 ھ 26 ستمبر	636ء	سعد رضی اللہ عنہ قادیسیہ سے اسان کو روانہ ہوئے۔
کیم ذی قعدہ 16 ھ 5 دسمبر	636ء	نُزس (عراق) میں زہرہ بن ثویہ چنگیز سے تاپے میں بھسری کو شکست ہوئی اور وہ باقی بھاگ گیا۔
3 ذی قعدہ 16 ھ 7 دسمبر	636ء	نُزس کے سرداروں نے اس سے جڑ پر زہرہ سے صلہ کر لی۔
7 ذی قعدہ 16 ھ 11 دسمبر	636ء	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نُزس میں ہراول دست سے جا ملے۔
9 ذی قعدہ 16 ھ 13 دسمبر	636ء	زہرہ رضی اللہ عنہ ہراول دست کو لے کر بابل کی جانب ہوا سعد رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو لے کر ان کے پیچھے چلے۔
10 ذی قعدہ 16 ھ 14 دسمبر	636ء	سورہ: ایک جھڑپ ہوئی جس میں کثیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے چنگیز سے فرغانہ اور زری کو اور کثیر بن شیبہ سعدی رضی اللہ عنہ سے لغمان میں لڑائی کر دی۔



تاریخ	میلادی تاریخ	توضیحات
12 ذی قعدہ	15 ھ 16 دسمبر	636ء زہرہ بن عوف بن جندبہ ہر اول دے کو سلا کسور سے کوئی کی جانب بڑھے اور سعد بن جندبہ کا لشکر ان کے پیچھے روٹا تھا۔
13 ذی قعدہ	15 ھ 17 دسمبر	636ء جابر بن جعفر، عربی قبائل نے کوئی میں شہر بار۔ سے دو چاہا لائی کر کے آئے تھے کہ دیا۔
20 ذی قعدہ	15 ھ 24 دسمبر	636ء سعد بن جندبہ کوئی سے ساہا کی جانب بڑھے۔ زہرہ بن جندبہ ہر اول دے کو سلا کر ان کے آگے آگے چلے۔
28 ذی قعدہ	15 ھ یکم جنوری	637ء ساہا کے عام شہر زادے نے جڑے کی ادا جنگی مسلح کی اپیل کی۔
3 ذی الحجہ	15 ھ 6 جنوری	637ء ساہا کا تمکد، جزیرہ مرکز۔ ہاشم بن جبہ بن جندبہ نے کسری کے شہر کو فتح کر کے شاہی محافظ دے کو شکست سے دو چار کیا۔
4 ذی الحجہ	16 ھ 7 جنوری	637ء مدائن کے دو پادشہ علی علی بن ہاشم (مدائن الدہلیہ کے محاصرے کی ابتدا ہوئی۔
عشر	16 ھ مارچ	637ء سعد بن ابی وقاص قبائل نے ہاشم بن جندبہ کر لیا۔
14 عشر	16 ھ 17 مارچ	637ء دو پادے و جلد ہو کر کے مدائن کا مشرقی حصہ مدائن (اصطخانی (اصطخانی) فتح کیا گیا۔
26 عشر	16 ھ 29 مارچ	637ء مدائن کے اہل ان کسری میں جھگڑا لڑا ادا کی گئی۔
ربیع الآخر	16 ھ مئی	637ء القدر کا شہر (بیت المقدس) فتح کیا گیا اور اس کی چابیاں امیر المومنین عمر بن خطاب (انصار کے ہر کی گئیں۔
نہاد الاولیٰ	16 ھ جون	637ء سعد بن ابی وقاص بن جندبہ کی فوج کے ایک ہونہار سردار عبداللہ بن مسعود نے کسریہ (مراق) فتح کر لیا۔
		رہی بن انخل قبائل نے مصل اور بنی کے دو بن قبیلہ فتح کر لیے۔
		نصیب بن (سکری) کا شہر مصل کے (ذیل سے عبداللہ بن مسعود بن جندبہ کے حوالے کیا گیا۔
رجب	16 ھ اگست	637ء حبشہ بن عمرو بن جندبہ نے الجند اور خط العرب کے علاقے فتح کر لیے۔
یکم ذی قعدہ	16 ھ 24 نومبر	637ء جندبہ کا معرکہ لڑا گیا، ہاشم بن جبہ قبائل نے مدائن کو فتح کر کے چلے۔
	16 ھ	637ء قنصل بن عمرو نے قنصل بن عمرو بن جندبہ کے شہر فتح کیے۔
	16 ھ	637ء عمرو بن مالک بن جبہ نے قنصل بن عمرو بن جندبہ کے شہر فتح کیے۔
شوال	16 ھ اکتوبر	637ء معاویہ بن ابی سفیان (نہاد بن جندبہ) فتح کر کے چلے۔
	17 ھ	638ء کوہ قنصل بن جندبہ کی اور مدائن کے بجائے آستہ دار حکومت قرار دیا گیا۔
	17 ھ	638ء شہر العرب کے کوہ سے لشکر قنصل بن جندبہ کیا گیا۔
	17 ھ	638ء حبشہ بن عمرو بن جندبہ نے (ہواز کا علاقہ) فتح کر لیا اور امالی سید سالار ہجران مسلمانوں کی قید میں آ گیا۔
ذی الحجہ	17 ھ دسمبر	638ء عباس بن علی بن جندبہ کے باغیوں کے (جزیرہ) فتح ہوا۔
	17 ھ	638ء سبیل بن مدی بن جندبہ کے باغیوں کے (جزیرہ) فتح ہوا۔

تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
17-11-17	17-11-17	17-11-17	17-11-17
18-11-17	18-11-17	18-11-17	18-11-17
19-11-17	19-11-17	19-11-17	19-11-17
20-11-17	20-11-17	20-11-17	20-11-17
21-11-17	21-11-17	21-11-17	21-11-17
22-11-17	22-11-17	22-11-17	22-11-17
23-11-17	23-11-17	23-11-17	23-11-17
24-11-17	24-11-17	24-11-17	24-11-17
25-11-17	25-11-17	25-11-17	25-11-17
26-11-17	26-11-17	26-11-17	26-11-17
27-11-17	27-11-17	27-11-17	27-11-17
28-11-17	28-11-17	28-11-17	28-11-17
29-11-17	29-11-17	29-11-17	29-11-17
30-11-17	30-11-17	30-11-17	30-11-17
1-12-17	1-12-17	1-12-17	1-12-17
2-12-17	2-12-17	2-12-17	2-12-17
3-12-17	3-12-17	3-12-17	3-12-17
4-12-17	4-12-17	4-12-17	4-12-17
5-12-17	5-12-17	5-12-17	5-12-17
6-12-17	6-12-17	6-12-17	6-12-17
7-12-17	7-12-17	7-12-17	7-12-17
8-12-17	8-12-17	8-12-17	8-12-17
9-12-17	9-12-17	9-12-17	9-12-17
10-12-17	10-12-17	10-12-17	10-12-17
11-12-17	11-12-17	11-12-17	11-12-17
12-12-17	12-12-17	12-12-17	12-12-17
13-12-17	13-12-17	13-12-17	13-12-17
14-12-17	14-12-17	14-12-17	14-12-17
15-12-17	15-12-17	15-12-17	15-12-17
16-12-17	16-12-17	16-12-17	16-12-17
17-12-17	17-12-17	17-12-17	17-12-17
18-12-17	18-12-17	18-12-17	18-12-17
19-12-17	19-12-17	19-12-17	19-12-17
20-12-17	20-12-17	20-12-17	20-12-17
21-12-17	21-12-17	21-12-17	21-12-17
22-12-17	22-12-17	22-12-17	22-12-17
23-12-17	23-12-17	23-12-17	23-12-17
24-12-17	24-12-17	24-12-17	24-12-17
25-12-17	25-12-17	25-12-17	25-12-17
26-12-17	26-12-17	26-12-17	26-12-17
27-12-17	27-12-17	27-12-17	27-12-17
28-12-17	28-12-17	28-12-17	28-12-17
29-12-17	29-12-17	29-12-17	29-12-17
30-12-17	30-12-17	30-12-17	30-12-17
31-12-17	31-12-17	31-12-17	31-12-17

[illegible]

تہذیبی تاریخ	تہذیبی تاریخ	تہذیبی تاریخ
26 ذی الحجہ	23 اکتوبر	644ء
کرم	24 نومبر	644ء
	24	645ء
	25	646ء
	25	646ء
	27	648ء
	27	648ء
	29	649ء
	29	650ء
	32	653ء
	33	654ء
	34	655ء
ذی الحجہ	35	656ء
ربیع الاول	38	658ء
	40	661ء
3 ذی قعدہ	41	662ء
کرم شال	43	664ء
	47	667ء
	49	669ء
	52	672ء
	54	674ء
	55	675ء
رجب	59	680ء
	60	680ء

تاریخ	تاریخ	تاریخ
62ھ	681ء	مسلمانوں کی پہلی ہجرت مدینہ سے مکہ کی طرف ہوئی۔
84ھ	683ء	ہجرت کا سارا سلسلہ تیسرا دن (تیسری) کا تھا۔
69ھ	689ء	زیر بن جس کی لڑائی کے بعد مکہ میں شکست سے دوچار کیا۔
71ھ	690ء	پانچویں فوج عقیقہ (سلی) سے درہ (لیلیا) پر حملہ آور ہوئی اور زیر بن کی فوجوں سے ان سے جنگ کرتے ہوئے ہجرت کو مکہ لایا۔
79ھ	697ء	حسان بن عمران نے قرطاجہ (تونس) فتح کر لیا مگر بربری کاہنوں نے اسے پھرا لیا۔
83ھ	702ء	عطاء بن رافع نے مصر کی فتح کے ساتھ عقیقہ (سلی) پر بھاری۔
84ھ	703ء	حسان بن عمران نے قرطاجہ کو واکر کر لیا اور ان کی لڑائی میں کامیاب ہو گیا۔
86ھ	706ء	امروہ بن اسد، تیسرا اور چوتھا، میں سے تیسری کو کوثر بنیایا گیا۔
89ھ	708ء	موتی بن شمیر نے عقیقہ اور سوس ادنیٰ (مصر) فتح کر لیے۔
		موتی بن شمیر نے جزائر بلیارک پر بھاری۔
90ھ	709ء	عطاء بن رافع نے امروہ بن شمیر کے بھائی کے ساتھ عقیقہ (سلی) پر بھاری۔
92ھ	711ء	عبد اللہ بن عمرو نے امروہ بن شمیر کی جانب سے جزائر بلیارک پر دھوا کر لیا۔
92ھ	711ء	طارق بن زیاد نے تونس کی فتح کے لیے عقیقہ سے مندرجہ سوار کرتے ہوئے اتین (تونس) روانہ ہوئے۔
28 رمضان	711ء	طارق بن زیاد نے "اولیٰ یکہ" کے معرکے میں راڈوک (تاریخ) کے خلاف فتح پائی۔ اس کے بعد طارق بن زیاد نے طلیطلہ (Toledo) تک کے علاقے فتح کر لیے۔
93ھ	712ء	موتی بن شمیر نے عقیقہ کے ساتھ حملہ طارق بن عمرو سے اور عید شہادت کے راتے ایشیلیہ پر چڑھائی کی اور اسے فتح کر لیا۔
84ھ	713ء	موتی بن شمیر نے واردکنہ کے علاقے فتح کر لیے۔
94ھ	713ء	مروہ (مراکوش) شہر نے امان کا طالب ہو کر موتی بن شمیر کے آگے بھاڑ ڈال دیے۔
102ھ	720ء	موتی بن شمیر نے عقیقہ (سلی) پر بھاری۔
103ھ	720ء	موتی بن شمیر نے سارا بلیارک پر دھوا کر لیا۔
104ھ	721ء	امروہ بن شمیر نے سارا بلیارک پر دھوا کر لیا۔

412

تاریخی تاریخ	میلادی تاریخ	تفصیلات
232ھ	846ء	فضل بن یحییٰ نے صفیہ میں لہجہ کا شعر سن کر فرمایا۔
232ھ	846ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
234ھ	848ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
235ھ	849ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
238ھ	852ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
238ھ	852ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
243ھ	858ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
247ھ	861ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
248ھ	862ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
252ھ	866ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
256ھ	869ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
266ھ	879ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
288ھ	900ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
289ھ	902ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
289ھ	902ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
289ھ	902ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
290ھ	902ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
291ھ	904ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
298ھ	910ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
312ھ	924ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
316ھ	928ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔
360ھ	961ء	امویہ خاندان کے شاعر نے فرمایا۔

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	قوت مامت
16 محرم	350ء 7 مارچ	961ء تختہ روم مستحکب کرینف کے اسلامی شہر دمشق (کا ٹیپا) پر قابض ہو گیا۔
	354ء	965ء بازنطینیوں نے قبرص پر قبضہ کر لیا۔
	372ء	982ء فوجی مصلحہ کے شہر میلایہ (Milazo) پر قابض ہو گئے۔
ربیع الاول	406ء ستمبر	1015ء داعیہ (اٹلی) اور مشرقی ہزار کے امیر ابو بکیش نے کالیڈی اور سارا جینا کے دیگر قلعے فتح کر لیے، نیز وہ آئی کے مغربی ساحل پر میلہ آہر ہو کر لوٹی پر قابض ہو گیا، اور چچا اور ۱۶۲۰ کے قلعوں پر یٹھارگی۔
	461ء	1088ء اٹلی کا دارن نجران راجہ مصلحہ کے علاقے ہرہنت پر قابض ہو گیا۔
	484ء	1098ء راجہ نے مصلحہ میں مسلمانوں کے آخری قلعہ قصر یازہ پر قبضہ کر لیا۔

#### سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	قوت مامت
617ء	1220ء	چنگیز خان کے دو چہ سالہ اردو بی نوین اور سوجانی نوین نے ترکستان (سلطنت خوارزم) کا 3۰۰ روزہ ڈالا۔
629ء	1233ء	عثمانیوں کا چہا سہ سالہ سلطان فوت ہوا۔
II	II	ارطغرل اسپہ سالہ سلطان کی چہہ سردار ہوا۔
680ء	1281ء	ارطغرل نے وفات پائی اور اس کی جگہ اس کا بیٹا عثمان سرور ہوا۔
701ء	1301ء	عثمان نے آتھن حصار ہینچہ میہ (ازمیت) اور بی شہر فتح کر لیے۔
7۵4ء	1304ء	عثمان نے اسپہ مصلحہ کے علاقے کو خود مختار مملکت قرار دے کر "بادشاہ" کا لقب اختیار کیا۔
نمایہ اولیٰ	727ء اپریل	۱326ء اور خان بن عثمان نے برسرہ (بروسہ) شہر فتح کر لیا۔
	727ء	۱326ء اور خان فوت ہو گیا۔
	758ء	۱358ء اور خان نے ریکا داغیل ہو کر کے چہہ میں قدم رکھا۔
	758ء	۱358ء سلطان بن اور عثمان نے قلمہ ترمپ (Tzype) اور میل چلی فتح کیے۔
	761ء	۱360ء اور خان بن عثمان نے وفات پائی اور اس کا بیٹا مراد سکران ہوا۔
	763ء	۱382ء اور (تھریس) کا شہر فتح ہوا۔
	772ء	۱370ء سلطان مراد قوت مامت حاصل کرتا ہوا اور نے ڈینیوب تک چلا گیا۔
	775ء	۱373ء مراد مقدونیہ و بلغاریہ (کروشی) ، تاسزہ ، بیلہ اور استیپ کے علاقوں پر قابض ہو گیا۔



ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	قومات
785ھ	1383ء	صوفیہ (پٹناریہ) کا شہر فتح ہوا۔
788ھ	1386ء	نیش (سربیا) کا جنگی اہمیت کا شہر ٹائٹل کے ہاتھ لگا۔
798ھ	1387ء	سلاویکا (چھان) فتح ہوا۔
790ھ	1388ء	نگو پلس (پٹناریہ) کی جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔
791ھ	1389ء	کودو کے محل کے میں سلطان مراد اول نے فتح حاصل کی، بعد ازاں جام شہادت لڑائی کیا۔
		ذہابہ افتخار پانچ پیدہ اول کے ہاتھ میں آئی۔
23 ذی قعدہ 798ھ	1396ء	نگو پلس میں ٹائٹل کے یورپی اتحاد کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
805ھ	1402ء	جنگ انکورو میں امیر تیمور نے پانچ پیدہ اول (خدرم) کو شکست دے کر قیدی بنا لیا۔
810ھ	1413ء	محمد اول نے دور اخطار کے بعد سلطنت کی جاودہ شہادت کوئی۔
818ھ	1415ء	مرائے پست (مراچیو) کا شہر فتح ہوا۔
818ھ	1415ء	ازسیر (مطربی ترکی) کا شہر فتح ہوا۔
819ھ	1416ء	آسٹریا کا علاقہ سٹیریا (Styria) فتح ہوا۔
824ھ	1421ء	محمد اول نے وفات پائی اور مراد چہٹی نے ذہابہ افتخار سنبھالی۔
833ھ	1430ء	سلاویکا دوبارہ فتح ہوا۔
14 ذی الحجہ 843ھ	1439ء	سربیا کا شہر سندرہ (ہوانس ایڈر) فتح ہوا۔
تہارک لادوئی 848ھ	1444ء	سلطان مراد چہٹی اپنے بیٹے محمد چہٹی کے حق میں حکومت کے منصب سے دستبردار ہوا۔
848ھ	1444ء	یورپ نے سلطنت عثمانیہ کے ماتھے کے لیے اتحاد قائم کر لیا۔
شعبان 848ھ	1444ء	سلطان مراد چہٹی نے دوبارہ حکومت سنبھالی اور یورپی اتحاد کو شکست سے دو چار کیا۔
12-10 ذی قعدہ 852ھ	1448ء	مراد چہٹی نے کوبو میں یورپی اتحاد کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
855ھ	1451ء	سلطان مراد چہٹی نے وفات پائی اور اس کا فرزند محمد چہٹی تخت حکومت پر برآمد ہوا۔
برادک 857ھ	1453ء	محمد کاچ نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا۔
270 ہمدانی اہولی 857ھ	1453ء	قسطنطنیہ فتح ہوا اور اس کا نام اسلامبول (استنبول) رکھا گیا۔
865ھ	1460ء	سوائے بلغراد کے سربیا کے تمام علاقے فتح ہو گئے۔
865ھ	1460ء	ایجنٹر (بیوجان) فتح ہوا۔
867ھ	1462ء	سلطنت اقلان (دراچین) فتح ہوئی۔

ہجری تاریخ	مسیحی تاریخ	قیمات
868ھ	1463ء	یوسن (ایسٹ) اور ہرسک (ہرزگووینا) فتح ہوئے۔
868ھ اپریل	1463ء	ہنگری کا علاقہ فتح ہوا۔
872ھ	1467ء	طرابلس اور اماسزس (Amasra)، صوبہ اورترابزون کے علاقے فتح ہوئے۔
872ھ	1467ء	جوزا اور میٹیل (تھیراکا) تھین کے جزائر فتح ہوئے۔
875ھ	1470ء	ریاست وینس کے متعلقہ علاقے جزیرہ کرسوڑسکی (سالی) اور آئینیکا فتح ہوئے۔
880ھ	1475ء	تھیراکا اسو کے کنارے واقع کھنڈر کرسیا کی بندرگاہ فتح ہوئی۔
880ھ	1475ء	جزیرہ سیم اور جزیرہ ساقو سلطنت عثمانیہ کے زیرِ تسلط آئے۔
884ھ	1479ء	ریاست چرکس میں دریائے کوبان کا دلت فتح ہوا۔
884ھ دسمبر	1479ء	ریاست وینس نے سلطنت عثمانیہ کے ساتھ صلح کے معاہدے پر دستخط کیے جس کے نتیجے میں سلطنت وینس، ارگوس اور المانیہ سے دستبردار ہو گئی سوائے بعض مقامات کے۔
884ھ	1479ء	ریاست کرسیا کے علاقے آبارا اور باطیم فتح ہو کر حکومت عثمانی میں شامل ہوئے۔
885ھ 17-19 اپریل	1481ء	سلطان محمد فاتح نے وفات پائی۔
888ھ 23 ربیع الاول	1481ء 22 مئی	پاپہ چوتھی نے زمانہ اقامت اربابھتہ میں لی۔
889ھ مئی	1484ء	پاپہ یوہان (لادوا) کی طرف منتقل ہوئے۔
889ھ 15 جولائی	1484ء	قلعہ کسلی فتح ہو گیا۔
889ھ 26 دسمبر	1484ء 19 اگست	قلعہ آکرمان فتح ہوا اور عثمانیوں کو دریائے انیوب اور ڈینپر کے دہانوں پر کنٹرول حاصل ہوا۔
898ھ 27 ذی قعدہ	1493ء 9 ستمبر	سلطنت عثمانیہ فتح ہوا۔
898ھ	1493ء	کرڈشیا فتح ہوا۔
918ھ اپریل	1512ء	سلطان سلیم اول تخت حکومت پر رونق افروز ہوا۔
920ھ اگست	1514ء	چالدران کے محاصرے میں عثمانیوں نے مملوکوں کے خلاف کامیابی حاصل کی اور تہریر کے شہر میں داخل ہو گئے۔
922ھ 24 اگست	1516ء	مرحق ایلچی (شام) میں عثمانیوں نے ممالیک کے حاکم علی شامیائی حاصل کی اور مملوک سلطان قعود غوری کی قتل ہوا۔
922ھ 22 جنوری	1517ء	میرا ایس میں عثمانیوں نے ممالیک کی فوج کو شکست دی۔
923ھ 13 اپریل	1517ء	قازو کے باب زویلہ پر آخری محاصرہ سلطان عثمانی نے کچھائی دی گئی اور مصر عثمانی حکومت کے زیرِ تسلط آ گیا۔
923ھ 16 بنیادی الاخرہ	1517ء 6 جولائی	امیر کبریا کا قتل کے بعد محمد اول کی لڑکھ، عینہ اور کھدی کی چایاں سلطان سلیم کے حوالے کی گئیں اور تاج

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	تو حات
		سلطنت عجمیہ کا صدر بن گیا۔
23 شعبان 923ھ	10 ستمبر 1517ء	سلطان سلیم اول مصر سے اسلامبول چلا گیا۔
9 شوال 926ھ	22 ستمبر 1520ء	سلطان سلیم اول نے ولایت چالی اور اس کا بیٹا سلیمان قانونی طائف بنے۔
927ھ	1521ء	ہنگری (سرینا) فتح ہوا۔
928ھ	1522ء	ہنگری کے علاقے ساجا، رملاکا اور زمین (Zemlin) فتح ہوئے۔
20 ذی قعدہ 932ھ	28 اگست 1526ء	موباکس (Mohacs) کے معرکے میں عثمانیوں نے ہنگری کی فوج کے خلاف کامیابی حاصل کی اور ریاست ہنگری سلطنت عجمیہ کے زیرِ نگین آ گئی۔
941ھ	1534ء	پولس فتح ہو کر عثمانی حکومت میں شامل ہوا۔
944ھ	1537ء	خیرالدین پارسوسا نے چائس بیگم کی زیرِ قیادت ہزار ہیکڑ پر پانچویں لکڑی جڑے کو گھست دی اور جزیرہ کریمٹ پر چٹا کر کے۔
945ھ	1536ء	عثمانیوں نے پرماتھیا (پرماتھ) کے صدر کی معرکے میں پورنی نظموں کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
948ھ	1541ء	ہوڈاشہ (ہنگری) فتح ہوا۔
20 جمادی الثانی 950ھ	22 اگست 1543ء	خیرالدین پارسوسا نے ہارنیز (فرانس) کی بندرگاہ اور ستاد (سلی) کے ساحلوں پر چٹا کر کے۔
960ھ	1552ء	قادیسیووار (رومانیہ) سقوط ہوا۔
23 ربیع الثانی 974ھ	7 ستمبر 1566ء	سلطان سلیم ثانی قانونی نے 48 برس کی عمر کوئی کے بعد وفات پائی۔
15 جمادی الثانی 974ھ	30 ستمبر 1566ء	سلطان سلیم ثانی نے اقتدار سنبھالا۔
27 محرم 974ھ	1566ء	عثمانی جزائر قبرص کی بندرگاہ لیماسول میں داخل ہوا۔
6 محرم 978ھ	1570ء	عثمانی حاکم ابن لارنکا (نیزا) کی قبر میں بندرگاہ میں آترے۔
8 ربیع الثانی 978ھ	1570ء	قبرص کا شہر سرینا فتح ہوا۔
28 ذی الحجہ 978ھ	24 مئی 1570ء	نقوسا (کوشیا) فتح ہوا۔
10 ربیع الثانی 978ھ	1571ء	عثمانی لشکر باکو میں داخل ہوا اور خان کریم پاشا 15 ہزار قیدیوں کے ساتھ ہاسکوسے لوٹا۔
10 ربیع الثانی 978ھ	1571ء	بانوسا (اکوستا) فتح ہوا۔
10 ربیع الثانی 979ھ	1571ء	قبرص کی فتح کی تکمیل ہو گئی۔
985ھ	1577ء	آخری ریاست ہولڈ (ناہیریا) نے عثمانی حکومت کی اچھی اختیار کرنے کا اعلان کیا۔
999ھ	1590ء	کیلیا اور ناگونا (ہنڈا) کے مابین واقع مہاسا عثمانیوں کے زیرِ اقتدار آیا۔

## دُعا

یہ عادی یہ تیرے پراسرار بندے  
 دوہم ان کی شوکر سے صحرا و دریا  
 وہ عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو  
 شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن  
 کیا تو نے صحرا نشینوں کو پکا  
 طلب جس کی مدیوں سے تھی زندگی کو  
 کشادہ در دل سمجھتے ہیں اس کو  
 دل مرد مومن میں پھر زندہ کر دے  
 جنہیں تو نے بھٹا ہے ذوقِ ندائی  
 سمٹ کر پہاڑ ان کی بییت سے رائی  
 عجب چیز ہے لذتِ آشنائی!  
 نہ مالِ نبیرت، نہ کشورِ کشائی!  
 خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں!  
 وہ سوز اس نے پایا انہیں سے جگہ میں!  
 ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں  
 وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لا تذر میں

عوہم کو سینوں میں بیدار کر دے

نگاہِ مسلمان کو تلواریں کر دے!

(ترجمہ)



■ باب اول مسلم شخصیات و مشاہیر (فارسی خاک)  
■ باب دوم غیر مسلم شخصیات و مشاہیر (فارسی خاک)



■ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ  
■ رافع بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ  
■ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
■ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ  
■ عقیقہ بن نافع رضی اللہ عنہ  
■ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ  
■ محمد بن قاسم ثقفی رضی اللہ عنہ

■ یزدگرد سوم  
■ رستم بن فرخزاد  
■ ہرمزان  
■ الیثو عیاب جزائی  
■ ہرقل اول  
■ مقوقس



## حصہ ششم باب اول

مسلم شخصیات و مشاہیر (تذریفی خاک)

### خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شہرہ آفاق اور انتہائی معروف سپہ سالار اسلام ہیں، بلکہ یہ کہنا ہے جا نہ ہوگا کہ وہ باہموم فتوحات کے سب سے زیادہ شہرت یافتہ سپہ سالار ہیں۔ ان کی یہ شہرت اور ناموری ان کا رہائے نمایاں کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اپنی فطری اور نہایت متنازعہ خصوصیات کی بدولت انجام دیے۔ یہاں ہم ان کی اگلی خصوصیات پر روشنی ڈالیں گے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چھوٹے بڑے کل میں معرکوں میں شرکت کی۔ ان میں دو و چالیس اور اسلام میں لڑے گئے معرکے، اہل ارتداد کے خلاف لڑی گئی جنگیں اور عراق و شام کی فتوحات شامل ہیں۔ اس تمام عرصے میں آپ کسی معرکے میں پیچھے نہیں رہے۔

جنگی صلاحیتیں

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک بہادر سپاہی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نمایاں ترین سپہ سالار تھے۔ وہ فطرت سے ہی بہادری، جفاکشی اور عقیدے کے کپے تھے۔ اپنے رب پر، اپنے آپ پر، اپنے کام پر، اپنی فوج اور اپنے ہمراہوں پر بہت اعتماد رکھتے تھے۔ اپنے ساتھیوں پر فخر کرتے تھے اور ان کی صلاحیتوں سے باخبر رہتے۔



قیامت ان کی متاعِ گمشدہ تھی۔ جہاں بھی موجود ہوتے، اس کے سب سے زیادہ حقدار رہی ہوتے۔ اور جب زمام قیامت ان کو سونپی جاتی تو پہلے تر اختیارا استعمال کرتے۔ اس کے سبب انہیں بڑی دشکانت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اسی طرح جب وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کوئی ذمہ داری سونپتے تو اسے بھی پہلے تر اختیارا دیتے تھے۔ نون ترب پر ان کی نظر بہت گہری تھی۔ وہ ہاکے ڈچن، ہوشیار اور زورمجم تھے۔

جنگ کے دوران میں ان کی نقل و حرکت اور کارروائی کی رفتار بہت تیز ہوتی اور وہ مواقع سے بہت فائدہ اٹھاتے۔ مشہور ارادے کے حامل، نہایت سہلے پاک اور اپنی سہلے پاک میں کامیاب تھے۔ اپنے دشمنوں پر بہت بھاری تھے۔ خوش قسمت اور مبارک آدمی تھے۔ وہ اپنی جسمانی صلاحیتوں کے مالک اور اپنے زمانے کے تمام اچھے لوگوں کے استعمال کی مکمل قدرت رکھتے تھے۔ جدت پسند اور بیدار مغز، جنگی منصوبہ ساز اور نہایت ہمتور تھے۔

خالد بن ولیدؓ کو اپنے اعصاب پر بے پناہ قابو تھا۔ کامیابی انھیں تکبر میں مبتلا نہ کرتی تھی اور نازک حالات ان کو پریشان نہ کرتے تھے۔ وہ فوری طور پر ایسے فیصلے کن اقدامات کرنے پر قادر تھے کہ آج جب ماہرین جنگ ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو صدیوں بعد بھی تاریخ ان کی حکمت عملی کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ اپنے اہلِ آب کو پکارتے اور ان کی جوتوں میں گئے رہتے تھے۔ وہ فوری طور پر اقدامی مزاح رکھتے تھے۔ میدان جنگ میں یکا یک دشمن پر حملہ آور ہو کر ایسی شہنشاہی پیدا کرتے کہ وہ تعداد میں برتری کے باوجود حواس باختہ ہو کر مقابلے کی صلاحیت کو گود بنا اور بالکل بے بس ہو کر رہ جاتا تھا۔ انھیں میدان میں لڑائی جنگ کی اہمیت کا بھی مکمل ادراک تھا۔ فوج کی افرادی قوت بٹا کر رکھنے میں انھیں کمال حاصل تھا۔ ان کی طبیعت میں حد وچر استعمال تھا۔ وہ جنگ کو با ضرورت قبول نہ دیتے۔ ان پر بھی اس جانب سے حملے نہیں ہوا چنانچہ انھیں سٹلے کا گمان نہ ہوتا۔ وہ چست اور چاقی چوبند تھے۔ ان کے جسم میں بے مثال ٹپک تھی اور اعضا نہایت متناسب تھے۔ انسانی معاملات میں بھی ان کی صلاحیتیں میدان جنگ ہی کے نام نہر بہت نمایاں تھیں۔ انہی خصوصیات کی بنا پر مسلمانوں کو یہ بات پہنچتی کہ خالد بن ولیدؓ ان کی قیادت کریں۔

خالد بن ولیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو خزیمہ سے تھا۔ قریش کے دفاعی و جنگی معاملات اسی قبیلے کے سپرد تھے۔ ان کے والد ولید بن مغیرہ کا شمار قریش کے دانشمندانہ سرداروں میں ہوتا تھا۔ دورِ جاہلیت میں خالد بن ولیدؓ نہ ہونے کے باعث کسی خاص چیز سے وابستہ نہ تھے، چنانچہ وہ گھڑ سواری اور ہتھیاروں کی مشق کی طرف مائل ہو گئے۔

خالد بن ولیدؓ نے غزوہ بدر میں شرکت نہیں کی، البتہ غزوہ احد میں وہ قریشی گھڑ سواریوں سے کما حقہ ملے۔ اس غزوے کے پہلے دور میں مسلمانوں کے حیرانغازہ دستے نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ خالد نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کی پشت خالی ہے تو وہ اپنا دست لے کر گھومتے اور پہاڑ پر چڑھ کر پیچھے سے حملہ کر رہا۔ یکا یک میدان جنگ کا پانسا پلٹا اور قریش کی گھنٹ ایک طرح کی جج میں بدل گئی۔

غزوہ احد پہلا معرکہ تھا جس میں خالد بن ولیدؓ نے شرکت کی اور عمر بھر کے لیے یہ سبق حاصل کیا کہ "جنگ میں فتح و شکست کا تمام اثر اھمداً غریباً مانج پر ہے نہ کہ ذریعہائی مراحل پر۔" انھوں نے سیکھا کہ اگر جنگ میں کوئی مصیبت آن پڑے تو اسے ان مراحل ہی کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے اپنی شجاعت کو قائم رکھا جائے۔ مذاہنہ فکر درست رہے، نفسیاتی طور پر انسان کے اعصاب پر سکون رہیں اور ذہن میں کسی قسم کا پھپھائی سمجھان پیدا نہ ہونے دیا جائے۔



کوہ احد (بہارِ حرم)

جب جنگ کا میدان گرم ہو جاتا ہے اور اس کا بعد فوٹا سے فوڈر دیتی طور پر دونوں طرف کی صفوں میں ایک قسم کا اقتدار اور غلط واقع ہو جاتا ہے۔ خالد بن ولید ہمیشہ فوجت کے اسی لئے کی فوج میں رہتے اور موقع ملنے ہی دشمن پر کسی تردد کے بغیر کاری ضرب لگاتے اور اس لئے کامیاب رہا فائدہ اٹھاتے تھے۔

یہاں تا مارا مشورع بنت "فوجات اسلامی" ہے، لہذا ہم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سیرت کے صرف دو امور پر فوج دیں گے:

① ان جنگوں کا مختصر تعارف جن میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے راولپنڈی میں دلی۔

② وہ نصیبات جن کی بدولت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان جنگوں میں ممتاز رہے۔

اعد کے معرکہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پایا اور ایک خاص طرح فکر پایا جو بعد کے تمام معرکوں میں بھی کارفرما رہا، چنانچہ مسلمانوں نے یہاں معرکہ اعد میں خالد کی وجہ سے نقصان اٹھایا، وہاں اس معرکہ سے خالد نے وہ تجربات بھی حاصل کیے جن کی بنیاد پر انھوں نے اورنگی جنگوں اور دیگر فوجات میں مسلمانوں کو کئی گنا فائدہ پہنچایا۔

مشرکین کے دوں بادوں

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ 627ھ میں مشرکین کے عہد غزوہ احزاب میں شریک ہوئے۔ جب حملہ آور قبائل ملت مروی میں خندق کے پار کچھ عرصہ بس گئے تھے، یہ تو پہلی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس غزوے میں خالد کو مشن کے جنگی وقت بسر کرنے اور بعد کے دنوں میں بھی۔ انھوں نے ان میں سے بیشتر کابلی مشن میں پایا جن میں عمرو بن عاص، مہاجر بن خطاب، عمر بن الخطاب، ابوہشام بن عتبہ، عثمان بن امیہ اور سہیل بن عمرو وغیرہ شامل ہیں۔ بعض سے ان کی ملاقات اپنے دشمنوں کی صفوں میں ہوئی جن میں عتبہ بن خویلد اور بنو اسد کے لوگ شامل ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ 628ھ میں خالد قریش کے گھڑ سوار دستے کے کمانڈر ہیں اور حدیبیہ کے دن نبی ﷺ اور مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا رہے ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر سکتے ہیں

اس سے اگلے سال 629ھ میں جب عمرہ فضا ادا کیا گیا، خالد بن ولید غائب تھے اور ان کے بھائی ولید بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو مسلمان ہو چکے تھے، ان کے لیے مکہ میں ایک خط چھوڑا جس میں انھیں اسلام کی دعوت دی۔ انھوں نے خط پڑھا تو اسلام کے لیے سیدہ کشفہ ہو گیا۔ انھوں نے مکہ کو تیر پاؤ کیا اور وہاں سے ہجرت کر گئے۔

سفر ہجرت کے دوران میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی عثمان بن صفیہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: "ہم اس لومڑی طرح ہیں جس پر ڈول بھر پائی والا جائے تو وہ (اپنی خود سے) بھاگ نکلے گا۔" ان کی مراد یہ تھی کہ مکہ میں مسلمانوں نے قریش کا حاصر کیا اور ان پر دائرہ حیات لگ کر دیا، چنانچہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے، ہر صورت میں ملحق ہو جائیں۔ سو ان کا حال اس لومڑی کے مانند تھا جو کسی مل میں گھسور ہو اور اس پر پانی ڈالا جائے تو وہ پھر نکل آئے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو بات اس وقت اپنی فراموش سے کہی تھی، اس کا اور ایک قریش کے سرداروں کو نہ ہوسکا لیکن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے صورت حال ٹھیک ٹھیک بھانپ لی تھی اور اس کا تذکرہ انھوں نے اپنے شریک سفر سے کیا۔



## جنگ مؤمنین میں شرکت

خالد بن ولیدؓ 629ء میں اسلام لائے۔ اسی سال مؤمنین کا معرکہ کربلا کیا۔ خالد بھی اس میں شریک ہوئے۔ یہ معرکہ گویا ان کے لیے ایک طرح کا امتحان تھا کہ آیا ان کا دل مکمل طور پر اسلام کے تابع ہو گیا نہیں۔ لشکر کی قیادت رسول اللہ ﷺ کے آؤ کر وہ تمام زمیندار چاہا، کو سوچی گئی اور نہ کہ وہ اپنی زمین اپنی مائیں نہ کہ کو خرید گیا تھا۔ ”خبر سے نا سب سے سوز پر جمنا اللہ بن رواحہؓ کو بلا کر لیا۔ خالد بن ولیدؓ کو اس معرکے میں کوئی منصب نہ ملا اور وہ ایک عام سپاہی کی حیثیت سے اس میں شریک ہوئے۔ دوران جنگ میں چار سو سپہ سالار کے بعد دیکھ کر سے شہید ہو گئے تو نہایت باپس کن حالات میں مسلمانوں نے خالد بن ولیدؓ کو اپنا قائد منتخب کیا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کے پاس صرف ایک راستہ تھا کہ وہ جنگ



کربلا (کربلا) میں خروہ مؤمنین کے شہداء کی یادگار جس کے چھپے سپہ سالار بن ابی طالب نظر آ رہی ہے۔  
یادگار پر عرق و شہداء کے نام: زمین کن عارِ شہر، حضرت بن ابی طالب، عبداللہ بن رواحہ، مسعود بن ابی موسیٰ، وہب بن سعد،  
عباد بن نضیر، الحارث بن اعین، سراقہ بن عمرو، ابی کعب بن عمرو، جابر بن عمرو، عاصم بن سعد، عمرو بن سعد، عثمان

سے ہاتھ کھینچ کر واپس ہو جائیں لیکن یہ بھی آسمان نہ تھا، بالآخر خالد بن ولیدؓ کو لڑا جے ہوئے صحیح سلامت میدان جنگ سے نکال کر لے آئے اور مسلمان ایک بڑے نقصان سے بچ گئے۔

فتح مکہ میں شرکت

10 رمضان 8 ھ 11 دھلی جنوری 630ء کو مسلمان فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے اور خالد بن ولیدؓ اس دستے کی کمان کر رہے تھے جو مکہ کے جنوب میں لیا کی جانب سے خیر میں داخل ہوا۔ اسی طرح انھوں نے نبی ﷺ کی ہمراہی میں تین اور غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا لڑنے کی باتیں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرماتے تھے:

[يَعْتَمِدُ عَلَيَّ وَأَخُو الْعَتَبَةِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَتَسِيْفُ حَنْ شَيْفِيفِ اللَّهِ سَلَّةٌ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ]

”خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ اور اچھے خاندان کا ہے، اللہ کی تمناؤں میں سے ایک تمنا ہے جو اس نے کافروں اور منافقوں پر سونپی ہے۔“ (مسند احمد 8/1)

اس کے بعد خالد ”سیف اللہ“ کے لقب سے معروف ہو گئے۔ نبی ﷺ کے وفات پائے 11 ھ 632ء میں اترند او کی آگ بھڑک اٹھی، چنانچہ مرتدین کی سرکوبی کے لیے لڑی گئی جنگوں کے ہیرو خالد بن ولیدؓ ہی ہیں جنہوں نے اترند او کے مضبوط ترین بازوؤں کو سدا، جویم اور بنو حنیظہ کو کاٹ ڈالا۔

فتح عراق میں شرکت

پھر خالدؓ کو عراق کے جنوب سے جرہمک کے علاقوں کو فتح کرنے کی مہم سونپی گئی اور ان کے مقابلے میں عیاض بن غنمؓ کا بیڑہ رادری ڈالی گئی کہ وہ شمال میں سخت سے شرق ہوں اور جرہمک کے علاقے فتح کر سکتے ہوں۔ اور یہ طے ہوا کہ ان دونوں میں سے جہ سالار پہلے جرہ پہنچ جائے وہ اگلے مرحلے، یعنی فتح مدائن کے لیے دوسرے کا کار ہوگا۔

چنانچہ خالدؓ نے چند ہر محروکوں میں فتح حاصل کی جبکہ عیاض بن غنمؓ کو سڑک کے آٹا زہی میں دودھ ابھنے ل کے پاس پھیر گئے اور خالد سے حد طلب کی۔ خالد عراق سے ان کی جانب روانہ ہوئے، معاذ جہ کیا اور عیاض کو ان کے لشکر سیت اپنی فوج میں شامل کر لیا۔

فتح شام میں شرکت

بعد ازاں فتح شام کی جنگی کارروائیوں میں خالدؓ کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ علیہؓ رسول ابو بکر صدیقؓ نے جہلائے انیس حکم دیا کہ وہ اپنا نصف لشکر لے کر عراق سے شام کی جانب روانہ ہوں۔ خالدؓ نے نہایت تیز رفتاری سے سمرائے ہارہ کو جمال سے پار کیا اور ہر کی الطام پکچھے گئے، پھر انھوں نے ابو بکر صدیقؓ کی وفات تک شام کی جنگوں کی کمان کی۔

امیر المومنین عمر فاروقؓ نے زام خلافت سنبھالی تو انھوں نے خالدؓ کو معزول کر دیا۔ معزولی کے اسباب کے متعلق ہم اپنی کتاب ”مدائن کی طرف پلٹنا“ میں بحث کر چکے ہیں۔

نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
وَسَبَقَ مَنْ سَبَّوهُ اللَّهُ سَلَهُ عَزَّوَجَلَّ  
عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ

حصن کی قدیم مسجد خالد بن ولید



خالد بن ولیدؓ کے معرکے

اب ہم ان معرکوں کا شمار یہ پیش کرتے ہیں جن میں خالد بن ولیدؓ نے شجاعت کے جوہر دکھائے:

معرکہ	تاریخ
غزوہ کاہل	شوال 3ھ / مارچ 625ء
غزوہ خندق یا اتراب	شوال 5ھ / مارچ 627ء
جنگ موتہ	ربیع الثانی 8ھ / اگست 629ء
جنگ مکہ	رمضان 8ھ / دسمبر 629ء
غزوہ حنین / غزوہ حانف	شوال 8ھ / دسمبر 629ء
جنگ یداعہ <sup>1</sup>	11ھ / 632ء
جنگ اہل المہاسل	حرم 12ھ / مارچ 633ء
جنگ ہمار	کیمبر 12ھ / اپریل 633ء
جنگ ولجہ	22 صفر 12ھ / 8 مئی 633ء
جنگ اہنس	25 صفر 12ھ / 11 مئی 633ء
جنگ ہقیقہ	28 صفر 12ھ / 14 مئی 633ء
جنگ مفر	ربیع الثانی 12ھ / 12 مئی 633ء
جنگ بصرہ	ربیع الثانی 12ھ / 12 مئی 633ء
جنگ ہمار	4 رجب 12ھ / 15 ستمبر 633ء
جنگ میں افر	11 رجب 12ھ / 23 ستمبر 633ء
جنگ ذرمہ و بصرہ	24 رجب 12ھ / 4 اکتوبر 633ء
جنگ مہضیح	19 شعبان 12ھ / 29 اکتوبر 633ء
جنگ کئیں	23 شعبان 12ھ / 2 نومبر 633ء
جنگ زکلی اور ضاب	23 شعبان 12ھ / 2 نومبر 633ء
جنگ قریش	15 ذی قعدہ 12ھ / 21 دسمبر 634ء

1۔ بڑا اہل: ہوا میں یا غصے کا پیشہ تھا۔ یہاں ہم نے مدعی بنے ہوئے بن نوید احمدی نے شکست کھائی۔ بعد میں اس نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

معرکہ	تاریخ
مرج اصفر میں جنگ دھان	19 صفر 13ھ / 25 اپریل 634ء
فتح اصرعی	26 ربیع الاول 13ھ / 29 مئی 634ء
جنگ اچادین	27 جمادی الاول 13ھ / 29 جولائی 634ء
جنگ مرج اصفر	17 جمادی الثانی 13ھ / 18 اگست 634ء
جنگ تلخ وینان	28 ذی قعدہ 13ھ / 23 دسمبر 635ء
فتح دمشق	15 ربیع الاول 14ھ / 3 دسمبر 635ء
فتح طابک	25 ربیع الاول 15ھ / 5 مئی 636ء
فتح حصص	21 ربیع الآخر 15ھ / 21 جون 636ء
جنگ یرموک	6 ربیع الاول 16ھ / 13 اگست 636ء



سید خالد بن الولید (کوالا لپور) جو ملائیشیا میں اس بے مثال سید المرسلینؐ کی عبادت سے

### رافع بن عمرہ طائی رضی اللہ عنہ

یہ راستوں کے رہبر تھے۔ ان کی نسبت یہی ہے۔ ان کی قوم کی آبادیاں نجد میں "قل" یا "جا" کے کواخ میں ریکٹان کے قریب واقع تھیں۔ رافع دور جاہلیت میں چور تھے۔ وہ اونٹوں کو چروا کر صحرائے نجد کی جانب بائک لے جاتے جہاں بائی کی عدم موجودگی کی وجہ سے اونٹوں کے مالک ان کا قاتل نہ کرتے لیکن یہ وہاں پہلے سے شہر مرثع کے اطراف میں پائی چھپا کر انہیں ریت میں دبا آتے تھے۔

اس عظیم صحرا کے راستوں سے وہ سب سے زیادہ واقف تھے۔ رافع پہلے یہودی تھے اور ان کا نام سرخس تھا، پھر اسلام لے آئے۔ وہ سرینہ ذات السلاسل میں حرکت کے لیے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلے۔ کیا وہ میں ابو بکر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔ ابو بکر محمد بن علی رضی اللہ عنہ اپنے بزرگ پر ساتے اور پیسنے کو اپنا لباس دیتے تھے۔

رافع رضی اللہ عنہ جنگوں میں راستوں کے رہبر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت ستریکے حتی کہ راستوں کو انہی طرح پہچان کر یا کر لیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ذہن ذہل مشہور تھا، یہی وہ ذہن وہ ستر کی منتظیں کھیلنے پر قادر ہوئے، اور یہ بھی کہ ان میں ستروں کا قہن کرنے اور مسافروں کا امداد و گانے کی تیرس موجود تھی۔

فوجیات میں رافع رضی اللہ عنہ کے مشہور کارنامے

حرم 12ھ 633ء مارچ 633ء میں رافع رضی اللہ عنہ فاتح سہل فیر تک۔ یہ سال را خدا بن ولید رضی اللہ عنہ کے رہبر تھے جنہیں فتح عراق کی فساداری موی کی تھی۔ پھر ان کا ذکر اس وقت ملتا ہے جب خالد نے دس ہزار مسلمانوں کے گلو میں صحرائے ناوہ عبور کرنا چاہا۔ چنانچہ انہوں نے رہبروں کو بلوایا اور خبر سے نکلن اکثر اور وہاں سے دوسرے گورانیہ ہوئے اور جنگ زمین پر سر کر کے ہوئے قراقرز چاہیے، پھر پوچھا: "کوئی ایسا راستہ ہے کہ میں وہی لشکروں



کے عقب سے نکل جاؤں کیونکہ میں ان کے سامنے سے نکلا تو وہ مجھے مسلمانوں کی مدد سے روک دیں گے؟" اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں یہ کہہ کر علاقے میں رہیوں کی کچھ باتیں منع تھیں اور شام کو راستہ وہاں سے گزر کر جاتا تھا۔

سب نے کہا: "میں صرف ایک راستہ کا علم ہے جہاں سے لشکروں کا گزرہ ممکن نہیں اور اگرچہ سے یکجہت صرف ایک سو اکرز رکھتا ہے، لہذا مسلمانوں کو بلا کثرت میں مت ڈالیں گے۔" کسی نے اس راستہ کو اختیار کرنے کی حمایت نہ کی، البتہ رافع بن خیمہ و جندبہ نے ڈرتے ڈرتے کہا: "گھوڑوں اور سامان کے ساتھ آپ اس راستے پر گزر سکتے ہیں کہیں گے۔ اللہ کی قسم! اس راستے سے تو آکر سوار بھی خوف کھاتا ہے اور فریب خوردہ ہی اسے اختیار کرتا ہے۔ یہ پانچ بلا کثرت خیز راتوں کا سفر ہے جن میں پیٹنے کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہوتا۔" خالد بن ولید نے اسرار کیا تو رافع جندبہ نے کہا: "اگر کیا ہی ہے تو بہت سا پانی جمع کر لیں اور برقعیں اپنی موٹائی کو انہوں تک پانی سے بھر سکتا ہے بھر لے کیونکہ یہ بلا توں کا راستہ ہے۔ ہاں، مگر جس سے اللہ بچا لے۔" پھر رافع جندبہ نے نہیں مولے تازے حادثہ منگوائے اور انہیں پانی سے دور رکھ کر شہر یہ پاس دلائی، پھر انہیں خوب پانی پلا یا اور ان کے ہونٹ کاٹ کر ان کے مونہوں کو باندھ دیا کہ چکالی نہ کریں اور پانی ان کے معدوں میں محفوظ رہے۔ پھر وہ جہاں گئے پانچ ڈالے گھوڑوں کو پانی پلانے کے لیے ان میں سے چار حادثہ ذبح کر دیے، البتہ چارہ بن خود وہ پانی پیٹے جو انہوں نے ساتھ لے کر رکھا تھا۔ چارہ بن کا مہینہ تھا۔

پانچویں دن جب رافع آشوب چشم میں مبتلا تھے اور مسلمان دہشت زدہ تھے کہ وہ راستہ کھو بیٹھے ہیں، رافع جندبہ نے غوج درخت کی بنائیں دھڑکیں جیسے وہ بطور نکتہ یاد رکھے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے وہاں سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔

رافع نے خالد جندبہ سے کہا: واللہ! انے امیر! تمیں برس ہوئے ہیں اور میں ابھی لڑکا تھا جب میں نے اپنے باپ کے ساتھ یہاں پانی پیا تھا۔" اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ان کی عمر گھٹک چالیس برس تھی۔

پھر رافع ان کو لے کر سوئی سے تدر اور وہاں سے غوطہ دشن اور پھر بھڑی پہنچے۔ پھر وہ بھڑی تک کی مسافت انہوں نے صرف 18 دنوں میں طے کی اور وہ ان کا طریقہ دن میں کرتے رہے۔

علاوہ انہیں بھڑی میں خالد جندبہ کے لشکر کے پیسہ کی کمان رافع جندبہ کے ہاتھ میں تھی۔ وہ آخری عمر میں اپنی قوم کے سردار ہوئے۔ ان سے طاری بنی شہاب اور حمی نے حدیث روایت کی ہے۔ رافع بن خیمہ و جندبہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب جندبہ کی خلافت کے آخری ایام (643ء تا 644ء) میں فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر تقریباً پچاس برس تھی۔



### مثنیٰ بن حارث شیبانی رحمہ اللہ

عرب کے قبائل جگہ کے لیے کہہ جاتے تو نبی کریم ﷺ ان کے سامنے اسلام پیش کرے۔ مثنیٰ بن حارث اور ان کی بیوی سلمیٰ بنت صخر بھی جو شیبان کے ایک قافلے میں مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے چار آیات تلاوت کیں:

﴿قُلْ نَعَادُوا اللَّهَ مَعَكُمْ لَا شَرِكَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ وَحْدَهُ الْقَوَّيْمُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ﴾  
﴿لَا تَقْفُ أَكُنَّ بِمَنْ وَرَاءَهُمْ وَبِأَنفُسِنَا يُحْشَرُونَ﴾  
﴿وَلَا تَقْفُ أَكُنَّ بِمَنْ وَرَاءَهُمْ وَبِأَنفُسِنَا يُحْشَرُونَ﴾  
﴿وَلَا تَقْفُ أَكُنَّ بِمَنْ وَرَاءَهُمْ وَبِأَنفُسِنَا يُحْشَرُونَ﴾

”کہہ دیجیے، آؤ میں بڑھ کر سناں ہوں جو کچھ تمھارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اپنی اولاد کو تمھاری کے ذریعے نیک نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں، اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہر یا چھپے ہوئے ہوں۔“ (الأنعام: 151:6)

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ﴾

”بے شک اللہ عدل اور احسان اور قربت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برے کام اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔“ (فصل: 90:16)

مثنیٰ نے کہا: ”میں نے آپ کی بات سنی اور پسند کی اور آپ نے جو حکام یا احادیث بھی مجھے اچھا لگا۔ لیکن بات یہ ہے کہ ساری باتیں تم سے پہلے لیا جے کہ ہم کوئی تحریک چاہیں گے تو کسی تحریک چلانے والے کو پتہ دیں گے۔ اور شاید یہ معاملہ جس کی آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں بھی معاملات میں سے ہے جنہیں بادشاہ یا پادشاہ کرتے ہیں، تاہم اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی مدد کریں اور اپنے ہاں کے عربوں سے آپ کی مخالفت کریں تو ہم ایسا کرنے کو تیار ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ مِنَ النَّسَبِ، إِنَّهُنَّ لَا يَحِلُّ لهنَّ شَيْءٌ حَتَّىٰ يَخْرُجْنَ مِنْ بَيْتِهِنَّ بِإِذْنِ أَهْلِيهِنَّ﴾

”تم نے سنی، صاف صاف کہہ کر، انہیں کیا، یا بشر اللہ کے دین کو وہی قائم کرے گا جو مکمل طور پر اس کو سمجھ لے۔“  
(معرفت الصحابة لابی نعیم: 274/15 - 24/15: 24/15)





اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی نے اس ملاقات میں اسلام قبول نہ کیا، البتہ بعد میں وہ اسلام لے آئے تھے۔ اور یہ بھی چاہتا ہے کہ منشی جٹو کا گفتگو کا سلیقہ جانتے تھے، حکمت و دانائی اور اچھے اخلاق بھی تو ہوں۔ سے آراستہ تھے اس کے ساتھ ساتھ وعدے کی پاسداری کا شعور بھی رکھتے تھے، چنانچہ انھوں نے کسریٰ کے ساتھ کیلے ہوئے عہد کو توڑا درست نہ سمجھا۔

بوشیان، قبیلا رہید کے ایک خاندان بونکر بن دہل بن کاہل کی شاخ ہیں۔ اور منشی کا نسب نامہ یوں ہے:

”منشی، بن حارث بن سہم بن خندہ بن سہم بن ذیل بن شیمان بن علیہ۔“

رہید کی آبادیاں فتح کے کناروں پر الجزائرہ اور عراق سے بحرین تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ آبادیاں شیروں اور بشتوں کی فٹلیں میں تھیں بلکہ وہ لوگ خانہ بدوش تھے جو غنیموں اور شایانوں میں رہتے تھے۔

منشی جٹو نے چاراد بھائیوں بونکھ بن دہل اور بونکھ کے ساتھ اپنے قبیلے کے جنگی ماحول میں پرورش پائی۔ وہ سخاوت، گھڑ سواری میں مہارت، سچائی، خوشنودی اور بھلائی کی سب سے پناہ خواہیوں کی بدولت اپنی قوم کے سردار بنے۔ جنگی فوج پر ان کی گہری نظر تھی۔ انھوں نے عراق کے مختلف علاقوں پر یلغار کی اور ان میں ایرانیوں سے لڑائی کی بہت بھی موجود تھی۔

مؤرخ ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہے: ”اسلام آیا اور عرب میں بوشیان سے بڑھ کر کوئی گھراؤ معزز، ہمسایوں کے لیے محفوظ اور زیادہ اتحادیوں والا نہ تھا۔“ (۱۵: ۱۷۱، ص ۴۸۲)

منشی بن حارث جٹو نسب مرتبین کے لقب میں خاندانی ملاقاتوں میں داخل ہو گئے اور ان کی خیریں، خلیفہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچیں تو انھوں نے پوچھا: ”یہ کون ہے جس کے احوال و واقعات اُس کے نسب کی بچکان سے پہلے ہم تک پہنچ رہے ہیں؟“

بونکھ کے دادا تیس بن عامر، جٹو، جو چالیت میں بوشیان کے حریف تھے، دربار خلافت میں حاضر تھے، وہ بولے: ”یہ آدمی گناہ نہیں۔ اس کا حسب نسب مجھوں سے نہ اس کا خاندان گھٹیا ہے۔ یہ منشی بن حارث شیمانی ہے۔“

پھر منشی جٹو نے پوچھا: ”یہ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ انھیں اپنی قوم کا امیر بنا دیا جائے تاکہ وہ اپنے ہاں کے امیرانوں سے لڑائی کریں اور مسلمانوں کو اس طرف سے بے فکر کر دیں۔“

خلیفہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ درخواست قبول کی، چنانچہ انھوں نے اپنی ذمہ داری خوب سمجھائی، پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: ”میں نے خالد بن ولید کو امارت سونپی ہے، اب تو تم اُس کے ساتھ ہو جاؤ۔“

منشی جٹو اس وقت کوہ کے اطراف میں تھے اور ان کے ہمراہ چار بھائی گھڑ گھا، چنانچہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج میں شامل ہو گئے اور لشکر کی تعداد اٹھارہ چار ہو گئی۔ خالد کے ہراول دستے کی کمان منشی کے ہاتھ میں تھی۔ وہ خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذات السلاسل، مدارہ، بلی، دلتس اور مقرر کے معرکوں اور فتح الاول ۱۵ھ، ۱۳ھ، ۱۴ھ، ۱۵ھ، ۱۶ھ، ۱۷ھ، ۱۸ھ، ۱۹ھ، ۲۰ھ، ۲۱ھ، ۲۲ھ، ۲۳ھ، ۲۴ھ، ۲۵ھ، ۲۶ھ، ۲۷ھ، ۲۸ھ، ۲۹ھ، ۳۰ھ، ۳۱ھ، ۳۲ھ، ۳۳ھ، ۳۴ھ، ۳۵ھ، ۳۶ھ، ۳۷ھ، ۳۸ھ، ۳۹ھ، ۴۰ھ، ۴۱ھ، ۴۲ھ، ۴۳ھ، ۴۴ھ، ۴۵ھ، ۴۶ھ، ۴۷ھ، ۴۸ھ، ۴۹ھ، ۵۰ھ، ۵۱ھ، ۵۲ھ، ۵۳ھ، ۵۴ھ، ۵۵ھ، ۵۶ھ، ۵۷ھ، ۵۸ھ، ۵۹ھ، ۶۰ھ، ۶۱ھ، ۶۲ھ، ۶۳ھ، ۶۴ھ، ۶۵ھ، ۶۶ھ، ۶۷ھ، ۶۸ھ، ۶۹ھ، ۷۰ھ، ۷۱ھ، ۷۲ھ، ۷۳ھ، ۷۴ھ، ۷۵ھ، ۷۶ھ، ۷۷ھ، ۷۸ھ، ۷۹ھ، ۸۰ھ، ۸۱ھ، ۸۲ھ، ۸۳ھ، ۸۴ھ، ۸۵ھ، ۸۶ھ، ۸۷ھ، ۸۸ھ، ۸۹ھ، ۹۰ھ، ۹۱ھ، ۹۲ھ، ۹۳ھ، ۹۴ھ، ۹۵ھ، ۹۶ھ، ۹۷ھ، ۹۸ھ، ۹۹ھ، ۱۰۰ھ، ۱۰۱ھ، ۱۰۲ھ، ۱۰۳ھ، ۱۰۴ھ، ۱۰۵ھ، ۱۰۶ھ، ۱۰۷ھ، ۱۰۸ھ، ۱۰۹ھ، ۱۱۰ھ، ۱۱۱ھ، ۱۱۲ھ، ۱۱۳ھ، ۱۱۴ھ، ۱۱۵ھ، ۱۱۶ھ، ۱۱۷ھ، ۱۱۸ھ، ۱۱۹ھ، ۱۲۰ھ، ۱۲۱ھ، ۱۲۲ھ، ۱۲۳ھ، ۱۲۴ھ، ۱۲۵ھ، ۱۲۶ھ، ۱۲۷ھ، ۱۲۸ھ، ۱۲۹ھ، ۱۳۰ھ، ۱۳۱ھ، ۱۳۲ھ، ۱۳۳ھ، ۱۳۴ھ، ۱۳۵ھ، ۱۳۶ھ، ۱۳۷ھ، ۱۳۸ھ، ۱۳۹ھ، ۱۴۰ھ، ۱۴۱ھ، ۱۴۲ھ، ۱۴۳ھ، ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ، ۱۴۶ھ، ۱۴۷ھ، ۱۴۸ھ، ۱۴۹ھ، ۱۵۰ھ، ۱۵۱ھ، ۱۵۲ھ، ۱۵۳ھ، ۱۵۴ھ، ۱۵۵ھ، ۱۵۶ھ، ۱۵۷ھ، ۱۵۸ھ، ۱۵۹ھ، ۱۶۰ھ، ۱۶۱ھ، ۱۶۲ھ، ۱۶۳ھ، ۱۶۴ھ، ۱۶۵ھ، ۱۶۶ھ، ۱۶۷ھ، ۱۶۸ھ، ۱۶۹ھ، ۱۷۰ھ، ۱۷۱ھ، ۱۷۲ھ، ۱۷۳ھ، ۱۷۴ھ، ۱۷۵ھ، ۱۷۶ھ، ۱۷۷ھ، ۱۷۸ھ، ۱۷۹ھ، ۱۸۰ھ، ۱۸۱ھ، ۱۸۲ھ، ۱۸۳ھ، ۱۸۴ھ، ۱۸۵ھ، ۱۸۶ھ، ۱۸۷ھ، ۱۸۸ھ، ۱۸۹ھ، ۱۹۰ھ، ۱۹۱ھ، ۱۹۲ھ، ۱۹۳ھ، ۱۹۴ھ، ۱۹۵ھ، ۱۹۶ھ، ۱۹۷ھ، ۱۹۸ھ، ۱۹۹ھ، ۲۰۰ھ، ۲۰۱ھ، ۲۰۲ھ، ۲۰۳ھ، ۲۰۴ھ، ۲۰۵ھ، ۲۰۶ھ، ۲۰۷ھ، ۲۰۸ھ، ۲۰۹ھ، ۲۱۰ھ، ۲۱۱ھ، ۲۱۲ھ، ۲۱۳ھ، ۲۱۴ھ، ۲۱۵ھ، ۲۱۶ھ، ۲۱۷ھ، ۲۱۸ھ، ۲۱۹ھ، ۲۲۰ھ، ۲۲۱ھ، ۲۲۲ھ، ۲۲۳ھ، ۲۲۴ھ، ۲۲۵ھ، ۲۲۶ھ، ۲۲۷ھ، ۲۲۸ھ، ۲۲۹ھ، ۲۳۰ھ، ۲۳۱ھ، ۲۳۲ھ، ۲۳۳ھ، ۲۳۴ھ، ۲۳۵ھ، ۲۳۶ھ، ۲۳۷ھ، ۲۳۸ھ، ۲۳۹ھ، ۲۴۰ھ، ۲۴۱ھ، ۲۴۲ھ، ۲۴۳ھ، ۲۴۴ھ، ۲۴۵ھ، ۲۴۶ھ، ۲۴۷ھ، ۲۴۸ھ، ۲۴۹ھ، ۲۵۰ھ، ۲۵۱ھ، ۲۵۲ھ، ۲۵۳ھ، ۲۵۴ھ، ۲۵۵ھ، ۲۵۶ھ، ۲۵۷ھ، ۲۵۸ھ، ۲۵۹ھ، ۲۶۰ھ، ۲۶۱ھ، ۲۶۲ھ، ۲۶۳ھ، ۲۶۴ھ، ۲۶۵ھ، ۲۶۶ھ، ۲۶۷ھ، ۲۶۸ھ، ۲۶۹ھ، ۲۷۰ھ، ۲۷۱ھ، ۲۷۲ھ، ۲۷۳ھ، ۲۷۴ھ، ۲۷۵ھ، ۲۷۶ھ، ۲۷۷ھ، ۲۷۸ھ، ۲۷۹ھ، ۲۸۰ھ، ۲۸۱ھ، ۲۸۲ھ، ۲۸۳ھ، ۲۸۴ھ، ۲۸۵ھ، ۲۸۶ھ، ۲۸۷ھ، ۲۸۸ھ، ۲۸۹ھ، ۲۹۰ھ، ۲۹۱ھ، ۲۹۲ھ، ۲۹۳ھ، ۲۹۴ھ، ۲۹۵ھ، ۲۹۶ھ، ۲۹۷ھ، ۲۹۸ھ، ۲۹۹ھ، ۳۰۰ھ، ۳۰۱ھ، ۳۰۲ھ، ۳۰۳ھ، ۳۰۴ھ، ۳۰۵ھ، ۳۰۶ھ، ۳۰۷ھ، ۳۰۸ھ، ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ، ۳۱۱ھ، ۳۱۲ھ، ۳۱۳ھ، ۳۱۴ھ، ۳۱۵ھ، ۳۱۶ھ، ۳۱۷ھ، ۳۱۸ھ، ۳۱۹ھ، ۳۲۰ھ، ۳۲۱ھ، ۳۲۲ھ، ۳۲۳ھ، ۳۲۴ھ، ۳۲۵ھ، ۳۲۶ھ، ۳۲۷ھ، ۳۲۸ھ، ۳۲۹ھ، ۳۳۰ھ، ۳۳۱ھ، ۳۳۲ھ، ۳۳۳ھ، ۳۳۴ھ، ۳۳۵ھ، ۳۳۶ھ، ۳۳۷ھ، ۳۳۸ھ، ۳۳۹ھ، ۳۴۰ھ، ۳۴۱ھ، ۳۴۲ھ، ۳۴۳ھ، ۳۴۴ھ، ۳۴۵ھ، ۳۴۶ھ، ۳۴۷ھ، ۳۴۸ھ، ۳۴۹ھ، ۳۵۰ھ، ۳۵۱ھ، ۳۵۲ھ، ۳۵۳ھ، ۳۵۴ھ، ۳۵۵ھ، ۳۵۶ھ، ۳۵۷ھ، ۳۵۸ھ، ۳۵۹ھ، ۳۶۰ھ، ۳۶۱ھ، ۳۶۲ھ، ۳۶۳ھ، ۳۶۴ھ، ۳۶۵ھ، ۳۶۶ھ، ۳۶۷ھ، ۳۶۸ھ، ۳۶۹ھ، ۳۷۰ھ، ۳۷۱ھ، ۳۷۲ھ، ۳۷۳ھ، ۳۷۴ھ، ۳۷۵ھ، ۳۷۶ھ، ۳۷۷ھ، ۳۷۸ھ، ۳۷۹ھ، ۳۸۰ھ، ۳۸۱ھ، ۳۸۲ھ، ۳۸۳ھ، ۳۸۴ھ، ۳۸۵ھ، ۳۸۶ھ، ۳۸۷ھ، ۳۸۸ھ، ۳۸۹ھ، ۳۹۰ھ، ۳۹۱ھ، ۳۹۲ھ، ۳۹۳ھ، ۳۹۴ھ، ۳۹۵ھ، ۳۹۶ھ، ۳۹۷ھ، ۳۹۸ھ، ۳۹۹ھ، ۴۰۰ھ، ۴۰۱ھ، ۴۰۲ھ، ۴۰۳ھ، ۴۰۴ھ، ۴۰۵ھ، ۴۰۶ھ، ۴۰۷ھ، ۴۰۸ھ، ۴۰۹ھ، ۴۱۰ھ، ۴۱۱ھ، ۴۱۲ھ، ۴۱۳ھ، ۴۱۴ھ، ۴۱۵ھ، ۴۱۶ھ، ۴۱۷ھ، ۴۱۸ھ، ۴۱۹ھ، ۴۲۰ھ، ۴۲۱ھ، ۴۲۲ھ، ۴۲۳ھ، ۴۲۴ھ، ۴۲۵ھ، ۴۲۶ھ، ۴۲۷ھ، ۴۲۸ھ، ۴۲۹ھ، ۴۳۰ھ، ۴۳۱ھ، ۴۳۲ھ، ۴۳۳ھ، ۴۳۴ھ، ۴۳۵ھ، ۴۳۶ھ، ۴۳۷ھ، ۴۳۸ھ، ۴۳۹ھ، ۴۴۰ھ، ۴۴۱ھ، ۴۴۲ھ، ۴۴۳ھ، ۴۴۴ھ، ۴۴۵ھ، ۴۴۶ھ، ۴۴۷ھ، ۴۴۸ھ، ۴۴۹ھ، ۴۵۰ھ، ۴۵۱ھ، ۴۵۲ھ، ۴۵۳ھ، ۴۵۴ھ، ۴۵۵ھ، ۴۵۶ھ، ۴۵۷ھ، ۴۵۸ھ، ۴۵۹ھ، ۴۶۰ھ، ۴۶۱ھ، ۴۶۲ھ، ۴۶۳ھ، ۴۶۴ھ، ۴۶۵ھ، ۴۶۶ھ، ۴۶۷ھ، ۴۶۸ھ، ۴۶۹ھ، ۴۷۰ھ، ۴۷۱ھ، ۴۷۲ھ، ۴۷۳ھ، ۴۷۴ھ، ۴۷۵ھ، ۴۷۶ھ، ۴۷۷ھ، ۴۷۸ھ، ۴۷۹ھ، ۴۸۰ھ، ۴۸۱ھ، ۴۸۲ھ، ۴۸۳ھ، ۴۸۴ھ، ۴۸۵ھ، ۴۸۶ھ، ۴۸۷ھ، ۴۸۸ھ، ۴۸۹ھ، ۴۹۰ھ، ۴۹۱ھ، ۴۹۲ھ، ۴۹۳ھ، ۴۹۴ھ، ۴۹۵ھ، ۴۹۶ھ، ۴۹۷ھ، ۴۹۸ھ، ۴۹۹ھ، ۵۰۰ھ، ۵۰۱ھ، ۵۰۲ھ، ۵۰۳ھ، ۵۰۴ھ، ۵۰۵ھ، ۵۰۶ھ، ۵۰۷ھ، ۵۰۸ھ، ۵۰۹ھ، ۵۱۰ھ، ۵۱۱ھ، ۵۱۲ھ، ۵۱۳ھ، ۵۱۴ھ، ۵۱۵ھ، ۵۱۶ھ، ۵۱۷ھ، ۵۱۸ھ، ۵۱۹ھ، ۵۲۰ھ، ۵۲۱ھ، ۵۲۲ھ، ۵۲۳ھ، ۵۲۴ھ، ۵۲۵ھ، ۵۲۶ھ، ۵۲۷ھ، ۵۲۸ھ، ۵۲۹ھ، ۵۳۰ھ، ۵۳۱ھ، ۵۳۲ھ، ۵۳۳ھ، ۵۳۴ھ، ۵۳۵ھ، ۵۳۶ھ، ۵۳۷ھ، ۵۳۸ھ، ۵۳۹ھ، ۵۴۰ھ، ۵۴۱ھ، ۵۴۲ھ، ۵۴۳ھ، ۵۴۴ھ، ۵۴۵ھ، ۵۴۶ھ، ۵۴۷ھ، ۵۴۸ھ، ۵۴۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۵۱ھ، ۵۵۲ھ، ۵۵۳ھ، ۵۵۴ھ، ۵۵۵ھ، ۵۵۶ھ، ۵۵۷ھ، ۵۵۸ھ، ۵۵۹ھ، ۵۶۰ھ، ۵۶۱ھ، ۵۶۲ھ، ۵۶۳ھ، ۵۶۴ھ، ۵۶۵ھ، ۵۶۶ھ، ۵۶۷ھ، ۵۶۸ھ، ۵۶۹ھ، ۵۷۰ھ، ۵۷۱ھ، ۵۷۲ھ، ۵۷۳ھ، ۵۷۴ھ، ۵۷۵ھ، ۵۷۶ھ، ۵۷۷ھ، ۵۷۸ھ، ۵۷۹ھ، ۵۸۰ھ، ۵۸۱ھ، ۵۸۲ھ، ۵۸۳ھ، ۵۸۴ھ، ۵۸۵ھ، ۵۸۶ھ، ۵۸۷ھ، ۵۸۸ھ، ۵۸۹ھ، ۵۹۰ھ، ۵۹۱ھ، ۵۹۲ھ، ۵۹۳ھ، ۵۹۴ھ، ۵۹۵ھ، ۵۹۶ھ، ۵۹۷ھ، ۵۹۸ھ، ۵۹۹ھ، ۶۰۰ھ، ۶۰۱ھ، ۶۰۲ھ، ۶۰۳ھ، ۶۰۴ھ، ۶۰۵ھ، ۶۰۶ھ، ۶۰۷ھ، ۶۰۸ھ، ۶۰۹ھ، ۶۱۰ھ، ۶۱۱ھ، ۶۱۲ھ، ۶۱۳ھ، ۶۱۴ھ، ۶۱۵ھ، ۶۱۶ھ، ۶۱۷ھ، ۶۱۸ھ، ۶۱۹ھ، ۶۲۰ھ، ۶۲۱ھ، ۶۲۲ھ، ۶۲۳ھ، ۶۲۴ھ، ۶۲۵ھ، ۶۲۶ھ، ۶۲۷ھ، ۶۲۸ھ، ۶۲۹ھ، ۶۳۰ھ، ۶۳۱ھ، ۶۳۲ھ، ۶۳۳ھ، ۶۳۴ھ، ۶۳۵ھ، ۶۳۶ھ، ۶۳۷ھ، ۶۳۸ھ، ۶۳۹ھ، ۶۴۰ھ، ۶۴۱ھ، ۶۴۲ھ، ۶۴۳ھ، ۶۴۴ھ، ۶۴۵ھ، ۶۴۶ھ، ۶۴۷ھ، ۶۴۸ھ، ۶۴۹ھ، ۶۵۰ھ، ۶۵۱ھ، ۶۵۲ھ، ۶۵۳ھ، ۶۵۴ھ، ۶۵۵ھ، ۶۵۶ھ، ۶۵۷ھ، ۶۵۸ھ، ۶۵۹ھ، ۶۶۰ھ، ۶۶۱ھ، ۶۶۲ھ، ۶۶۳ھ، ۶۶۴ھ، ۶۶۵ھ، ۶۶۶ھ، ۶۶۷ھ، ۶۶۸ھ، ۶۶۹ھ، ۶۷۰ھ، ۶۷۱ھ، ۶۷۲ھ، ۶۷۳ھ، ۶۷۴ھ، ۶۷۵ھ، ۶۷۶ھ، ۶۷۷ھ، ۶۷۸ھ، ۶۷۹ھ، ۶۸۰ھ، ۶۸۱ھ، ۶۸۲ھ، ۶۸۳ھ، ۶۸۴ھ، ۶۸۵ھ، ۶۸۶ھ، ۶۸۷ھ، ۶۸۸ھ، ۶۸۹ھ، ۶۹۰ھ، ۶۹۱ھ، ۶۹۲ھ، ۶۹۳ھ، ۶۹۴ھ، ۶۹۵ھ، ۶۹۶ھ، ۶۹۷ھ، ۶۹۸ھ، ۶۹۹ھ، ۷۰۰ھ، ۷۰۱ھ، ۷۰۲ھ، ۷۰۳ھ، ۷۰۴ھ، ۷۰۵ھ، ۷۰۶ھ، ۷۰۷ھ، ۷۰۸ھ، ۷۰۹ھ، ۷۱۰ھ، ۷۱۱ھ، ۷۱۲ھ، ۷۱۳ھ، ۷۱۴ھ، ۷۱۵ھ، ۷۱۶ھ، ۷۱۷ھ، ۷۱۸ھ، ۷۱۹ھ، ۷۲۰ھ، ۷۲۱ھ، ۷۲۲ھ، ۷۲۳ھ، ۷۲۴ھ، ۷۲۵ھ، ۷۲۶ھ، ۷۲۷ھ، ۷۲۸ھ، ۷۲۹ھ، ۷۳۰ھ، ۷۳۱ھ، ۷۳۲ھ، ۷۳۳ھ، ۷۳۴ھ، ۷۳۵ھ، ۷۳۶ھ، ۷۳۷ھ، ۷۳۸ھ، ۷۳۹ھ، ۷۴۰ھ، ۷۴۱ھ، ۷۴۲ھ، ۷۴۳ھ، ۷۴۴ھ، ۷۴۵ھ، ۷۴۶ھ، ۷۴۷ھ، ۷۴۸ھ، ۷۴۹ھ، ۷۵۰ھ، ۷۵۱ھ، ۷۵۲ھ، ۷۵۳ھ، ۷۵۴ھ، ۷۵۵ھ، ۷۵۶ھ، ۷۵۷ھ، ۷۵۸ھ، ۷۵۹ھ، ۷۶۰ھ، ۷۶۱ھ، ۷۶۲ھ، ۷۶۳ھ، ۷۶۴ھ، ۷۶۵ھ، ۷۶۶ھ، ۷۶۷ھ، ۷۶۸ھ، ۷۶۹ھ، ۷۷۰ھ، ۷۷۱ھ، ۷۷۲ھ، ۷۷۳ھ، ۷۷۴ھ، ۷۷۵ھ، ۷۷۶ھ، ۷۷۷ھ، ۷۷۸ھ، ۷۷۹ھ، ۷۸۰ھ، ۷۸۱ھ، ۷۸۲ھ، ۷۸۳ھ، ۷۸۴ھ، ۷۸۵ھ، ۷۸۶ھ، ۷۸۷ھ، ۷۸۸ھ، ۷۸۹ھ، ۷۹۰ھ، ۷۹۱ھ، ۷۹۲ھ، ۷۹۳ھ، ۷۹۴ھ، ۷۹۵ھ، ۷۹۶ھ، ۷۹۷ھ، ۷۹۸ھ، ۷۹۹ھ، ۸۰۰ھ، ۸۰۱ھ، ۸۰۲ھ، ۸۰۳ھ، ۸۰۴ھ، ۸۰۵ھ، ۸۰۶ھ، ۸۰۷ھ، ۸۰۸ھ، ۸۰۹ھ، ۸۱۰ھ، ۸۱۱ھ، ۸۱۲ھ، ۸۱۳ھ، ۸۱۴ھ، ۸۱۵ھ، ۸۱۶ھ، ۸۱۷ھ، ۸۱۸ھ، ۸۱۹ھ، ۸۲۰ھ، ۸۲۱ھ، ۸۲۲ھ، ۸۲۳ھ، ۸۲۴ھ، ۸۲۵ھ، ۸۲۶ھ، ۸۲۷ھ، ۸۲۸ھ، ۸۲۹ھ، ۸۳۰ھ، ۸۳۱ھ، ۸۳۲ھ، ۸۳۳ھ، ۸۳۴ھ، ۸۳۵ھ، ۸۳۶ھ، ۸۳۷ھ، ۸۳۸ھ، ۸۳۹ھ، ۸۴۰ھ، ۸۴۱ھ، ۸۴۲ھ، ۸۴۳ھ، ۸۴۴ھ، ۸۴۵ھ، ۸۴۶ھ، ۸۴۷ھ، ۸۴۸ھ، ۸۴۹ھ، ۸۵۰ھ، ۸۵۱ھ، ۸۵۲ھ، ۸۵۳ھ، ۸۵۴ھ، ۸۵۵ھ، ۸۵۶ھ، ۸۵۷ھ، ۸۵۸ھ، ۸۵۹ھ، ۸۶۰ھ، ۸۶۱ھ، ۸۶۲ھ، ۸۶۳ھ، ۸۶۴ھ، ۸۶۵ھ، ۸۶۶ھ، ۸۶۷ھ، ۸۶۸ھ، ۸۶۹ھ، ۸۷۰ھ، ۸۷۱ھ، ۸۷۲ھ، ۸۷۳ھ، ۸۷۴ھ، ۸۷۵ھ، ۸۷۶ھ، ۸۷۷ھ، ۸۷۸ھ، ۸۷۹ھ، ۸۸۰ھ، ۸۸۱ھ، ۸۸۲ھ، ۸۸۳ھ، ۸۸۴ھ، ۸۸۵ھ، ۸۸۶ھ، ۸۸۷ھ، ۸۸۸ھ، ۸۸۹ھ، ۸۹۰ھ، ۸۹۱ھ، ۸۹۲ھ، ۸۹۳ھ، ۸۹۴ھ، ۸۹۵ھ، ۸۹۶ھ، ۸۹۷ھ، ۸۹۸ھ، ۸۹۹ھ، ۹۰۰ھ، ۹۰۱ھ، ۹۰۲ھ، ۹۰۳ھ، ۹۰۴ھ، ۹۰۵ھ، ۹۰۶ھ، ۹۰۷ھ، ۹۰۸ھ، ۹۰۹ھ، ۹۱۰ھ، ۹۱۱ھ، ۹۱۲ھ، ۹۱۳ھ، ۹۱۴ھ، ۹۱۵ھ، ۹۱۶ھ، ۹۱۷ھ، ۹۱۸ھ، ۹۱۹ھ، ۹۲۰ھ، ۹۲۱ھ، ۹۲۲ھ، ۹۲۳ھ، ۹۲۴ھ، ۹۲۵ھ، ۹۲۶ھ، ۹۲۷ھ، ۹۲۸ھ، ۹۲۹ھ، ۹۳۰ھ، ۹۳۱ھ، ۹۳۲ھ، ۹۳۳ھ، ۹۳۴ھ، ۹۳۵ھ، ۹۳۶ھ، ۹۳۷ھ، ۹۳۸ھ، ۹۳۹ھ، ۹۴۰ھ، ۹۴۱ھ، ۹۴۲ھ، ۹۴۳ھ، ۹۴۴ھ، ۹۴۵ھ، ۹۴۶ھ، ۹۴۷ھ، ۹۴۸ھ، ۹۴۹ھ، ۹۵۰ھ، ۹۵۱ھ، ۹۵۲ھ، ۹۵۳ھ، ۹۵۴ھ، ۹۵۵ھ، ۹۵۶ھ، ۹۵۷ھ، ۹۵۸ھ، ۹۵۹ھ، ۹۶۰ھ، ۹۶۱ھ، ۹۶۲ھ، ۹۶۳ھ، ۹۶۴ھ، ۹۶۵ھ، ۹۶۶ھ، ۹۶۷ھ، ۹۶۸ھ، ۹۶۹ھ، ۹۷۰ھ، ۹۷۱ھ، ۹۷۲ھ، ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ، ۹۷۶ھ، ۹۷۷ھ، ۹۷۸ھ، ۹۷۹ھ، ۹۸۰ھ، ۹۸۱ھ، ۹۸۲ھ، ۹۸۳ھ، ۹۸۴ھ، ۹۸۵ھ، ۹۸۶ھ، ۹۸۷ھ، ۹۸۸ھ، ۹۸۹ھ، ۹۹۰ھ، ۹۹۱ھ، ۹۹۲ھ، ۹۹۳ھ، ۹۹۴ھ، ۹۹۵ھ، ۹۹۶ھ، ۹۹۷ھ، ۹۹۸ھ، ۹۹۹ھ، ۱۰۰۰ھ، ۱۰۰۱ھ، ۱۰۰۲ھ، ۱۰۰۳ھ، ۱۰۰۴ھ، ۱۰۰۵ھ، ۱۰۰۶ھ، ۱۰۰۷ھ، ۱۰۰۸ھ، ۱۰۰۹ھ، ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۱ھ، ۱۰۱۲ھ، ۱۰۱۳ھ، ۱۰۱۴ھ، ۱۰۱۵ھ، ۱۰۱۶ھ، ۱۰۱۷ھ، ۱۰۱۸ھ، ۱۰۱۹ھ، ۱۰۲۰ھ، ۱۰۲۱ھ، ۱۰۲۲ھ، ۱۰۲۳ھ، ۱۰۲۴ھ، ۱۰۲۵ھ، ۱۰۲۶ھ، ۱۰۲۷ھ، ۱۰۲۸ھ، ۱۰۲۹ھ، ۱۰۳۰ھ، ۱۰۳۱ھ، ۱۰۳۲ھ، ۱۰۳۳ھ، ۱۰۳۴ھ، ۱۰۳۵ھ، ۱۰۳۶ھ، ۱۰۳۷ھ، ۱۰۳۸ھ، ۱۰۳۹ھ، ۱۰۴۰ھ، ۱۰۴۱ھ، ۱۰۴۲ھ، ۱۰۴۳ھ، ۱۰۴۴ھ، ۱۰۴۵ھ، ۱۰۴۶ھ، ۱۰۴۷ھ، ۱۰۴۸ھ، ۱۰۴۹ھ، ۱۰۵۰ھ، ۱۰۵۱ھ، ۱۰۵۲ھ، ۱۰۵۳ھ، ۱۰۵۴ھ، ۱۰۵۵ھ، ۱۰۵۶ھ، ۱۰۵۷ھ، ۱۰۵۸ھ، ۱۰۵۹ھ، ۱۰۶۰ھ، ۱۰۶۱ھ، ۱۰۶۲ھ، ۱۰۶۳ھ، ۱۰۶۴ھ، ۱۰۶۵ھ، ۱۰۶۶ھ، ۱۰۶۷ھ، ۱۰۶۸ھ، ۱۰۶۹ھ، ۱۰۷۰ھ، ۱۰۷۱ھ، ۱۰۷۲ھ، ۱۰۷۳ھ، ۱۰۷۴ھ، ۱۰۷۵ھ، ۱۰۷۶ھ، ۱۰۷۷ھ، ۱۰۷۸ھ، ۱۰۷۹ھ، ۱۰۸۰ھ، ۱۰۸۱ھ، ۱۰۸۲ھ، ۱۰۸۳ھ، ۱۰۸۴ھ، ۱۰۸۵ھ، ۱۰۸۶ھ، ۱۰۸۷ھ، ۱۰۸۸ھ، ۱۰۸۹ھ، ۱۰۹۰ھ، ۱۰۹۱ھ، ۱۰۹۲ھ، ۱۰۹۳ھ، ۱۰۹۴ھ، ۱۰۹۵ھ، ۱۰۹۶ھ، ۱۰۹۷ھ، ۱۰۹۸ھ، ۱۰۹۹ھ، ۱۱۰۰ھ، ۱۱۰۱ھ، ۱۱۰۲ھ، ۱۱۰۳ھ، ۱۱۰۴ھ، ۱۱۰۵ھ، ۱۱۰۶ھ، ۱۱۰۷ھ، ۱۱۰۸ھ، ۱۱۰۹ھ، ۱۱۱۰ھ، ۱۱۱۱ھ، ۱۱۱۲ھ، ۱۱۱۳ھ، ۱۱۱۴ھ، ۱۱۱۵ھ، ۱۱۱۶ھ، ۱۱۱۷ھ، ۱۱۱۸ھ، ۱۱۱۹ھ، ۱۱۲۰ھ، ۱۱۲۱ھ، ۱۱۲۲ھ، ۱۱۲۳ھ، ۱۱۲۴ھ، ۱۱۲۵ھ، ۱۱۲۶ھ، ۱۱۲۷ھ، ۱۱۲۸ھ، ۱۱۲۹ھ، ۱۱۳۰ھ، ۱۱۳۱ھ، ۱۱۳۲ھ، ۱۱۳۳ھ، ۱۱۳۴ھ، ۱۱۳۵ھ، ۱۱۳۶ھ، ۱۱۳۷ھ، ۱۱۳۸ھ، ۱۱۳۹ھ، ۱۱۴۰ھ، ۱۱۴۱ھ، ۱۱۴۲ھ، ۱۱۴۳ھ، ۱۱۴۴ھ، ۱۱۴۵ھ، ۱۱۴۶ھ، ۱۱۴۷ھ، ۱۱۴۸ھ، ۱۱۴۹ھ، ۱۱۵۰ھ، ۱۱۵۱ھ، ۱۱۵۲ھ، ۱۱۵۳ھ، ۱۱۵۴ھ، ۱۱۵۵ھ، ۱۱۵۶ھ، ۱۱۵۷ھ، ۱۱۵۸ھ، ۱۱۵۹ھ، ۱۱۶۰ھ، ۱۱۶۱ھ، ۱۱۶۲ھ، ۱۱۶۳ھ، ۱۱۶۴ھ، ۱۱۶۵ھ، ۱۱۶۶ھ، ۱۱۶۷ھ، ۱۱۶۸ھ، ۱۱۶۹ھ، ۱۱۷۰ھ، ۱۱۷۱ھ، ۱۱۷۲ھ، ۱۱۷۳ھ، ۱۱۷۴ھ، ۱۱۷۵ھ، ۱۱۷۶ھ، ۱۱۷۷ھ، ۱۱۷۸ھ، ۱۱۷۹ھ، ۱۱۸۰ھ، ۱۱۸۱ھ، ۱۱۸۲ھ، ۱۱۸۳ھ، ۱۱۸۴ھ، ۱۱۸۵ھ، ۱۱۸۶ھ، ۱۱۸۷ھ، ۱۱۸۸ھ، ۱۱۸۹ھ، ۱۱۹۰ھ، ۱۱۹۱ھ، ۱۱۹۲ھ، ۱۱۹۳ھ، ۱۱۹۴ھ، ۱۱۹۵ھ، ۱۱۹۶ھ، ۱۱۹۷ھ، ۱۱۹۸ھ، ۱۱۹۹ھ، ۱۲۰



ان کے بعد جنگ خمر ہوئی جس میں ابو عبیدہ نے مدینہ کی رائے سے اختلاف کیا اور دیا عبور کر لیا تاکہ وہاں یمنین جاذبہ کی قیادت میں موجود ایرانی لشکر سے لڑائی کریں، چنانچہ مسلمان شکست سے دو چار ہوئے اور ابو عبیدہ جنتنا شہید ہو گئے۔

مدینہ جنتنا بڑی مشکل سے باقی ماندہ مسلمانوں کو وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوئے جبکہ وہ خود بھی دشمنی ہو چکے تھے۔ یہ خمر کا محرک تھا۔ اس میں دشمنی ہونے کے باوجود مدینہ انکے دان اٹیس کی جانب لگے تو ان کی صفحہ بہتر ایرانیوں کے چند سالہ اردوں سے ہو گئی جو خمر کے دن فراہم کردہ نکل گئے تھے۔ مدینہ نے انھیں گرفتار کر لیا۔

آخر مدینہ میں مسلمان خمر کی شکست سے بہت قہقہے ہوئے اور امیر المومنین عمر فاروق جنتنا جلدی چل دی پھر سے جڑ بڑھ گئے عرب سے فوجیں اکٹھی کر کے عراق بھیج دی گئے۔ دوسری طرف رستم نے ہاؤن سے اپنے گھڑ سواروں کا لشکر بھیجا جس کی کمان ہیران بن پاؤن کر رہا تھا۔ مدینہ جنتنا تیڑی سے اُس کی جانب بڑھے۔ یوہیب کے مقام پر ان کا آگنا سامنا ہوا اور انھوں نے ہیران کو شکست فاش دی۔ اس عمر کے میں ہیران اور ایرانیوں کے ہزاروں فوجی قتل ہوئے۔ مدینہ جنتنا کے بھائی مسعود بن حارث بھی شہید ہوئے۔ اس موقع پر مدینہ اپنی فوج سے مخاطب ہوئے جبکہ جنگ ابھی جاری تھی:

”اے مسلمانوں کی جماعت! میرے بھائی کی شہادت جھیں گھر اہل بیت میں نہ ڈال دے۔ تمہارے بہترین لوگ ابی طرخ شہید ہوئے رہے ہیں۔“

پھر مدینہ جنتنا نے ایرانیوں کے قہقہے میں فوجیں روانہ کیں جو ساماط اور دیاسکے دہلیز تک پہنچ گئیں۔ اس اتفاق میں ان سب لوگوں نے حصہ لیا جو خمر کے عمر کے میں شریک تھے تاکہ اُس شکست کا بدلہ لے کر ان کے بیٹے خنڈے ہو جائیں اور ان میں یقین و ثبات کی روح لوٹ آئے۔ لڑائی کے بعد مدینہ نے اپنے لشکر کے ساتھ شہادت کی جس میں انھوں نے جنگ کے متعلق اہم گفتگو کی۔

مدینہ جنتنا جیسے لڑائی میں ہمارے تھے، بیٹے ہی اپنے آپ پر تنقید کرنے میں بھی دلیر تھے، کہتے گئے:

”میں ایک بار بے بس رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس بے بسی کے خمر سے یوں بچا لیا کہ میں نے اُن سے پہلے بے بسی پہنچ کر اُسے کاٹ دیا

اور انہیں مسیحیت میں ڈال دیا۔ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ اور اے لوگو! تم بھی دوبارہ ایسا مت کرنا کیونکہ یہ میری افواش تھی۔ کسی کو شک نہ کرنا درست نہیں، ہاں مگر وہ جو پاڑ نہیں آسکتا۔“

مثنیٰ چٹو کی رائے کی یہ تھی کہ جب دشمن کو کسی شک نہ چھوڑ دیا جائے اور اس میں ابھی مزاحمت کی وقتی باقی ہو تو اس سپہ سالار کے سامنے صرف ایک راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ جان کو قربانی کر کے اور حمل آوروں سے زیادہ قربانیاں پیش کرے لیکن اگر اس کے لیے فرار اور نکل جانے کے دروازے کھول دیے جائیں تو تو قہر قب کی کارروائیوں میں اس کی تنگائی زیادہ مؤثر طریقے سے کی جاسکتی ہے کیونکہ بھاگنے دشمن کا مقابلہ اس دشمن سے نہیں آسان ہے جو سپہ سالار کے عالم میں جان کو قربانی کے لیے تیار ہو۔ ہاں، اگر دشمن مضبوط ہونے کی وجہ سے اپنے مقابلے میں نہ آنے دے تو صحرا کر کے آئے تادم پر پا کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

پھر مثنیٰ انڈین نے تیری سے اپنے خاتمی دشمنوں کو تریب دیا اور جلدی جلدی عراق کے اطراف پر پہنچ کر تیار یاں مکمل کیں۔ پہلے وہ ساری تحقیقات مکمل کر چکے تھے کہ اہل اہل مسافرت کتنی ہے، آرام اور زاد راہ حاصل کرنے کے مقامات کہاں کہاں ہیں، عدادہ اڑیں منزل تک پہنچنے میں وقت کتنا لگے گا، دھاری دھار کیا ہے اور دشمن کس رفتار سے بڑھ رہا ہے؟ مثنیٰ کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے فوج کو فطر مقدار میں مال نیست حاصل کرنے کا موقع دیں اور اپنے دشمن کو اس سے محروم کر دیں، چنانچہ ابتدائی پہلے انھوں نے ان سالانہ بازاروں پر کیے جو خلیاں اور بغداد میں لگے جاتے تھے۔ بغداد ان دنوں دیار کے بدلے کے مشرقی کنارے پر ”مدائن“ کے قریب واقع ایک چھوٹا سا شہر تھا۔

مثنیٰ چٹو نے خوب سوچ بچار کی اور بازار پر ایسا کھلم کھلا آور ہوئے تھے کہ اپنے ارادوں کی کسی کوتاہیوں کا ان خبر نہ ہوئے دی تاکہ بازار میں موجود نہایت قیمتی مال سونا، چاندی اور ریشم وغیرہ حاصل کیا جاسکے۔

وہ اپنے اہل اہل سے ہٹ کر بلیا کر تے تاکہ دشمن کی نظر اپنے قیمتی دولت سے بھیر دیں، اور راستوں پر انھوں نے پیرے سے ہمارے گئے تھے کہ ان کی کارروائیاں مکمل ہونے تک ان کی خبر ”مدائن“ نہ پہنچنے پائے۔ ہر بار انھوں نے پھر پھر ریزہ کر کے دشمن کو نقصان پہنچایا اور چھپ چھپ کر بلیا و عاقبت دلیں آ گئے۔ ان کی بلیاؤں کا دائرہ کربلا، مدین اور قصر مشور تک پہنچا ہوا تھا۔ ان قوت حاکم سے ان کی ایک ممتاز صلاحیت سامنے آئی کہ وہ قہر قب کرنے اور ایک کھلم کھل کرنے میں فائق اور جدید ترین مہموں کے مطابق چھاپ مار جنگ کے ماہر تھے۔

دوسری طرف ایرانیوں نے بڑو کر کو بادشاہت سے بچنے اور دم کو دوزیر قلعے پر لائق بنانے پر اتفاق کیا اور سب سے بڑے فوج کشی کرنی شروع کی اور مثنیٰ چٹو کے خلاف کارروائی کی تیاری کی جس کی مثنیٰ کو قلعہ نہ تھی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کے لشکر کی تعداد کم ہے، چنانچہ وہ جانتا تھا کہ اسے عراق سے نکال کر پھرا میں لے گئے اور وہاں ہی ملک کا اختتام کر لے گئے۔

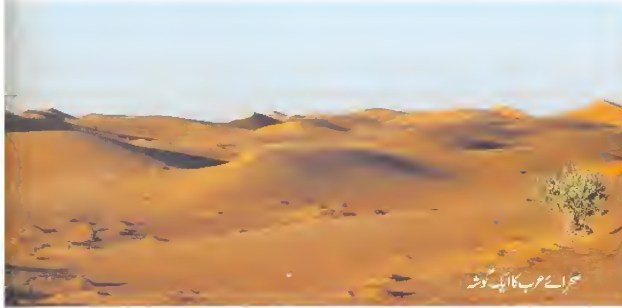
حضرت مثنیٰ چٹو شرافت میں تھے جب ان کے جنگ جہر میں گئے دھم گئے۔ ان کے ہر اوہ ہزار سپاہی تھے اور وہ سعد بن ابی وقاصؓ کا کمانڈر تھا۔ اسی دہائی حالت میں بھی انھوں نے نہایت سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور جنگ بویب کے بعد کی بلیاؤں میں عراق سے جو بے حال تک پھر پھر ہٹ و تازی تھی۔ اب انھوں نے صوبوں کی موت کا وقت قریب ہے، چنانچہ اپنے بھائی مثنیٰ بن حارث کے ہاتھ سعد بن ابی کو وصیت لکھ بھیجی:

”ایم ایفوں سے اس حالت میں جنگ نہ کرنا جب وہ اور ان کے سردار اکٹھے ہو کر اپنے گڑھ میں جتے بیٹھے ہوں، بلکہ ان کے ملک کی سرحدوں پر ان سے لڑنا، یوں کہ تمہارا ایک قدم سر زمین عرب کے آخری پتھر پر ہو تو دوسرا سر زمین عجم کی آخری پستی میں ہو۔ اگر اللہ

تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر نازل عطا کیا تو سرحدوں سے آگے کا علاقہ بھی اُسی کا ہے۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو مسلمان واپس آئیں گے اور اپنی ہیبت و پابند آکھٹی کر لیں گے۔ بعد ازاں ان کے پاس مائے کھلے ہوں گے اور زمین اپنی ہوگی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو پھر سے دشمن پر فتح عطا فرمائے گا۔"

یہ ان کے حلی تجربات کا پھوڑ تھا۔

مفتی ٹنڈو صحرا میں پیدا ہوئے، وہیں اپنے بڑے، دو چن فوت ہوئے اور اُسی کی ریت کے ٹھسے ان کو اپنی آغوش میں لیا۔ ان کی گوار دینا کی اصلاح کے لیے چلتی رہی، تاہم وہ دنیاداری سے کوسوں دور تھے۔ سید بن ابی وقاص ٹنڈو نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور ان کی وصیت پر عمل کیا جس کی پیروی میں "جنگل ۳۱" اور "۳۲" لکھی گئی۔



یہ امر اسو سنایا کہ نہیں تاریخی مہمادور میں اس جرمی شہسوار قاتل کے حقیقی فتوحات کے دائرے سے باہر زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان کی زندگی بابت خدشہ اور دو بھائیوں معنی اور مسعود کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے، نہ ہم ان کی اولاد کے بارے میں کچھ جانتے ہیں اور نہ وفات تک زندگی کے کسی مرحلے میں ان کی عمر کے حقیقی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

جب ہم مفتی بن حارث ٹنڈو کے بھائی بھائی اللہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو کہیں ان کے حسب ذیل امتیازات نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں:

- ① ان کے لیے جب بھی ممکن ہوا لڑائی کے لیے ایسی زمین پختہ کرتے جو اپنی فوجوں کی بدولت پہلے سے ان کی نظر میں ہوتی تھی۔
- ② وہ دشمن کے مفتوحہ علاقے کو زیر قبضہ رکھنے پر اپنی فوج نہیں دیتے تھے یعنی کہ ان کی لاکھ دشمن کی افواج کو شکست دینے پر مرکز رہتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گوندہ، وہ دشمن کی زمین چھوڑ کر صحرا کی جانب نکل جاتے تھے۔
- ③ وہ جنگ کے باہر اور معلم تھے۔ جنگوں کے دوران میں اور ان کے اختتام پر ان کے بارے میں اپنے لشکر سے گفت و شنید کرتے تھے۔

⑥ وہ غلطی سے ہمیشہ سبق حاصل کرتے تھے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے جنگ یربوب کے بعد اپنے آپ پر تنقید کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے یہ اعلان کیا کہ وہ آئندہ اسے نہیں دہرائیں گے اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں غیر مشرک و طاہر پر ان کی پیروی نہ کریں۔

⑦ اچانک سے مندر، حق کتب اور پیرترین شہید کی نرو سے "چھاپہ مار جنگ" ان کے معرکوں کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

⑧ مدنی جگہ جنگی تفہیمات کے ماہر اور نظریاتی رہنمائی فراہم کرنے میں حلقہ تھے۔ وہ بہادر، پختہ کار اور دوراندیش تھے۔ اپنی فوج سے محبت کرتے تھے اور ان کی فوج ان سے محبت کرتی تھی۔ وہ ان کی ہمت بڑھانے اور ان کو ہر کی ہمتیں کرنے کی ضرورت سے باخبر تھے اور اپنے بھائی کی شہادت کے موقع پر ان کا مدخل اس کی بہترین مثال ہے۔ وہ اپنی فوج سے دشمن کے نفسیاتی رعب کو ختم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ ایک رول ماڈل کے کردار سے بخوبی آگاہ تھے، چنانچہ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے لیے ایک اچھا نمونہ تھے۔

⑨ ان میں یہ صلاحیت بھی موجود تھی کہ اپنے تجربوں کو اصول و نظریات کی شکل میں ڈھال کر انھیں واضح کرتے رہیں تاکہ ان کے ساتھی ان پر عمل کر سکیں۔



### سعد بن ابی وقاصؓ

سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو پہلے پہل اسلام لائے۔ وہ دس صحابہ کرام جنہیں جنت کی بشارت دی گئی ان میں سے ایک سعدؓ ٹٹا بھی ہیں۔ وہ ان دس صحابہ میں سے سب سے آفریں فوت ہوئے۔ یہ ان چھ آدمیوں میں بھی شامل ہیں جنہیں عمر بن خطابؓ نے اپنے بعد خلافت کے لیے مقرر کیا تھا کہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے اور ان لوگوں میں بھی شامل ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ ساری زندگی راضی رہے۔

سعد بن ابی وقاصؓ انڈوزاس بہادر گڑھوار دھتے کے سپاہی تھے جو غزوات میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ وہ مسلمانوں کے پہلے آدمی تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں حیر پھینکا اور ان محدو سے چند ہزار اداؤں میں سے ایک تھے جن کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا۔

سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ یثرب میں جنہوں نے قادیسہ میں امویوں کی فوجوں کے خلاف دھتے کی قیادت و ستم کر رہا تھا، ایک شاندار کامیابی حاصل کی اور تمام عواقب کے علاوہ فارس کے بعض علاقے فتح کر لیے۔

کوفہ کے شہر کو بطور ایک جنگی مرکز کے سعدؓ غزوہ یثرب کے بعد ازاں علم و حکمت کا مرکز اور معاہدہ دینہ کا مینارہ نور بنا۔ یہ بات معروف تھی کہ سعدؓ غزوہ کا دماغ قبول ہوتی ہے، اور جنہیں کی جاتی، چٹا پتہ لوگ ان سے ڈرتے اور امید رکھتے تھے کہ وہ ان کے لیے دعا کریں گے۔ سعدؓ غزوہ یثرب میں سپہ سالاروں میں سے ایک ہیں جو نہایت پرسکون اعصاب کے مالک تھے اور جو جنگوں میں بہت کم غلطی کرتے تھے۔ وہ خوش خلق اور نیک دل انسان تھے۔

خود انہوں نے کہا: ”میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لیے برائی نہیں پا تا اور نہ میری کبھی ہمت ہوئی کہ میں کسی کو گزند پہنچاؤں اور نہ میں بری بات کہتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ ان پر فخر کرتے اور کہا کرتے تھے: اَلْهٰذَا خَلَالِيْ فَيُخِيْرِيْ اَمْرُؤٌ شَاكِلٌ اَلَيْسَ بِهٖرَءٍ مَّا مَوْنٌ هُنَّ، کوئی شخص ان جیسا مومن تو دکھائے؟“

قبول اسلام اور غزوات و سرایا میں شرکت

سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ کا تعلق قبیلہ یثرب سے ہے۔ وہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: ”سعد بن مالک (ابو وقاص) بن ذبیح بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔“

۹ جامع الترمذی، المستوف، باب معاشرۃ النباؐ، حدیث: 3752، حضرت سعدؓ غزوہ کے والد ابو وقاصؓ، مالک بن زہب، عیسیٰؑ کی والدہ حنظلہ بنت حنظلہ بن زہب کے چچا زاد بھائی تھے۔ (پس سیرت نبوی ص: 49)

سعد بن ابی وقاصؓ لائے دلوں میں ساقی بنہر پر چن۔ سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ تیسرا مہاجر کے چہنے سے وابستہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

[عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نَجْوَى لِقَائِهِمْ]

”نکندہ بازی کو اپناؤ کیونکہ یہ تمہارے بہترین کمیلیں میں سے ایک ہے۔“ (سلسلۃ الاماویہ الصحیحہ: 204/2)

ان کے بھائی عامر اسلام لائے اور کئی ہجرت میں، جو پیش کی جانب ہوئی، شامل ہوئے۔ لیکن سعد نے اس بات کو ترجیح دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رو کر ظلم و زیادتی کا مقابلہ کریں، چنانچہ وہ تین مہینے مسلمانوں کے ساتھ شعب ابی طالب کے اندر اس حالت میں گھر رہے کہ کھوکھ انہیں اپنے دانتوں سے کاٹ رہی تھی، یہاں تک کہ انہوں نے درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ پھر سعد بن ابی وقاصؓ، بلال بن رباحؓ اور عمار بن یاسرؓ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر گئے۔

مدینہ سے آتی مہاجرین پر مشتمل ایک سریہ روانہ کیا گیا جس میں سعد بن ابی وقاصؓ بھی شریک ہوئے۔ ایک جگہ انہیں قریش کا ایک اکوٹھڑا آیا تو سعد نے ان پر تیرہ سائے۔ اسلام میں یہ پہلا تیرہ تھا جو پھینکا گیا۔ سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ اس میں انہوں نے قریش کے دو افراد کو گرفتار



کر کے قیدی بنایا۔ اسی طرح انھوں نے غزوہ احد میں بھی حرکت کی۔ اس میں دو رسول اللہ ﷺ کے اور گروہم کر لے والوں میں سے تھے۔ وہ مشرکین پر جبر برساتے تھے اور نبی ﷺ ان کے لیے دعا کرتے جاتے تھے:

[ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ رَحْمَتَهُ وَ اَجِبْ دَعْوَتَهُ ]

”اے اللہ! اس کا تئذ درست کر اور اس کی دعا قبول کر۔“ (المستدرک للحاکم: 500/3)

حق کی آس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی کمان سے ایک بڑا تیر بچھوڑے۔

پھر سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ میں شامل ہوئے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ نے جبرو، مدائن کسری، صنعاء اور یوم کے محلات کی فتح کی پیش گوئی کی، جبکہ فتح مدائن کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ ان کے درمیان تھے اور اس بات کا ان میں سے کسی کو علم نہ تھا۔ سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔

فتح عراق کا سپہ سالار

مردین کی اہمیت فرو کرنے میں سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ ابو بکر صدیقؓ کے شانہ بشانہ رہے۔ ابو بکر صدیقؓ کے بعد امیر المومنین عمر فاروقؓ بن ابی بکرؓ نے انھیں ہوازن سے نکالے کھلی کرنے کے لیے جامل مقرر کیا تھا۔

امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے انھیں عراق پر تعلق کی قیادت سونپی۔ جنگ قادیسیہ میں وہ سپہ سالار رہے۔ قیادت کا یہ ایک ٹوکھا انداز تھا جو



قادیسیہ (مدائن) اور اس میں سے کھلی دیتا کھجوروں کا چنر

سابقہ سپہ سالاروں سے ہٹ کر تھا۔ انھوں نے ”چھاپ مار جنگ“ کا سہارا نہیں لیا۔ وہ نہایت جمل مندر پر سکون اور مدبر سپہ سالار تھے جنہیں کوئی چیز ان کے ہدف تک پہنچنے سے روک نہیں سکتی تھی۔

عمر و بن معدی کرب بن ابی وقاصؓ سے امیر المومنین عمر فاروقؓ بن ابی بکرؓ سے ملے آپ نے ان سے سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق پوچھا۔ عمر و بن معدی کرب نے جواب دیا: ”معدی کرب میں عاجز اور نرم خو ہے، اپنی چادر میں غریبی ہے اور اپنی کھار میں شیر ہے۔ وہ ہنسلا کرتے ہوئے افسانہ کرتا ہے۔ تقسیم کرتے ہوئے مساوات قائم کرتا ہے۔ رات کو (جنگ کے لیے) چلتے ہوئے دو انگلیں جاتا ہے۔ ہم (مسلمانوں) پر ہیراں ماں کی طرح شفقت کرتا ہے۔ ہمیں ہمارا حق دینے کی طرح (ایک ایک ذرہ) دے دیتا ہے۔“

ان کے عادیہ جبر بن عبد اللہ بن ابی وقاصؓ امیر المومنین سے ملے آئے تو آپ نے ان سے پوچھا: ”سعد اور ان کی حکمت کا کیا حال ہے؟“



انہوں نے حجاب دیا۔ ”سعد سب سے زیادہ صلاحیت والے اور سب سے اچھے معذرت خواہ ہیں۔ کئی میں سب سے کم ہیں۔ مسلمانوں کے لیے مہربان ماں کی طرح ہیں۔ ان کے لیے یوں خوراک پیش کرستے ہیں جیسے خود ہی کھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پر ان کے بابرکت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہے۔ جنگ میں وہ سب سے مضبوط ہیں۔ لوگوں کے نزدیک قریش کے محبوب ترین آدمی ہیں۔“ امیر المومنین نے پوچھا: ”مجھے لوگوں کے حالات کے بارے میں کچھ بتاؤ؟“

بربرہ بختاؤ ہوئے۔ ”لوگ تو قریش کے تیروں کے مانند ہیں۔ کچھ ان میں سے سیدھے اور پر دار ہیں اور کچھ بڑے اور مزے ہوئے ہیں۔ ان ان اپنی دولتیں ان کے لیے سے پکے ہوئے ہیں۔ ان کی کئی دہر کرتے ہیں۔ باقی بیٹوں کو اللہ بہتر جانتا ہے۔“

اس نیک جان سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بختاؤ نگاہی معاملات اور قدرت کے امور میں ایک دوس کی حیثیت رکھتے تھے۔

سعد بختاؤ اپنے پیلیہ پر بڑی قویہ دیتے تھے۔ نہایت قادر انداز لباس زیب تن کرتے۔ کھانے پینے اور پیتا دوسے میں بڑے اعلیٰ ذوق کے مالک تھے۔ اپنے بالوں کو سیاہ و خشاب لگاتے تھے اور خوشبو کے بعد ادا دتے۔ ہاتھ میں انگوٹھی بھی پہنتے تھے۔ بہت عقل مند، دور رس، مضبوط بیٹے والے اور ہاتھ اور زبان کے مصنف (پاکیزہ) تھے۔ اپنے گھر والوں پر مہربان اور اپنے ساتھیوں کے وقار دتے۔ لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نرم تھے، اللہ عز و جل میں کچھ چیزیں تھیں۔ اللہ کی خاطر پیسے میں آتے۔ فقر بہت بھرتی۔ وہ گندم کوں تھے، ناک چوٹی تھی اور قد چھوٹا اور نرم گھٹا ہوا تھا۔ سر بڑا اور اگلیاں مضبوط تھیں۔ جسم پر بہت بال تھے۔ اپنی ذات کے ہاں انہوں نے ڈھائی لاکھ درہم بڑے میں پھیلوئے۔

سعد بختاؤ عراق کی جانب روانہ ہوئے جبکہ مدنی بختاؤ وہاں ان کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئیں اور اپنے لشکر کے سردار ان کی فوج میں شامل ہو جائیں۔ لیکن اس سے قبل کہ سعد بختاؤ مدنی سے ملے، آخر الذکر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مدنی بختاؤ نے ان کے لیے وصیت لکھ چھوڑی جس میں وہی گئی ہدایات امیر المومنین عرفہ راقہ بختاؤ کی ہدایت سے زیادہ مختلف تھیں کہ امیرانوں سے کار کا صحران کی سرحدوں پر ہونا چاہیے تاکہ اگر امیرانوں کو فتح حاصل ہو تو تم مسلمانوں کو لے کر صحران میں چلا کر آؤ۔ اور اگر مسلمانوں کا کامیابی ہو تو امیرانوں کے پیچھے ان کے راستے میں آنے والی نہریں اور پانی کے ذخائر ان کے لیے اہل جان بن جائیں۔ رستم نے قمامت کو بیٹے استعمال کر کے پوشش کی کہ سعد بختاؤ کو اس منصوبے سے بچا دے۔ لیکن سعد اس پر شے اور یہاں وہاں مختلف جگہوں پر پھلا کر کے اس کو اپنی من پسند جگہ قادیب کی جانب آنے پر مجبور کر دیا جہاں وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس دوران میں سعد بختاؤ اپنے پیار ہوئے کہ ساری نذر نکلتے تھے، چنانچہ انہوں نے وہاں موجود ایک گتے کی چھت پر سے جنگ کی کمان کی۔ مسلمانوں نے ان کے اس طریقہ عمل پر شدید تنقید کی کیونکہ ان کے معمول میں یہ شامل تھا کہ پہ سالار اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے آگے رہے۔ اس کے باوجود سعد بختاؤ نے 33 ہزار فوجوں پر مشتمل اپنی فوج کی ترتیب اور نظم قائم رکھنے، اپنے ہدف پر مسلسل نظر رکھنے، اپنے منصوبے پر قائم رہنے، اپنے اعصاب کو مضبوط رکھنے اور اپنے لشکر کی قیادت کرنے میں اپنے پناہ و انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

اس جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ ایرانیوں کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج سے تھا۔ اسی (60) ہزار لوگوں کی ہجرت اس کے عاوقی جو مختلف اوجیت کی خدمات سر انجام دیتی تھی۔ اس تنظیم کے قائم امیرانوں کی رسوائی شکست پر ہوا۔ رستم سمیت لشکر کا دس کئی سپہ سالاروں کی ہلاکت کے علاوہ عام سپاہیوں کی ایک کچھ تعداد قتل ہوئی اور جو باقی بچے انہوں نے رام فرار اختیار کی۔

اس کے بعد سعد بختاؤ مسلمانوں کی ہر کافی میں مدائن کی جانب روانہ ہوئے اور اس کی سات بیٹیوں میں سے ایک مہر ہیر پر چھڑ کر لیا جو

دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر واقع تھی۔ دریا میں سیلاب آگیا تو مسجد بنائو نے اپنے لشکر کے ساتھ گھوڑوں کی پشت پر اسے پار کیا اور حدائق میں داخل ہو کر کمر بنی کے اپنا ان میں نماز پڑھ کر لوہا کی۔ حدائق میں سے انھوں نے فوجیں آگے روانہ کیں جو جلولاء، غلوان، اہلہ، مکریت، مہمل، بیت، قرطبہ، مایا و مالجزیرہ کے علاقے فتح کرتی گئیں۔ (16-17ھ 637-638ء)

عراق کی فتوحات کے بعد

ابھی جنگ نہامند کی تیاری جاری تھی کہ بنو اسد کے چند لوگوں نے مسجد بنائو کی شکایت کی کہ ”وہاں مساجد سے تقسیم نہیں کرتے۔ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام نہیں لیتے۔ مسعر کہہ کر زوار میں خود کوئی نہیں کرتے اور نماز کج طریقے سے ادا نہیں کرتے۔“ اگرچہ امیر المومنین عمر فاروق عثمانی کی جانب سے اس سلسلے میں کی جانے والی تحقیقی کارروائی کے بعد مسجد بنائو کو ان الزامات سے بری کر دیا گیا، اس کے باوجود امیر المومنین نے انھیں اپنے مشیر کے طور پر مدینہ ہی میں ٹھہرا لیا، پھر انھیں چندہ چھوڑ دیا۔ اس کی ایک جماعت میں عمرو بن حاس بنائو کی مدد کے لیے مصر بھیج دیا، چنانچہ بعد بنائو ان سیاحوں میں شامل تھے جن کے انھوں نے پابلیان (مصر) کا قلعہ فتح ہوا۔ حضرت عمر فاروق بنائو کی وفات کے بعد فتنوں کا دور شروع ہوا تو مسجد بنائو نے بالکل کنارہ کشی ہو کر مدینہ سے دس میل پر مقام بنی میں واقع اپنے گھر میں رہائش اختیار کر لی اور وفات تک وہیں مقیم رہے اور 55ھ 674ء میں 78 سال کی عمر پر کوفہ ہو گئے۔ وفات سے قبل انھوں نے وصیت کی کہ انھیں اس جگہ میں لٹایا جائے جتنے مکان کہ وہ عزمہ بدر میں ترک ہوئے تھے۔ اس جگہ کو انھوں نے پچاس سال تک اسی دن کے لیے سنبھال کر رکھا تھا۔ سید نبوی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور دمشق میں دفن کیے گئے۔



بنی ہاشم کے لوہاں میں دشمنوں اور کجروں کے ہاتھ کی وادی ہے جو مدینہ منورہ کے مغرب میں واقع ہے۔ کھل میں کھل لایا گیا ہے مقام پر دیگر وادیاں (مہمل، بنی ہاشم، بنی قریظہ) آگے ہیں۔ یہاں سے بنی ہاشم آگے نکلتے ہیں۔ اس وادی کو مدینہ میں وادی مبارک بھی کہا گیا ہے۔ بنی قریظہ طرح میں اس وادی سے گزرے تو فرشتے نے آپ سے فرمایا: [ اِنَّكَ بِوَادٍ مُّبَارَكَةٍ ] ”آپ وادی مبارک میں ہیں۔“ بنی قریظہ جہاں سے گزرے تھے وہ مقام وادی ذوالکھلفہ کے بعد ہے اور وہ وادی بنی ہاشم سے قریب تر ہے۔ (معجم البلدان: 4/1397، اہل بیت سیرت نبوی: 156)

### عمر بن عاص رضی اللہ عنہ

زندگی کے ابتدائی ایام

عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کی پرورش تکھ و تکی میں ہوئی اگرچہ ان کے باپ عاص بن ہاشم قریش کے سرداروں اور والدہ لوگوں میں ہوتا تھا۔ عمرو جاہلیت میں قصاب کے بیٹے سے وابستہ تھے اور تجارت بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ گریوں میں شام اور مصر کی جانب تجارت کی غرض سے سفر کرتے۔ وہ اوسمیان کے ساتھ قریش کے اس تجارتی قافلے میں بھی شامل تھے جو بدر کے دن مسلمانوں کے ہاتھوں سے بکلا تھا۔ عمرو اُحد کے دن اور غزوہ اتراب میں بھی شریکین کے ہمراہ تھے۔ وہ قریش کے فوجی ذکر سرداروں میں سے تھے۔

قریش نے دو بار عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ پہلے آئے ہیں، وہ انہیں واپس کر دے۔ دوسری بار نجاشی کے دربار میں عمرو پر غلط فہمی اثر ڈالا، چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر صفر ۸ھ 629ء میں خالد بن ولید اور عثمان بن عفان کے ہمراہ انہوں نے مدینہ کی جانب ہجرت کی اور حج اکبریم ۱۰ھ سے اسلام پر بیعت کی۔

حج اکبریم ۱۰ھ میں نے انہیں ہجرتی لٹا کر ۸ھ ۱۰ اکتوبر 629ء میں مہاجرین اور انصار کے تین سو چھ چھ لوگوں پر مشتمل ایک سرے کا امیر بنا کر ذات السلاسل کی جانب روانہ کیا۔ بعد ازاں عمرو مسلمانوں کے ساتھ فوج میں بھی شریک ہوئے۔ فوج کے بعد حج اکبریم ۱۰ھ میں انہیں قبیلہ بڈیل کی جانب بھیجا جہاں انہوں نے سوار تائی بہت کو قتل کیا۔

حلیہ اور صفات و اخلاق

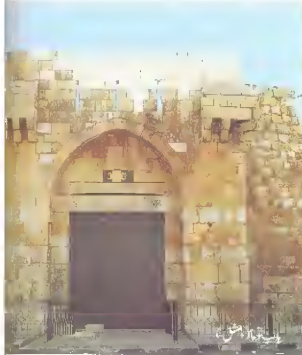
عمر بن عاص رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ چہرہ مسکراتا ہوا اور روشن تھا۔ سر بڑا تھا۔ قد درمیانہ اور بالکل پستھ تھا۔ اپنے بالوں کو کالا ڈھاب لگاتے تھے۔ نہایت حاضر جواب اور عیادار مغرض تھے۔ بہادر اور بے باک تھے۔ اسی طرح ہوشیاری اور چالاک میں بھی معروف تھے۔ بشام بن جحش کی روایت ہے کہ اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ”متم جاسنہ ہو کر میں جنگ میں پلٹ کر مل کر رہا ہوں۔ زمانے کے خواہش اور اس کے تغیرات پر بہت مہر کرتا ہوں۔ میں کسی کی ضرورت اور حاجت سے ناخالص نہیں رہتا۔ گویا میں درخت کی جڑ میں بیٹھا ہوا لٹا رہا ہوں۔“

عمر رضی اللہ عنہ امارت کو پسند کرتے تھے اور وہ اس کے لائق بھی تھے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں کہا: ”امیر اللہ صرف امیر بن کر پتا ہوا اچھا لگتا ہے۔“

ان کے متعلق معروف تھا کہ ان کی زبان میں بہت فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے آدمی کو دیکھتے جو بات کرتے ہوئے نکال اور اسے عملی طور پر واضح نہ کر سکتا تو کہتے: ”میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جو اس آدمی کو پیدا کرے والا ہے اور عمرو بن عاص کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ایک ہے۔“

جنگ آزموہ اور مردیہ ان

حج شام کا موقع آیا تو رجب 12ھ (اکتوبر 633ء) میں مسلمانوں کا لشکر، جس کی قیادت مسات ہزارچی، یزید بن ابی سفیان غزوہ کی قیادت میں روانہ ہوا، پھر اسی ماہ شریعتی غزوہ مسات ہزارچی کے بعد سالار بن کرم سلمہ ہوئے۔ بعد ازاں شعبان 12ھ (اکتوبر 633ء) میں ابو عبیدہ غزوہ مسات ہزارچی کی قیادت کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ان کے بعد چھٹا لشکر، جس کی قیادت تین ہزارچی اور جس میں قریش کے دو سردار بھی شامل تھے جو حج کے بعد اسامہ اٹھے، 3 محرم 13ھ (10 مارچ 634ء) کو مروہ بن عاقل غزوہ کی قیادت میں روانہ ہوا۔ انھوں نے سابقہ سپہ سالاروں کے برعکس زبیری فلسطین میں سے غمر الدیات تک ساحل کا راستہ اختیار کیا، پھر عراق سے خالد بن ولید غزوہ ہزارچی کی قیادت میں ان کے ساتھ آئے۔



غزوہ غزوہ اسے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے معرکہ انجاریہ میں اور دمشق کے حاصرے میں اور جنگ حسان میں دوسرے لشکروں کے ساتھ شامل رہے، پھر دمشق کے دوسرے حاصرے میں وہ باسب توہ پراثر سے یہاں تک کہ دمشق فتح ہو گیا۔ پھر رموکہ کا معرکہ فتح آیا۔ پھر مکہ سے یمن کو مدینہ طیبہ کی ایک باقی بچی تھی جو جنگی فوج پر ان کی گوری لشکر کی عکاسی کرتی ہیں۔ ہوا میں کہ رومی، بڑی کے فرمان کے مطابق واقعہ<sup>1</sup> میں ایک کھلی جگہ میں ہو گئے جس سے لشکر کا راستہ ٹھک گیا۔ اس پر مروہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "اسے لوگو! خوش ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! رومی محصور ہو گئے ہیں، اور محصور وہی بہت کم بھلائی پاتے ہیں۔"

اپنے رجال کا کوہ یہ چالیت دیتے: "اے لوگو! اپنی نظریں چمکا کر گھٹنوں کے تلے رہو، اور نیزے تالے رکھو، اور اپنے مستقر اور اپنی اپنی صفوں میں بٹے رہو۔ جب دشمن تم پر حملہ آور ہو تو اسے سہلے دو یہاں تک کہ وہ تمہارے نیزوں کی انگوٹھی پر آچڑھے، پھر شیر کی طرح اس کے چہرے پر جست لگاؤ۔" قسم ہے اس! اب کی جو سچائی کو پسند کرتا اور اس پر ثواب دیتا ہے، اور جو ٹوٹ کوٹا پسند کرتا اور اس پر سزا دیتا ہے، اور جنگی کام سب سے اچھا دلا دیتا ہے! جھجکے یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ربیعہ مسلمان اس علاقے کے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک گلی کو فتح کریں گے، لہذا ان کی تعداد اور ان کی بنیادیں تمہیں مرحوم نہ کریں۔ اگر تم نے واقعی ان کو فتح دیکھا تو وہ چکور کے پچوں کی طرح سب سے جائیں گے۔"

<sup>1</sup> واقعہ کا چھپے نام یاد ہے۔ (اردو دار و مدار: معارف اسلامیہ: 286/23 عنوان "الرموکہ")

یرموک میں مسلمانوں کے عہد کی کمان عمرو بن عاصؓ کے ہاتھ میں تھی۔ جنگ میں پہلا ٹکڑا انہی کے ساتھ ہوا، چنانچہ ان کے ساتھی کھڑے اور وہ اکیلے قاضی دیر رہے۔ یوں کہنے لگے کہ اس نے دیر رہے۔ یہ 5 رجب 15ھ 1371ھ 636ء کا واقعہ ہے۔ "یرموک" کی فتح کے بعد شام کو چار ہزار سالوں کے درمیان تسلیم کیا گیا۔ عمرو بن عبدالمطلبؓ نے اس کی قیادت میں جو طے، لہ، جلی، جموں، بیت جبرین، مستغان، غزوہ اور ریح کے علاقے فتح ہوئے اور فلسطین و شام سے خالی ہو گیا۔ صرف بنیال لکلیل" پر واقع القدس (بیت المقدس) کا شہر، جو فلسطین کا مرکز تھا، باقی رہ گیا۔ عمرو بن عبدالمطلبؓ نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ رجب 16ھ 16 مئی 637ء میں اس کی چابیاں امیر المومنین عمر بن خطابؓ کے سپرد کر دی گئیں اور عمرو بن عبدالمطلبؓ اس کے صلح نامے کے گواہوں میں شامل ہوئے۔

شام آتے ہوئے امیر المومنین عمر بن خطابؓ کی طاقت چاہے میں اسلامی لشکر سے ہوئی۔ وہیں عمرو بن عبدالمطلبؓ نے ان سے فتح مصر کی اجازت حاصل کی۔ بعد ازاں عموں میں طاقتور بن گئے۔ اس سے عام لوگوں کا بہت سہارا ملا۔ انھوں نے بھاری لیا کہ یہ دنیا جیتی جائے گی، چنانچہ انھوں نے مسلمانوں کو تقسیم دیا کہ وہ گھانا لیں اور دادوں میں کھڑے جائیں۔ اس کے بعد وہ فتح ہو گئی۔



مسجد ابراہیم (الکلیل، فلسطین)

۱۔ افسر الفتوحات (اسامہ) (عربی) میں "بنیال لکلیل" لکھا گیا ہے جبکہ یہ بنیال لکلیل، یعنی "الکلیل" کے برابر ہے اور الکلیل شہر (قدیم ہبرائی نام Hebron) سے محرم یوں جو بیت المقدس کے جنوب میں آج بھی بنیالوں میں واقع ہے۔ اس کے برعکس حصہ السحیل (مکمل کی سطح مرتفع) شمالی فلسطین میں موجود لبنان کی جانب واقع ہے۔ (المجلس السلطانی العربیہ - موجودہ والدہ، ص 432)

فتح مصر کا بے مثال کارنامہ۔

عمر بن عاصؓ قیصریہ سے مصر روانہ ہوئے اور عربیوں سے فرما تک کا علاقہ عبور کر کے وہاں کا قلعہ فتح کیا، پھر بطوس، امام زین، بین القیس، الکلیہ اور آس پاس کے دیہی علاقے اور آخر میں قریح فتح کر لیے۔ آخر کار رمضان 23 642ء میں اسکندریہ کی فتح کے ساتھ فتوحات مصر کی قیبل ہو گئی۔

عمر بن عاصؓ مصر کے پہلے امیر ہوئے اور انھوں نے براعظم افریقہ میں پہلی مسجد قیصر کی جو اب تک ان کے نام سے منسوب اور معروف ہے، پھر اس مسجد کے گرد شرفسطا کا بازار کیا تاکہ وہ مصر کا اسلامی دار الحکومت بنے۔ انھوں نے مصر کے قبیلوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور ان کے دینی و مادی معاملات میں رومیوں نے ان پر جو حکم روا رکھا تھا، اس کا قلع قمع کیا۔ وہاں کے اطریق بنی امین کے لیے معافی کا اعلان کیا۔ با بریں ہم پورے دوق سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ عمر بن عاصؓ کا عہد حکومت مصری قبیلوں کے لیے ان سے پہلے بلکہ بعد میں آنے والے فرماں رواؤں کے مقابلے میں بھی ایک سنہری دور تھا۔ یہاں ہم جانتے ہی کے اس جوئے سے قارئین کو آگاہ کرتا چاہتے ہیں جو اس نے اس معاملے میں کیا ہے۔ اس نے تمام قبلی اور اسلامی تاریخی مصادر کی مخالفت کی ہے۔ اس کی رائے ان حقائق کے بھی منافی ہے جو مصر کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگوں کے ساتھ جو مسلمانوں نے فتح کیے، ان کے سلوک کے حقائق ثابت ہیں۔ اسی طرح یہ جو قبلی اللہ کی نازل کردہ شریعت اور نبی ﷺ کی باتوں کے ساتھ اچھے برادر کی دوستیوں کے بھی خلاف ہے جن پر مسلمان عمل کرتے رہے اور وہ ان کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔

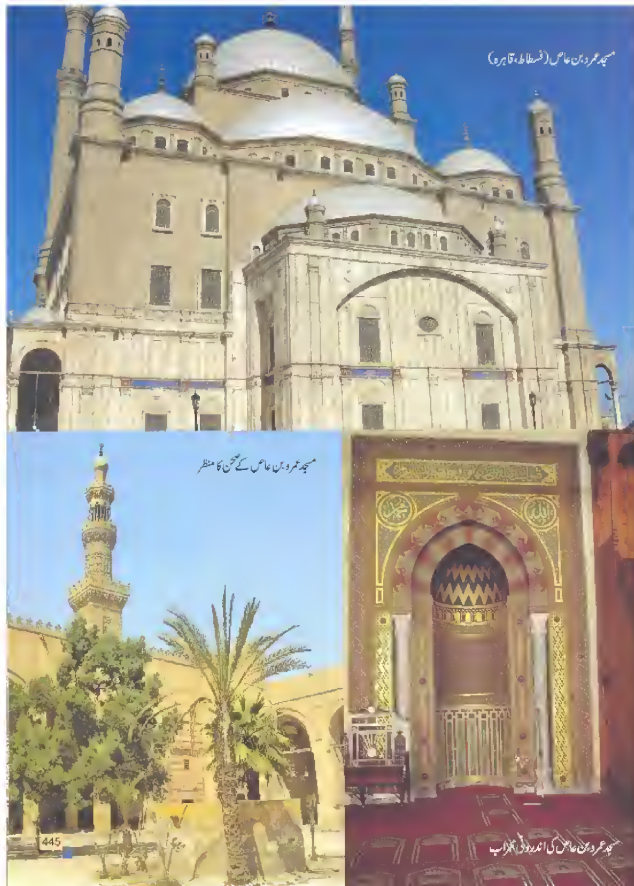
حنا کے حقائق جو کچھ ہماری معلومات ہیں، ان کی دوسرے اُس نے اپنی تاریخی قبیلوں اور مسلمانوں کے باہن چاہوئے والے لائقوں کے عہد میں لکھی۔ حاکم مصر عبدالحز بن مردان نے ان باتوں کا قلع قمع کیا۔ حنا مسلمانوں کے ابتدائی عہد حکومت سے لے کر آخر تک ایک مؤرخ کی اہمیت دارمی برہمنے کے برخلاف ان پر اسٹھیں کرتا ہے۔

عثمانؓ نے عمرؓ کو مصر کی حکمرانی سے معزول کر دیا لیکن یہ تک ”نقض“ کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے انھیں دوبارہ والی نادی پایا۔<sup>1</sup>

رب تعالیٰ کے حضور میں

جب عمرو بن لعل کی وفات کا وقت ہوا تو کہنے لگے: ”اے اللہ! تو نے کچھ کاموں کا حکم دیا اور کچھ کاموں سے روکا۔ جن کاموں کا تو نے حکم دیا، ان میں سے زیادہ تو ہم نے چھوڑ دیے اور جن کاموں سے تو نے منع کیا، ان میں سے زیادہ تو کام ہم نے ارتکاب کیا۔ اسے اللہ اکبریٰ طاقتور نہیں جس کی مدد حاصل کروں اور بے گناہ نہیں ہوں کہ خدا پر خوش کروں۔ اور میں کب نہیں کرتا بلکہ تیری بخشش چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ وہ بھی بات اپراچے رہے حتیٰ کہ عیسیٰؑ الفطری کی آمدت 43ھ / 663ء میں فوت ہوئے اور (فسطاط کے مشرق میں) دفن ہوئے۔ یہ جگہ امام شافعی دلت کی قبر کے قریب ہے۔ آج کل عمرو بن لعل کی قبر کا پتہ نہیں۔ اللہ اُن پر کر دہوں کہ میں برسا ہے!

۱۔ یحییٰ قسطنطین نے ایک نثر پر کارپس مارا کو ایک زبردست قریح دے کر یسٹین کے ذریعے سے اسکندریہ کی جانب روانہ کیا۔ اسکندریہ کے دینی (عربی) اس سے مل گئے اور مسلم بن حجاز کے بعد بشر بنی قریح کے لیے بھی آ گیا۔ یہ سن کہ حضرت عثمانؓ نے عمرو بن عاصؓ کو دار گورنر مصر، موذیہ اور انھوں نے اسکندریہ تیسری مرتبہ فتح کیا۔ اس سے پہلے انھوں نے تمام شہر کو دہان دہا کر کے ان کی قسم کھائی تھی مگر فتح کے بعد انھوں نے انھیں کوئی دعارت سے رک دیا اور جس شہر کھائی تھی وہاں شہر دہت تیسرا کر دی۔ (تاریخ اسلام، اکبر شاہ عثمان مجید آبادی 420:4)



میدان گردن حاکم (سلطان قاہرہ)

میدان گردن حاکم کے گن کا منظر

میدان گردن حاکم کی اندرون کا منظر

## عقیدہ بن نافع بن العنبر

عقیدہ بن نافع بن مرثدیس قرظی قرظی قبیلہ مدنی تھری کے نامور سپہ سالار ہیں جنہوں نے غالی  
افریقہ میں ابتدائی عربی فتوحات کو استدارہ و حکم بنا کر بربری، مقامیت کا قلع قمع کرنے کی سعی کی۔  
عقیدہ کی ولادت در نبوت کے آخری سالوں میں ہوئی۔ وہ اپنی والدہ کی طرف سے ہامبر  
فارج مصر عمرو بن العاصؓ کے بھائی تھے جنہوں نے 663ء/43ھ میں اپنی وفات سے پہلے  
عربہ پہلے عقیدہ کو عراق فریقہ کا سردار بنی مضر کیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق اس وقت وہ  
قدامس (لیویا) اور یازدوان میں اسلام کی تبلیغ کے لیے مصروف پہاڑ تھے۔ اس لشکر کشی میں عقیدہ  
کے ہمراہ دس ہزار سوار تھے جن میں بعد ازاں فوسلم بربر بھی شامل ہو گئے۔ 670ء/50ھ میں  
عقیدہ نے صوبہ یزاسین (Byzance) کے وسط میں قیردان کے محکمہ فوجی قلعہ کی بنیاد رکھی۔  
”قیردان“ فارسی لفظ ”کاروان“ کا مصرب ہے۔ عقیدہ نے قیردان نے قیردان کی تعمیر کے لیے جو  
مقام پسند کیا وہاں بڑا جنگل تھا اور دو سمندر سے دور تھا اس وجہ سے زمینیاں کے بحری  
جوزے وہاں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ ان کے ہاتھی کنبہ لگے اس لیے جنگل میں درندے اور نہریلے  
کبڑے کوڑے بہت ہیں جن سے کبھی ڈرگتا ہے۔ سیدنا عقیدہ بن نافعؓ عقاب الدعوات  
تھے، چنانچہ انہوں نے لشکر میں سے صحابہ کرام علیہ السلام کو اکٹھا کیا جن کی تعداد 18 تھی، اور آواز  
دی ”اے حشرات الارض اور درندہاں کی جماعت! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ ہم  
یہاں رہنے آئے ہیں، لہذا تم یہاں سے کوچ کر جاؤ“ (یہ بات انہوں نے حین بازو چرائی)  
”اس کے بعد جو ملے گا، اسے ہم قتل کر دیں گے“ پھر لوگوں نے ایک عجیب و غریب دستور دیکھا  
کہ درندے اپنے بچوں کو اٹھائے جا رہے ہیں۔ سانپ بھی اپنے بچوں کو مونہوں میں  
دبا لے جا رہے ہیں۔ کوئی چکر ڈر دست لایا نہ تھا جس کے پیچھے سے کوئی نہ کوئی چارنگل کر رہا  
رہا، اور وہ گردہ کے گرد لگے جا رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بہت سے بربر مسلمان ہو گئے۔

جنگل غالی ہو جانے کے بعد عقیدہ نے قیردان دار الحکومت تعمیر کیا اور باقی لوگوں نے اس  
کے آس پاس اپنے گھر تعمیر کیے۔ اس کے بعد چالیس سال تک اس شہر میں کوئی سانپ نہ چھوٹ  
دیکھا گیا۔ اس شہر میں چار منہ بھی قبر کی گئی جس کے لیے قبیلہ کی سرت کے عقید بن نافع کا معاملہ خاصا  
ہاڑکے تھا۔ سیدنا عقیدہ بن نافعؓ نے رات خواب میں کسی کو سنا کہ ”کہہ رہا تھا“ صحابہ میں





قصہ آیت بن حداد (درمہ مراکش)



جاؤ گئے تو بحیرہ کی آواز آئے گی۔ اس کی سمت میں جاتے پر جہاں وہ آواز منقطع ہوگی، وہی سمت قبلہ ہوگی۔ یوں یمن قبیلہ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز سے پہلے معاویہ بن حداد جہاز سے تھروان شہر کی تعمیر کے لیے جس جگہ کا انتخاب کیا تھا، اسے "قرن" کہتے ہیں، تاہم عقیدہ بن نافع نے اس جگہ کو پسند نہ کیا بلکہ وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ پسند کی اور تھروان شہر کی بنیاد ڈالی۔

تھروان کی تاسیس سے عربوں کو ایک مشہور و فوجی مستقر ہاتھ آ گیا جس سے افریقہ میں اشاعت اسلام کا راستہ صاف ہو گیا مگر اسلام کی اس اشاعت کا فخر عقیدہ جہاز کے نصیبوں میں نہ تھا۔ افریقہ میں پہلے مصر کے تابع رہا اور اسے حکم سلیمان بن ملکہ الافضالی نے 53ھ/673ء میں عقیدہ بن نافع کے سپرد کر کے ان کی جگہ اپنے ایک مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابو الہما جزوہ کا مور کردیا۔ ابو الہما جزوہ نے الجزائر پر حملہ کر دیا اور قبول ان غلاموں سمیت ان تک بڑھتا چلا گیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز نے اس بدسلوکی کے خلاف، جو اس کے ساتھ والی مصر نے روا رکھی تھی، طیف حضرت معاویہ جہاز سے شکایت کی اور کچھ عرصہ بعد حضرت معاویہ جہاز کے چائٹھن نے اسے دوبارہ واپس لے دیا۔

افریقہ میں عقیدہ جہاز کے دوبارہ تھروان کی تاریخ تقریباً 62ھ/682ء متعین کی جاسکتی ہے۔ ان کے حریف ابوالہما جزوہ نے اپنے فوج کشی کے دوران میں بربر سردار گنیل کو شکست دے دی تھی اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اب عقیدہ جہاز نے اپنی گزشتہ سیم سے بھی زیادہ شاندار کام کا اہتمام کیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز کی فوج، جس کا ہر اہل دست و پیر بن تھیں اہل دی کی قیادت میں تھا، تھروان سے وسطی المغرب (الجزائر) کی طرف بڑھی اور پہلے زاب میں اور بعد ازاں تابرٹ میں بربر اور پانڈیشی افواج سے تھروا کر آ رہی ہوئی۔ عقیدہ جہاز نے انہیں شکست دی اور ان سے خراج وصول کیا۔ بالآخر وہ طبرجہ کے علاقے میں پہنچ گئے۔

قمارہ کے سردار ایلطان (Julian) نے ان کی اطاعت قبول کر لی اور ان کا فوجی مشیر بن گیا۔ اس نے عقیدہ جہاز کو آٹھائے تھیل الطارق تھرو کر کے اندلس کو ذریعہ تکمیل کے ارادے سے باز رکھا، اور اس خطرے سے آگاہ کیا جو عرب فوج کو انہیں تکم کوہ طلس کبیر اور سوس کے کافر بربروں سے احق تھا، اب عقیدہ بن نافع جہاز نے اب بربروں کی طرف توجہ کی۔ سب سے پہلے انہوں نے زمرہوں کے قلعہ کو، پر قبضہ کیا، شمر دلیلی



(Volubilis) کو فتح کیا اور پھر وسطی کولس میز کر کے درہ (Dra'a) اور موس کے راستے آگے بڑھے جہاں کے باشندوں کا انھوں نے صحرائے لیوئی تک تھاقب کیا، پھر وہ ماسی بحر اوقیانوس کا رخ کرتے ہوئے بلاد آسنی میں پہنچے اور جبل ذران (طلس کبیر) کے صومودہ بربر کی قبائل اور پھر تازہ وراثت تک متغابی (طلس) (Anti-Atlas) کے بربروں کو پہنچا و مقلد کرنا شروع کیا۔ لیکن بظاہر شامہ اور یہ قوہات نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں۔ بسبب انھوں نے فوج کے ہمراہ اپنے دیں کا رخ کیا تو بظاہر انھیں یہ احساس نہ تھا کہ ان علاقوں کو از سر نو فتح کرنا پڑے گا۔ کیلئے لڑا رہا تھا اور اب اس نے منظم طریق پر حراست شروع کر دی تھی۔ عقیدہ پڑھانے والی خوش بختی کے زعم میں اس خطرے کو نظر انداز کر دیا، یہاں تک کہ جب وہ زاب پہنچے تو انھوں نے خطرے کے مقام پر اپنی فوج کو محدود دستوں میں منقسم کر کے انھیں یکے بعد دیگرے قیروان کی طرف روانہ کر دیا۔ انھیں ان بربروں پر بھر سارا تھا جو ان کی اطاعت قبول کر چکے تھے، چنانچہ جب وہ جگہ سے "آڈراس" کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے ہمراہ عربوں کی صرف ایک مختصر سی فوج تھی۔ لیکن زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ صحرائے کنارے مقام تچودہ پر انھیں تسلیہ کے جھنڈوں نے آگھیرا اور 63ھ اور 683ھ میں وہ اپنے تین سو ہمراہیوں سمیت لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی قبریں اسی مقام پر موجود ہیں جو اب ایک چھوٹے سے گاؤں سیدی عقیدہ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ گاؤں تچودہ کی قدیم جائے وقوع کے قریب ہی ہلکے درے کے خوب مشرقی میں چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔<sup>1</sup>

### طارق بن زیاد و بڑھاپہ

طارق بن زیاد بن عبد اللہ، فاتح ہسپانیہ اور اس کا پہلا ولی (شوال 92ھ / جولائی 711ء تا جمادی الاولیٰ 93ھ / مارچ اپریل 712ء) تبا کے بچپن سپ سالاروں میں سے ہے جس نے مختصر ہی فوج کے ساتھ اسپین فتح کیا اور اس میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی جس نے آگے چل کر یورپ کی سیاسی، معاشی اور ثقافتی زندگی میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ بحیثیت انسان دو نقلی فرض خفاں اور بلند ہمت تھا۔

الاورسکی کے نزدیک وہ زمانہ کا برہنہ جبکہ ابن خلدون اسے طارق بن زیاد البلیسی جانتا ہے۔ بعض مؤرخین کی رائے میں دو ایرانی الاصل اور ہریان کا پاشوہ تھا۔ ابن خلدون نے اس کا عملی تجربہ لکھا ہے اور اس کا تعلق مولفہ سے ملایا ہے۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ وہ مسیحی بن نمیر کا آزاد کردہ غلام (موسیٰ) اور تائب تھا۔ طارق بن زیاد کی تعلیم و تربیت موسیٰ بنی قیس اریجے، امیر کرب اور مسلم سپہ سالار کے زیر نگرانی ہوئی تھی۔ طارق نے فنی سپہ گری میں بہت جلد شہرت حاصل کر لی۔ اس کی بہادری اور نقلی چالوں میں مہارت کے چ سہ ہونے لگے۔ وہ نقلی منصوبہ بندی میں براہ کمر تھا اور غیر معمولی ذہین، دودین اور مستعد قائد تھا۔

ہسپانیہ (اندلس) پر حملہ آور ہونے سے پہلے طارق کو اس کی انتظامی قابلیت کی بنا پر فتح کا والی مقرر کیا گیا تھا۔ آخر کار کے اسلامی سولے وائلس کی بڑی قوت سے خطرہ لاحق تھا، نیز دوسرے سرکات کی بنا پر موسیٰ بن نمیر نے ہسپانیہ کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ اس نے دشمن کی طاقت اور دفاعی استحکامات کا جائزہ لیتے اور نقلی فوجیت کی معلومات حاصل کرنے کے لیے رمضان 91ھ / جولائی 710ء میں ایک کم و باں جنگی چارمچہ یز پر مشتمل فنی، اور اس کا کامیابی کا آزاد کردہ غلام طریف بن مالک لکھی تھا۔ طریف جنوبی اندلس میں مقام برازا اس کا نام لکھی اس کے نام پر



طریقہ پر گیا۔ یہاں سے اس نے جزیرہ انظر اوہ پہنچا اور اسے فتح کر لیا۔ اس کی کمپانی کے بعد مدنی بن نصیر نے اپنے نائب طارق بن زیاد کو سات ہزار فوج دے کر ہسپانیہ کی فتح کے لیے روانہ کیا۔ اس فوج میں بربروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کم میں طارق نے جزیرہ انظر اوہ اور سمند کے گورنر کاؤف جو لین کے بڑی جہاز بھی استعمال کیے جو اس نے ایک معاہدے کے تحت کیے تھے۔ اہل انیس پہنچتے رہے کہ یہ تھوڑی مدت میں ہیں اور تاہم آ جا رہے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے لوگ کر کے مہاراشٹر سمندر (آٹا بنائے جراثیر) پار کر گیا۔ اس دوران میں جو شان اپنے ملے جزیرہ انظر اوہ آ جا تا رہا تا کہ ہسپانوی مہمیں رہیں۔ اسلامی لشکر دوشنبہ 24 رجب 92ھ بمطابق 711ء کو ہسپانیہ کے ساحل پر اترا اور اس نے ایک پہاڑ کے قریب اپنے قدم جما لیے جو بعد میں طارق کے نام پر حملہ لٹا دیا کہلایا جسے یورپی زبانوں میں بگا ذکر جراثیر (Gibraltar) کہا گیا۔ جراثیر سے چین قدی کر کے طارق نے قدمہ فرمایا پر قبضہ کر لیا۔

سمندری سفر کے دوران میں طارق نے خواب میں دیکھا تھا کہ نبی ﷺ اور مہاجرین و انصار کھوار میں اٹکائے ہوئے اور کہتے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے طارق! آگے بڑھو اور مسلمانوں کے ساتھ نبی برتاؤ پھر عہد پورا کرنا۔“ طارق نے یہ بھی دیکھا کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام انیس میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہاں ہو کر طارق نے یہ خواب سنا کہ وہیں کوٹایا اور انیس کا مہمان کی خوشخبری دی۔

طارق نے جراثیر سے چین قدی کر کے جزیرہ انظر اوہ فتح کیا تو اسے وہاں ایک بڑھیا ملی۔ اس کا خاندان چین گولی کا باہر تھا وہ بیان کیا کہ تھا کہ ایک امیر تھا اسے ملک میں داخل ہوگا اور تم پر غالب آ جائے گا۔ اس کی بھتیجی یہ کہی کہ اس کا سر بڑا ہوگا اور اس کے پاس شائے پر ایک صل ہوگا جس پر ہل آگے ہوں گے۔ جب بڑھیا نے یہ سن کر طارق نے اپنا شانہ بنگا کیا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے بیان کیا تھا۔ اس کو بھی طارق نے اپنے لیے تک شگون چنا۔ طارق نے جنگ کے لیے ایسی جگہ منتخب کی جو فوجی لحاظ سے اسلامی لشکر کے لیے مصلحت تھی۔ اس کے قریب پانی اور سامان زندگی سہولتیں موجود تھیں۔ یہ جگہ وادی براط (وادی جہد) کے کنارے تھی اور اسلامی لشکر کے عقب میں بحیرہ لا جندا (La Janda) تھی، جسے عرب اخیرہ کہتے تھے۔

شیرازہ دم کے مائل پر سر (La Janda)



جنگ سے پہلے طارق کے فوجی دستوں نے قرب و جوار کے قصبوں اور شہروں کو فتح کر لیا اور وہاں سے فوج کے لیے کئی سامان رسد حاصل کیا۔ ان علاقوں کا گورنر تھیر (Theodmir) تھا اس نے ہسپانیہ کے مغربی قومی (Visigoth) پادشاہ رادرک (Roderic) عربی، لاطینی یا رومانی کی کبھی اطلاع دی۔ رادرک افکار جوار سے لے کر مقابلے کے لیے آیا اور وہاں سے برہانہ کے کنارے خیرہ زن ہوا۔ اس اثناء میں طارق کوسوی تنصیر کی گئی ہوئی مزید پانچ ہزار سپاہی لکھ بٹی چکی تھی۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے طارق بن زیاد نے اپنی فوج کے سامنے جو دلوں انگیز خطبہ دیا، اسامی لڑنے میں اسے بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ آٹھ دن گھسان کا رن پر ۱۱ اور ۱۲ فرکار ہسپانوی فوج کو شکست فاش ہوئی (28 رمضان 92ھ 191 جولائی 711ء) اور غارہ رادرک بھاگ نکلا لیکن اس کے انجام کا علم نہ ہو سکا۔ یہ جنگ اس اعتبار سے فیصلہ کن تھی کہ ہسپانوی فوج پھر کہیں بھی متحد ہو کر اسامی افکار کا میانی سے مقابلہ نہ کر سکی۔ فاتح طارق بن زیاد کے لیے اب میدان صاف تھا۔ اس نے اندلس کے جنوب مغربی علاقے کا راج کر کے سوہا قاس کے مشہور شہر شونہ اور اس کے بعد حصن المدور، قرمونہ، اشبیلیہ، اسجہ، قرطبہ، ماقدرہ، البیرہ، دیبہ اور بلرہ اور غلطہ پر قبضہ کر لیا۔ قرب طارق کے حکم سے مضیف نے اوائل 93ھ (اکتوبر 711ء میں فتح کیا۔ ان فتوحات کے بعد طارق نے شمالی اسپین کا راج کیا اور وہاں اسحقہ (استوریاس) اور پرموہہ چلیا فتح کیا۔ ان مہمات میں بہت زیادہ مال غنیمت ہاتھ لگا جس میں مائیکہ سلیمان کا تھومس ذکر 1۲ ہے۔ کیا جاتا ہے کہ بہتر ذریعہ سے بنے اس دسترخوان کے 960 پائے تھے اور وہ چاقو، مرجان اور موتیوں سے مزین تھا۔

قومی پادشاہ رادرک کی شکست فاش اور طارق کی حیرت انگیز فتوحات کی خبریں سن کر فرہجے کے والی موتی بن نصیر نے حکومت اپنے بیٹے عبداللہ کے سپرد کی اور خود اطوار و جزاؤں لے کر رمضان 93ھ 1 جون 712ء میں آئے کو بیور کر کے ہسپانیہ میں جزیرہ انضر (ام میں اتر)۔ موتی جس پہاڑی کے قریب اترے وہ جبل موتی کہا لے گئی۔ ان کی فوج میں زیادہ تر عرب اور شاہی سپاہی تھے۔ انھوں نے طارق کے منتوہہ و جنوبی علاقوں کو پیچہ ذکر غیر مفتوح حصوں کا راج کیا اور شونہ، قرمونہ، اشبیلیہ اور رادرہ فتح کیے۔

94ھ 713ء میں موتی اور طارق کی طاقتات غلطہ میں ہوئی۔ دونوں سپہ سالاروں نے منتوہہ علاقوں کی انتظامی صورت حال کا جائزہ لیا اور داخلی حکمت عملی کا خاکہ اور مزید فتوحات کا منصوبہ تیار کیا۔ اس نے مزید مہمات پر روانہ ہونے سے پہلے اپنی فوج کو انتظام چاری کیے، جو عسکری لڑنے میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس نے عربی اور لاطینی زبانوں میں نئے نئے مطرب کرائے۔ منصوبے کے مطابق دونوں سپہ سالاروں نے مہمات کا آغاز کیا اور شمال مشرقی اندلس کے علاوہ جنوبی فرانس میں چٹن قندی کر کے تین اہم شہروں اور بونہ (Narbonne)، کورون اور اوینون (Avignon) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے اندلس کے شمال مغربی حصوں پر فوج بھیجی کی۔

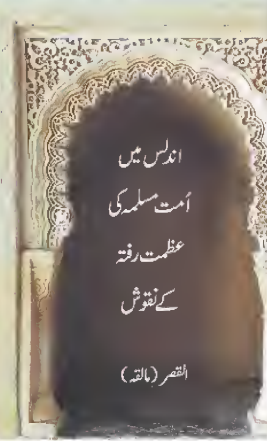
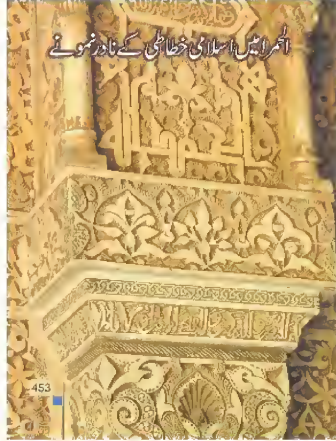
موتی بن نصیر اور طارق بن زیاد کی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا کہ غلطہ ولید بن عبدالملک کا قاصد دمشق سے یہ حکم نامہ لے کر پہنچا کہ موتی اور طارق دونوں جلد داراقت و دمشق پہنچ جائیں۔ موتی نے چند مزید فتوحات کی خاطر غلطہ کے اندامی کس میں تاخیر کی۔ ہسپانیہ قریب قریب فتح ہو چکا تھا، چنانچہ موتی نے دمشق جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے بھادر ارادہ کا قائل بیٹے بھامز پر کو، جس نے ہسپانیہ میں بہت معرکے مارے تھے، ہسپانیہ کا والی مقرر کیا اور خود طارق بن زیاد کے ہمراہ 95ھ 714ء میں انگیز مال غنیمت لے کر ہسپانیہ سے ہیبت کے لیے رخصت ہو گیا۔ دمشق پہنچ کر موتی بن نصیر اور طارق بن زیاد ایسے حکیم فاتح سپہ سالاروں کی عسکری زندگی کا خاتمہ ہو گیا اور انعام کا رد و گمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اگر طارق اور موتی در پار و پیش کی غیر دائمی مندرجہ مداخلت سے آواز رہتے تو نہ صرف اندلس کی تاریخ مختلف ہوتی بلکہ آج عرب اسلامی دنیا کا حصہ ہوتا۔<sup>4</sup>

<sup>4</sup> قس اتر اور دو دائرہ حارف اسلام سے: 302/12، الکامل فی التاریخ: 268/4.

## ہسپانیہ

(اقبالؒ کی نظریں)

ہسپانیہ تو خون مسلمان کا امیں ہے  
پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں  
روشن تھیں ستاروں کی طرح ان کی سنانیں  
پھر تیرے حیموں کو ضرورت ہے حنا کی؟  
کیونکر خس و خاشاک سے دب جائے مسلمان  
غریب بھی دیکھا مری آنکھوں نے دیکھیں  
دیکھا بھی دکھایا بھی، سنایا بھی سنا بھی  
مانیر حرم پاک ہے تو میری نظر میں  
خاموش ادا میں ہیں تری بادِ سحر میں  
نیچے تھے کبھی جن کے ترے کوہ و کمر میں  
باقی ہے ابھی رنگ مرے خون جگر میں!  
مانا وہ تب دتاب نہیں اس کے شر میں!  
لنکین مسافر نہ سفر میں نہ حضر میں!  
ہے دل کی تسلی نہ نظر میں نہ خبر میں!



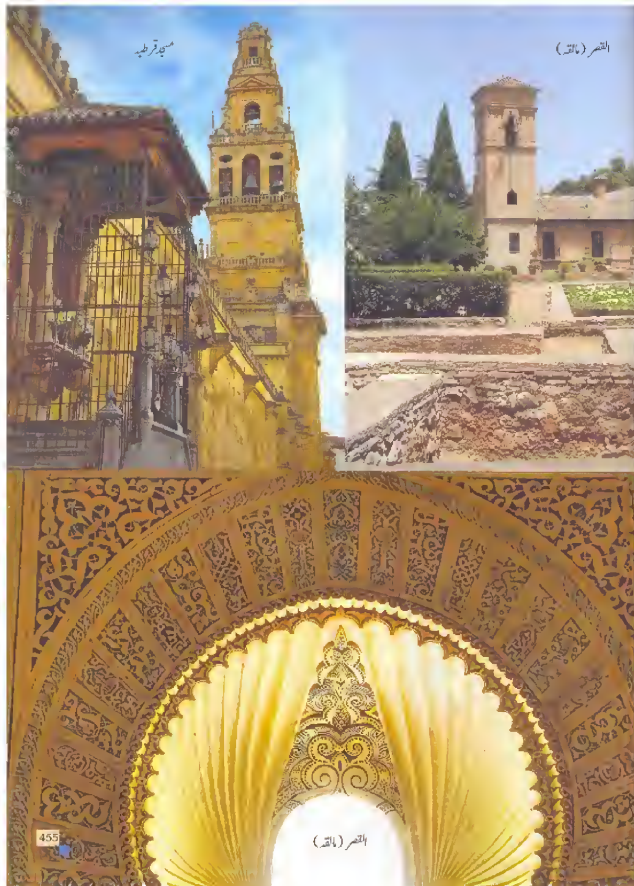
انقصر (ماتقہ)





اسپین میں برجوں کی ایک جگہ میں اسٹائیٹھروں اور مین کا تعمیر کردہ (Torre de oro) (دور)





القصير

القصير

455

القصير

### محمد بن قاسم ثقفی رضی اللہ عنہ

محمد بن قاسم بن محمد بن حکم بن ابی جعفر عرب کے مشہور قبیلہ بنی ثقفیہ کا ایک نامور قائد اور فاتح تھا۔ اس کی والدہ کا نام حمیدہ اُحلی تھا۔ اس کی ولادت تقریباً 75ھ میں عائشہ شہر طائف میں ہوئی۔ اس کے والد قاسم، تاج بن یوسف کے سگے بچہ زاد بھائی تھے، چنانچہ جب تاج (بعد از سنہ 75ھ) عراق کا حاکم اُعلیٰ ہوا تو اس نے قاسم کو اُعرسہ کا عامل مقرر کر دیا۔ محمد بن قاسم نے عائشہ اُعرسہ ہی میں تعلیم پائی۔ اسے موسم بہار کے ایک خوشبودار پودے اُجبار سے خاص شگفتہ تھا، اس وجہ سے اس کی کنیت اُجبار ہو گئی۔ چچ نامہ میں اس کا لقب حماد اللہ بن یحییٰ فارسی مترجم علی لکھتی کی خوش اعتمادی کا نتیجہ ہے۔

تاج کو محمد بن قاسم سے خاص محبت تھی۔ اس نے اپنی بہن زینب کو محمد بن قاسم یا اُجیب بن حکم سے شادی کی ترغیب دی مگر (عائشہ عریضہ کی مناسبت سے) زینب نے اُجیب سے شادی کر لی۔ محمد بن قاسم کی شادی جو قیس کے قبیلہ مدہ بن زید میں ہوئی۔ چچ نامہ میں تاج کی لڑکی یا راجا داہری کی بیوی لادئ سے محمد بن قاسم کی شادی اور اس کی ملکہ یحییٰ بن یونس کے بیانات شخص اُفسانہ ہیں۔ ذہیبہ داہرائی الاثیر کے بقول جی ہو کر مر گئی تھی۔

محمد بن قاسم کی شہرت اور عظمت اس کے عسکری اور انتظامی کارناموں کی وجہ سے ہے جو اس نے اُنکلی چھوٹی عمر میں انجام دیے۔ 90-91ھ میں جب محمد بن قاسم کی عمر 19 برس کی تھی، قزاق نے اسے فارس میں کمرہ قیاس کی سرکونی کے لیے ایک فوجی مہم کا قائد مقرر کیا اور محمد نے ان قبائل کی طاقت کو توڑ کر انہیں مطیع کر دیا۔ اس نے شہر شیراز کی بنیاد ڈالی اور اسے فارس کا پانے تختہ بنایا۔ شاہ پور ہریان کی طرف مزید فتوحات حاصل کیں اور آفریں رسنے پر سیکھ کی تیاریاں کر چکا تھا کہ تاج نے اس کو مدد کی فتح کے لیے حاصر کیا۔ اس وقت محمد کی عمر 17 برس کی تھی۔<sup>1</sup>

1. تاجذکر از اردو دکن و حارث اسامیہ 345/347-347.



### باب اول

محمد بن قاسم کی سندھ روانگی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ خزیرہ یا قوت (۱۸۰) کے راجہ نے قباچ بن یوسف کے پاس کچھ مسلمان عورتیں اور بچے روانہ کیے جن کے والدین قوت ہو چکے تھے جو کہ تاجر تھے۔ جس جہاز میں وہ سوار تھے، اسے راستے میں دیکھل کے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت جو یرہا کی تھی، اس نے قباچ کو پکارا۔ یہ بات آخروان تک پہنچ گئی تو اس نے کہا: لیکن! پھر سندھ کے راجہ داہر سے عورتوں اور بچوں کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ داہر نے کہنے لگا: میرا اس میں کوئی اختیار نہیں، انہیں تو ڈاکوؤں نے لوٹا ہے۔ قباچ نے عید اللہ بن جہان کو دیکھل روانہ کیا۔ وہ سندھ کی لڑائی میں شہید ہو گیا۔ پھر قباچ نے پزیریں بن کھنڈھنلی کو دیکھل جانے کا حکم دیا جبکہ ان دنوں عثمان میں تھا۔ جب اس کا اہل سندھ سے مقابلہ ہوا تو اس کا گھوڑا جک گیا اور دشمن نے پھر کر اسے کچھ شہید کر دیا۔ دشمن نے کہا ہے بدھ مت کے پیروکار جانوں نے اسے قتل کیا تھا۔

۹۲ھ کے نصف آخر میں محمد بن قاسم شیراز سے فتح سندھ کے لیے روانہ ہوا اور ان کے بھائی داہر اور رائل فتح کرتے ہوئے دیکھل پہنچ گیا۔ دریں اثنا آرمین، اسٹے اور دیگر سازد سامان کے کئی جہاز بھی دیکھل آ پہنچے۔ محمد بن قاسم نے یہاں ایک شہنشاہی، شہنشاہی پر تیرے گاڑ دیے اور جھنڈے لٹک کر دیے گئے اور تمام لوگ اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے آ گئے۔ ایک بھینس بھی نصب کی گئی جو "عروں" کے نام سے معروف ہے۔ پانچ سو آدمی مل کر اسے چلاتے تھے۔ دیکھل (کے قتلے) میں جہاز تار نہاد کا بہت بڑا اہم تھا۔ اس کے لوہے ایک منظر کا پائس تھا جس پر سرخ جھنڈا نصب تھا۔ جب ہوا چلتی تو جھنڈا اُپر اُرتا تھا۔

اس دوران میں قباچ کے خطوط محمد بن قاسم کو پہنچ رہے تھے اور وہ بھی اپنے خطوط میں آچرہ کے لاکھنوں پر اس کی رائے طلب کرتا تھا۔ خدا کتا بہت کا پھل برتیرے روز ہوتا تھا۔ قباچ کا ایک خط آیا جس میں یہ درج تھا کہ "عروں" بھینس کو مشرقی جانب نصب کرو۔ پھر بھینس والے سے کہو کہ وہ ان کے جھنڈے پر پھر برسا لے۔





جہاد (۵۷ھ) کے کھنڈر

چنانچہ جہنم سے بے چارے سارے گئے تو وہ بچے کر گیا۔ شیر والے قلعے سے باہر آ کر لڑنے لگے۔ عراقی میں انھیں ہزیمت اٹھانی پڑی تو واپس قلعے میں چلے گئے۔ محمد بن قاسم نے سبز جہاں ہذا کو قلعہ کی دیواروں کے ساتھ لگائیں تو مجاہدین ان کے درمیان سے قلعے میں داخل ہو گئے اور وسیلہ ریح ہو گیا۔ بہت غلے کا جہاد مارا گیا۔ محمد بن قاسم نے 4 ہزار مسلمانوں کو یہاں آ پا کیا اور ان کے لیے جامع مسجد کی بنیاد رکھی۔<sup>1</sup>

اس کے بعد محمد بن قاسم نے دریائے سندھ (مہران) کے دائیں کنارے نیردان (قبول آباد دی بون) کوٹ، سیوان اور بدمید کے علاقے فتح کر لیے، پھر کشمیر کا پلہا پامدہ کر پامہا (دیریں) سندھ کے ٹٹٹ دبانے (ڈیلن) میں سے دریائے سندھ کم پار کیا اور 10 رمضان 93ھ جون 712ء میں ماہر (قبول آباد دیری) "ارود" یا دیو پری کے قلعے کے نزدیک سندھ کے راجا داہر کے لشکر کو شکست دی۔ داہر مارا گیا۔ محمد بن قاسم اب آگے بڑھا اور دریائے سندھ کے بائیں جانب کے سارے قلعے بہرورد، وحلیہ، دیریں آباد اور آخر میں پائے تخت اُردو فتح کر لیے۔ پھر آگے بڑھ کر اچھ اور مٹان کے علاقے فتح کیے، پھر کشمور تک اپنی سیاسی حدود کو بڑھا لیا۔ پھر راجپوتانے میں سلطان (جینمل) اور کھلیا وائر میں مسرت (سوراشٹر) کی طرف فوجیں بھیجیں۔ وہاں کے حکمرانوں نے اعانت قبول کر کے صلح کے معاہدے کر لیے۔ خود محمد بن قاسم نے قزبات کے پائے تخت کیج (کیور انڈر داہم آباد) پر لشکر کشی کی اور راجپوتانے سے کھاکر بھاگ گیا۔

اب محمد بن قاسم نے شمالی ہندوستان کی طرف توجہ کی اور قزج کے راجا کو اعانت اور صلح کا پیغام بھیجا مگر اس نے اٹکا کر لیا، لہذا محمد بن قاسم قزج پر حملہ کی تیاریاں مکمل کر کے روانہ ہوا اور شیر اودھا پور (اود سے پور) پہنچا تھا کہ دارا کاخانیہ سے اس کی معزوری کا حکم نامہ پہنچا۔ سندھ کے نئے حاکم یزد بن ابی کھنڈنکس نے محمد کو گرفتار کر کے واپس عراق بھیج دیا۔ لیکن خلیفہ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی معاذ بن عبد الرحمن نے، جو خاقانی تھا، اسے واسا میں قید کر لیا، کیونکہ صلح کے بعد قزج کو تاج نے قتل کیا تھا جس کا انتقام اس نے محمد بن قاسم سے لیا اور اسے ذہبت و عذاب پہنچا کر قتل کر دیا۔<sup>2</sup>

محمد بن قاسم کی معزوری اور گرفتاری کا سبب یہ تھا کہ خلیفہ ولید نے اپنے بھائی سلیمان کو خلافت سے محروم کرنے کے لیے اپنے بیٹے عبد الرحمن کے لیے بہت لٹا شروع کی تھی۔ خاقانی نے اس سازش میں داہد کی پوری پوری حمایت کی اور خود محمد بن قاسم کو بھی کھٹاکہ سلیمان کی ذہبت ترک کر دی جائے مگر یہ سیاسی سازش کامیاب نہ ہو سکی، کیونکہ خاقانی رمضان 96ھ میں مر گیا اور اس کے بعد خلیفہ ولید بن عبد الملک بھی چھ ماہی (آفر 96ھ) میں فوت ہو گیا۔ اب سلیمان نے ولید کے تمام حامیوں سے اقلیم لینے کی ضمان لی اور تاج کے بدلے محمد بن قاسم کو ولید کی طرف قزج کا ولید ونگھٹا پڑا، چنانچہ اسے معزول کر کے گرفتار کر لیا گیا۔

1. تفصیل از جہودہ انساب العرب : 267، فوج البلدان : 425-423، الکامل فی التاريخ : 250/4۔

2. الکامل فی التاريخ : 282/4، فوج البلدان، ص: 440۔



نقشہ 151

محمد بن قاسم کی قریبی مہمات

پنجاب، سندھ اور دکن

قدیم سندھ کی بندرگاہ دہلی اور سندھ کے درمیان کئی واقعے تھے۔ 1958ء میں دریافت شدہ شہر پشاور کے کنٹرولڈ ریزون اور کراچی کے آئر پور میں واقع ہیں۔ پشاور کا کراچی سے 45 کلومیٹر اور سندھ سے 100 کلومیٹر ہے۔ پشاور کے قریبی قلعے گارہ اور میر پور ساکرو ہیں۔ پشاور کا پشاور کی گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کے قریب میں ایک گاؤں کے دیہات پر واقع تھا جبکہ اسٹریٹری دہلی اور پشاور کا ذکر آگے آگے کرتا ہے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ دہلی کی کراچی کا پیش رو تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ 33/1:522/9)

محمد بن قاسم اپنے عدل و انصاف اور رواداری کی وجہ سے سندھ میں بہت جلد ہو چکا تھا، ابتداً دہلیب اسے گرفتار کر کے واپس بھیجا گیا تو یہاں کے لوگ اس مدد سے کی وجہ سے رونے لگے اور شیر کربج (کیر) میں اس کی مورتیاں بنائی گئیں۔<sup>1</sup> محمد بن قاسم کوئی حکومت کی اس غیر دانشمندانہ روش پر افسوس ہوا اور اس نے شاعر عربی کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا:

أَفْشَا هَوْنِي وَأَقْبَى خَلْسِي أَفْشَا هَوْنًا  
لَيْتُومَ تَجْرِي هَذَانِ وَتَسْأَلُ كُنُوزِي

”مجھے بے رنگ کھو بیٹھے اور کیسے بڑے جو غمزدگ کو کھو بیٹھے، جو جنگ کے دن اور سرحد کی حفاظت کے لیے کام آیا کرتا تھا۔“

یہ 96ھ (715ء) کا واقعہ ہے۔

محمد بن قاسم کے حالات اور کارناموں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ وہ فطری طور پر ان تمام صفات سے متصف تھا جو ایک قائد اور سردار میں ہونی چاہئیں۔ وہ ایک ہوشیار سپہ سالار کا مایاب سیاستدان اور عمل درستی کا شہسوار تھا۔ ذاتی طور پر ایک عظیم دوست و خوش مزاج انسان اور بلند پایہ کا شاعر تھا۔ بھلا! المرز پائی کان من رجال الدهر لثقی وہ اکابر زمانہ میں سے تھا۔

محمد بن قاسم کی داد دہش سے صرف دو فرزند ہی معلوم ہیں: (1) عمرو بن محمد، جو نہایت ہوشیار اور بہادر سپہ سالار تھا اور جس نے سندھ کے حاکم اعظم بنی ہاشم بنی کے عہد 110ھ تا 124ھ میں گجرات کی طرف نمایاں فتوحات حاصل کیں اور ان فتوحات کی یادگار کے طور پر سندھ کے پائے تخت منصورہ کی بنیاد ڈالی۔ اعظم کے بعد عمرو سندھ کا حاکم مقرر ہوا اور تقریباً ساڑھے چار سال (121ھ تا 126ھ) حکمران رہا تا آنکہ منصورہ میں شہید ہوا۔ (2) محمد بن قاسم کا دوسرا بیٹا قاسم تھا جو شہید ہشام کے عہد (724 تا 743ء) میں تقریباً پانچ سال اور کچھ مہینے ہمسرے کا حاکم رہا۔<sup>2</sup>



باب المقام (کراچی)

1 دیکھئے فتوح البلدان، ص: 440۔

2 راجح: انوار اردو دائرہ معارف اسلام، ص: 348، 347، 19۔

تیسرے شخصیات و مشاہیر (تاریخی خاک)

### یزدگرد سوم

یہ یخسارسان سے تعلق رکھنے والا آخری بادشاہ ہے جس کی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ ایران میں اسلامی فتوحات کے دوران میں بادشاہت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا۔ اس کا نسب ہے: یزدگرد بن شہریار بن کسری (خسرو پہلوی)۔  
اس کا باپ شہریار دی صورت شیریں کا بیٹا تھا جو خسرو پہلوی کی محبوب بیوی تھی۔ یزدگرد کے اٹھارہ بیٹے تھے۔ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں جن کے نام پوریاں زشت اور آذر مہد زشت ہیں۔ شہریار اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔  
ساسانی دور بار میں تھے

مؤرخین کا خیال ہے کہ یزدگرد نے کسری (خسرو) سے کہا تھا: میرے ایک چوتے کے ہاتھوں سلطنت برپا دی اور زوال کا شکار ہو گی، چنانچہ کسری نے حکم دیا کہ اس کے لڑکے عورتوں سے دور رہیں۔ تجرد کا یہ عمل ان پر بہت شاق نظر رہا۔ شہریار نے اپنی ماں شیریں کو دھمکی دی کہ اس کے پاس کوئی عورت الٹی جائے ورنہ وہ اپنے آپ کو جان سے مار ڈالے گا۔ اس کے پاس نہایت گلی بلی قسم کی ایک ٹولہ بھی تھی جو گلی بلی کرتی تھی۔ وہ جانے ہوئی اور شیریں نے اس کو نظر بند رکھا، یہاں تک کہ اس نے یزدگرد کو بتا دیا۔ شیریں نے اس کی پیچھے گلی بلی کر کے چھوڑ دیا۔ پھر اس نے خسرو پہلوی کو بتایا تو وہ اسے قتل کر دے گا۔ شیریں نے خوفزدہ ہو کر اس پر سزید پردہ ڈالے رکھا اور یزدگرد کو میدان یا سواد عراق میں چھپا دیا گیا۔



خسرو پہلوی کا چادری کرہ طاقی سکہ

بعد ازاں ایرانیوں نے خسرو پہلوی کی حکومت کے اوتھوہوی سال اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے اس کے بیٹے شیرویہ بن مریم (شیریں) نے قتل کر دیا۔ پھر شیرویہ نے اپنے سترہ بھائیوں کو بھی قتل کر دیا تاکہ ایران کی بادشاہت پر اس کا کوئی مدعی نہ رہے۔ یزدگرد کا باپ شہریار بھی انھی مقتولوں میں شامل تھا۔

اس شاق حادثہ کی غمناک خبر یزدگرد کی ماں نے آئے، جبکہ اس کی خرابی میں سال تھی، بھلا کر اس کے تخیلات بظلم پہنچا دیا۔ آٹھ ماہ کی عمر اس کی بعد شیرویہ کو قتل کر دیا اور وہ مر گیا۔ اس وقت خالد بن ولیدؓ تیرہ سال کے تھے۔ شیرویہ کے بعد اس کا بیٹا اروشیر، جو ابھی بچہ تھا، بادشاہ بنا مگر ایرانیوں نے اسے قتل کر کے فرخزاد کو قابضی طور پر بادشاہ بنادیا۔ جلد ہی ایرانی سپہ سالار اروشیر نے اس کے خلاف بغاوت کی اور فرخزاد بادشاہ بن چیتا۔ مگر ایرانیوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد حکومت کی باگ ڈور یزدگرد کی چھوٹی اور کسری (خسرو پہلوی) کی بیٹی پوریاں زشت نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔





یزدگرد بادشاہ کے روپ میں

رمضان 35ھ 1 نومبر 634ء میں محرمہ یوسف میں ایرانیوں کو شکست ہوئی تو رستم اور فرزوان نے مسلمانوں کے کسی عرشِ خروما کی اور آلِ کسریٰ کی عورتوں اور لونچوں پر تشدد کیا حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے اعتراف کیا کہ یزدگرد موجود ہے۔ تب انھوں نے ہنطڑ میں اردشیر کے اہلِ قبیلہ کے سے میں آئے تاج پہنایا اور پاؤں دینا کر دہائی لے آئے جبکہ اس کی عمر ایکس سال تھی۔ یہی قیدہ 135ھ 1 دسمبر 634ء کا واقعہ ہے۔ پھر رستم نے مسلمانوں کے خلاف سواد عراق کے متعلقہ علاقے میں بغاوت کی آگ بھڑکائی۔ اس کا ارادہ تھا کہ اس بغاوت کے ساتھ وہ خود بھی حملہ آور ہوگا۔ اس پر عثمانی خلافت نے مسلمانوں کے ہمراہ چھپائی اختیار کی اور مصر کی جانب نکل گئے یہاں تک کہ مدینہ منیٰ واقعہ بیت المقدس کا محاصرہ 35ھ 135ء 501 مارچ 636ء کو قادیسیہ میں اتر آئے رستم نے چاہا کہ قادیسیہ میں ایرانی فوجوں کی سپہ سالاری سے دست کش ہو جائے لیکن یزدگرد نے اسے مجبور کیا کہ وہ اپنے عہد سے پرہیز کرے۔

ایرانیوں کی شکستیں اور یزدگرد کی رسوائیاں

جنگ قادیسیہ میں ایرانی لشکر شکست سے دوچار ہوا اور رستم قتل ہوا۔ مسلمان مدائن کی جانب بڑھے اور رستم نے مدائن میں داخلہ کرنا ناکامیور کر لیا۔ یہ کچھ کر یزدگرد نے اپنے "نظم" (سٹیجنگ) سے بھاگنے ہی میں عافیت پائی۔ شامی کارندوں نے اسے ایک ڈکری میں ڈالا اور نیک کی جھپٹی بالٹیوں سے لٹکا کر پیچھے کھینچا دیا اور اس نے فرار ہوتے ہوئے جس قدر ہو سکا اپنے خزانے اور مال و دولت طوائف منتقل کر دیے۔ راستے میں طوائف کے مقام پر اس نے جتنے لشکر و حباب ہوئے، منع کیے لیکن انھیں پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب یزدگرد طوائف سے رے کی جانب بھاگ گیا۔



اس کے بعد ہندو میں اہمیتوں نے ایک لاکھ پندرہ ہزار فوج جمع کی جسے مسلمانوں نے شکست دے کر تخریب کر دیا۔ پھر مسلمانوں کے لشکر دو ہزاروں میں کوٹ اور ناصر سے روانہ ہوئے اور ساری سامانی سلطنت کو فتح کرتے چلے گئے جبکہ یزدگرد ان کے آگے بھاگ رہا تھا۔ جب یزدگرد نے پہنچا تو ہاں کے حاکم امان چاہو نے اس کے خلاف بغاوت کر دی، اس سے میر جیٹی، واسپہ کیلے کچھ دستاویزات لکھوائیں اور ان پر ہیر لگا کر یزدگرد کو لوٹا دی۔ یزدگرد کو ذلت اور عدم تحفظ کا احساس ہوا تو وہ رے سے اسطہان روانہ ہو گیا۔

ہندو کی جنگ کے بعد مسلمان اسطہان کی طرف متوجہ ہوئے تو یزدگرد پہلے آسٹور اور وہاں سے کرمان چلا گیا اور کرمان کے امپائی گورنر (مرزبان) کے سامنے اپنی بڑائی بتائی۔ گورنر نے اپنے کاندوں کو حکم دیا تو انھوں نے یزدگرد کو ہانک سے کھینچ کر گرادیو۔ گورنر نے اس سے کہا، "تو مملکت کے بنائے کسی بستی کی تخریب کی۔ ہاؤن بھی نہیں۔ اگر تھ میں کوئی بھائی ہوتی تو تیرا یہ حال نہ ہوتا۔" یزدگرد وہاں سے سیستان چلا گیا۔ سیستان کے حاکم نے اس کی عزت افزائی کی۔ یزدگرد نے اس سے خراج کا مطالبہ کیا تو وہ چل گیا اور انکار کر دیا، پھر یہ دھمکا رہا تو آوارہ آدی سیستان سے خراسان چلا گیا جبکہ اس کے ہمراہ چار ہزار لوگ تھے جن کی اکثریت باہر چیلوں، نوکروں، عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی اور ان کے درمیان ایک بھی جنگجو نہ تھا۔ خراسان کے سردار نے اس کا استقبال کیا اور تقسیم بھالا یا۔ یزدگرد کے پاس اپنی ذات پر خرق کرنے کے سوا اپنے ان مصاحبوں پر خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا۔

شاہ ابراہان در بدر

دریں اثنا، احنف بن قیس رئیس دیلمی مسلمانوں کے ہمراہ خراسان میں داخل ہوئے۔ انھوں نے ہرات فتح کیا اور پھر مرو شاجان کی جانب روانہ ہوئے۔ یزدگرد وہاں سے نکل کر اپنی سلطنت کے سرحدی شہر مرو کو بھاگ گیا اور ترک خان، شاہ سفید اور شہنشاہین کو لکھا کہ وہ اس کی مدد کریں۔

مرو (زکانتان) میں چھٹی صدی عیسوی میں قبر شہدہ عظیم قرققہ جو سلطان سلجوقی کا محل بھی رہا۔



اختلاف بن گئیں مراد روکی جا تب یہ تو پروکروٹج کی طرف بھاگ گیا۔ مسلمانوں نے اس کا تعاقب کر کے اسے جھست دے دو چار کیا۔ اب وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ رہا۔ اسے بیچوں پار کر کے ترک خاقان کے پاس چلا گیا۔ خاقان نے اس کی درخواست قبول کی اور ایک لشکر لے کر پہلے پہل اور پھر مراد و تک آیا لیکن ترکوں کا مورال ایسا جنگ کے بہت دیر پہلے کے بعد جس کا انہیں کوئی فائدہ نہ تھا، بہت ہو گیا تھا، چنانچہ وہ پلٹ گئے۔ ادھر یہ دگر دہلا خاقان کا چچا جس اس نے اپنے خزانے چھوڑے تھے۔ انہیں لٹکوا دیا اور چاکر انہیں لاکر ترک خاقان یا شام خاقان کے پاس جانے اور اس سے اتحاد کر لے لیکن اس کے ساتھیوں نے یہ فیصلہ مسترد کر دیا۔ اسے میں اختلاف وہاں پہنچ گئے۔ یہ کچھ کر یہ دگر دہلا کی تلاش میں فرنا نہ (ایک بیان) کی طرف بھاگ گیا اور مسلمانوں نے اس کے خزانے بطور مال بیعت حاصل کیے۔

یہ دگر دہلا بیعت جو قوف اور تا بھڑ آدمی تھا۔ اس نے سلطنت کے انتظامی معاملات چلانے کی تربیت باطل حاصل نہیں کی تھی۔ ترکوں کے سردار (طرحان) نیزک نے اسے کھٹاکر میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جواب دیا: ”تو میرے غلاموں میں سے ایک غلام ہے، تجھے جرأت کیسے ہوئی کہ مجھے اپنی بیٹی کا رشتہ پیش کرے؟“ چنانچہ ماہو یہ اور نیزک یہ دگر دہلا کے خلاف متحد ہو گئے اور انھوں نے اس کے ساتھیوں اور گھوڑوں کو قتل کر دیا اور اس کا ساز و سامان لوٹ لیا۔

یہ دگر دہلا عبرتناک انجام

یہ دگر دہلا سے چلا اور دریائے مرعاب کے کنارے واقع آٹا پیٹھ کی جنگ کے مالک کے گھر میں دو راتیں چھاپا، ہانگہ کے مالک کو چاہا تو اس نے ماہو پر اطلاع دی۔ ماہو نے اس کے ساتھ اپنے سپاہی روانہ کیے۔ جنگ کے مالک نے یہ دگر دہلا کے ساتھ اس کا سر بچر سے بچل دیا، پھر ایک کھلا ڈی سے سر کاٹ کر ان کے حوالے کر دیا۔ کھلیات میں کچھ اختلاف ہے، تاہم اس کا دھڑ دریا سے مرعاب میں پہنچ گیا تھا۔ زرعی مٹی کے دانے کے پاس وہ ایک کھڑی سے جالٹا تو سرو کے مٹران نے اس کی داؤی شیریں کے استراہ میں اسے نکالا اور دن کر کے وہاں اس کا حمار بنا دیا۔ ۱۶ سالہ انداز سے کے مٹائی یہ دگر دگر ۵۵۱/۵۵۱ میں قتل کیا گیا جبکہ اس کی عمر اسی سال تھی۔ ایرانی اپنا کینڈر ہر بادشاہ کے تخت پر بیٹھنے کی تاریخ سے شروع کرتے تھے، چنانچہ ان کی یہ تقویم اب تک جاری ہے جسے ”یہ دگر دگر تقویم“ کہا جاتا ہے۔

یہ دگر دگر ونگ کا آدمی تھا اور نہ سیاست کا، یہ اس کی تقدیر کا کھٹاکر اس کا سامنا ایرانی تاریخ کے سخت ترین مد مقابل سے ہوا، حالانکہ وہ اس کا بلی نہیں تھا۔ علاوہ ازیں تجویز بہر حال اسلام کی ہم بل نہیں تھی، چنانچہ اس کی حکومت کو زوال آتا ہی تھا اور یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کی سلطنت گردشِ اہام سے مسلمانوں کے زیرِ نگیں نہ آتی!



دریا سے مرعاب (قاسطن) کا ایک منظر

### رستم بن فرخزاد

رستم ایک شہسوار، جنگ جو اور سیاست کارن میں اول درجے کا آدمی تھا<sup>۱</sup> جس نے ایران میں اسلامی فتوحات کا سامنا کیا اور قادیسیہ کی جنگ میں قتل ہوا۔ اس کی نسبت کے مختلف روایات مختلف ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یارمزی تھا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق دورے یاہرہن کا باشندہ تھا۔ انجمن حسانیہ صاحبیت کا مالک تھا۔ ایک دھند اس کے پاس ایک گھوڑا ڈالیا گیا۔ اس نے ایک دست انگلی اور گھوڑے پر جا بیٹھا، حالانکہ اس نے گھوڑے کو چھوڑا نہ اس کی رکاب میں پاؤں ڈالا تھا۔ رستم بکوی ہوتے ہوئے سخت کا فر تھا۔ اس نے قادیسیہ میں کہا: ”کل ہم نہیں ہیں ڈالیں گے۔“ ایک آدمی بولا: ”ہاں اگر اللہ نے چاہا تو۔“ وہ بولا: ”اگر اللہ نہ چاہے جب بھی۔“

دور بارشاہی میں جنگاے

خسرو پرچ کے بیٹے شیردہ نے ہر اس شخص کو قتل کر دیا تھا جو کسریٰ کو شیردان کی نسبت سے اس کا مد مقابل تھا۔ پھر شیردہ کا کم سن بیٹا اور شیر بادشاہ بنا مگر ایرانوں نے اس کے خلاف بغاوت کر کے کسریٰ اور بہرام کو کے درمیان کے تمام شاہی سپہ سالاروں کو مار ڈالا۔ اس کے بعد وہ بادشاہوں کے بحران کا شکار ہو گئے اور آل ساسان کا کوئی آدمی نہیں بچتا تھا جسے وہ بادشاہت کا تابع نہ سمجھتا تھا، چنانچہ انھوں نے فرخزاد بن بندوان کو بادشاہ بنا دیا جب تک کہ بنی ساسان کا کوئی آدمی نہ ملے اور وہ اس پر مشتق نہ ہو جائیں۔ بعد ازاں شیر براز بغاوت کے دور پر بادشاہ بنی شہنشاہ کا بیٹا جس روز بعد وہ بھی قتل ہو گیا۔

اب دخت زنان ملک بنی لکن وہ جلد ہی اس حکمرانی سے دستبردار ہو گئی۔ اس کے بعد شاہ پور بن شیر براز بن اور شیر نے بادشاہت سنبھالی اور اس کے قدامت کاموں کی ذمہ داری رستم کے باپ فرخزاد بن بندوان نے اٹھائی۔ اس نے شاہ پور سے مطالبہ کیا کہ وہ کسریٰ کی بیٹی آرمیڈخت کی اس سے شادی کر دے۔ شاہ پور مان گیا لیکن آرمیڈخت نے انکار کر دیا اور فرخزاد کے خلاف سازش کی، چنانچہ اسے کرائے کے قاتل سیووش نے قتل کر دیا۔ اسی طرح اس قاتل نے شاہ پور کو بھی قتل کیا، اور پھر آرمیڈخت نے بادشاہت کا تاج بچھن لیا۔

ملکہ کی ہجرت ناک موت اور رستم کا عروج

رستم ان دنوں فراسان کا حاکم تھا۔ وہ اپنے باپ کے قتل کی وجہ سے مشتعل ہوا۔ دور میں اٹھا خسرو پرچ کی بیٹی پوران دخت کی اس سے خط کتابت ہوئی۔ پوران دخت نے اسے دارالحکومت آنے پر ابھارا تو وہ بھائی کی طرف روانہ ہوا اور آرمیڈخت کے جس لشکر سے بھی اس کی خط بھیجی ہوئی، اسے شکست سے دو چار ہوتا ہوا۔ پھر رستم بھائی میں داخل ہوا اور آرمیڈخت کی دونوں آنکھیں پھوڑ کر اسے قتل کر دیا۔ اس کے ساتھی سیووش کو

۱۔ پیر رستم قہقہہ ایران کے اس شہزادہ رستم کا نام تھا جس کی بھاری کے افسانے مشہور ہیں اور جس کا بیٹا سیراپ بھی شہزادہ تھا۔

بھی مار ڈالا۔

پوران دھست نے رستم کو دعوت دی کہ وہ دس سال تک سلطنت کے امور کی ذمہ داری سنبھال لے، اس کے بعد بادشاہت پھر کسریٰ کی اولاد میں آنے لگی۔

یہ شعبان 13ھ / اکتوبر 634ء کا واقعہ ہے۔ رستم نے فی الفور علاقے کے اطراف کے چودھریوں اور سرداروں کو اکٹھا اور انھیں مسلمانوں کے خلاف بغاوت پر ابھارا، پھر اپنی چارہائی مکمل کر کے ایک لشکر خیرہ کی جانب بھیجا۔ مدنی لٹریچر کے ساتھ اپنی فوجیں وہاں سے نکال کر مکمل صحرا میں چلے گئے۔ پھر ابو عبیدہ بن مسعود قفقاز لٹریچر آ رہے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کی قیادت میں دوبارہ عراق میں جنگ چھیڑ دی اور ایرانی سپہ سالار جاپان کو مار قق میں ہار گیا، پھر کسریٰ اور اس کے بعد چالیسوں کو شکست سے دو چار کیا۔ رستم کا بھروسہ اس جنگ میں ایرانیوں کی مدد کی کثرت پر تھا جبکہ مسلمانوں کا انصاف رائے کی حد کے بعد تیز رفتاری اور ایرانیوں کے لیے کمک آنے سے پہلے پہلے ان کے ہر لشکر کے خاتمے پر تھا۔

محرکہ بویہب میں ایرانی شکست

رستم چاہتا تھا کہ وہ مسلمانوں سے کوئی نہ کوئی جنگ ضرور جیت لے، چنانچہ اس نے بہمن ہادیہ کی سرکردگی میں خدیو سواروں کے ایک دستہ کو بھیجا تھا۔ ان کے امراء بھیجا اور ایران کا بڑا جھنڈا ویش کا دیانی اس کے ہاتھ میں دیا۔ بہمن ہادیہ نے پہلی اور آخری بار مسلمانوں کو شکست دی اور ابو عبیدہ بن مسعود لٹریچر کو ان کے آگے لشکر سمیت بھیج کر وہاں تب مدنی لٹریچر نے پھر بڑا فرقہ کے ساتھ صحرا کی طرف پسپائی اختیار کر لی۔

فرزان، رستم سے سرداری اور بڑائی میں مقابلہ کیا کرتا تھا۔ ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔

ایران میں رستم کے ساتھ مل کر بغاوت کردی اور دو مہرہ جو پوران دھست نے اس سے لیا تھا،

ٹوڑ دی۔ دین اٹھام مسلمانوں نے دوبارہ اپنی فوجیں جمع کر لیں اور انھیں تازہ کمک بھی بھیج دی

، چنانچہ مدنی لٹریچر نے دوبارہ عراق پر یلغار کر دی۔ اب رستم اور فرزان نے ایک اور لشکر روانہ کیا

جس کی قیادت ایک لاکھ سے زائد تھی اور میران اس کی قیادت کر رہا تھا۔ مدنی لٹریچر نے بویہب میں

اسے شکست دے دی تو ایرانیوں کو رستم اور فرزان پر بہت غصہ آیا۔ ان دونوں نے پوران دھست

سے نسرہ پر ویز کی پھیلوں، اس کی ٹوٹ پھوٹ اور اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کی گھربست

طلب کی اور کسریٰ کی اولاد میں سے کسی مرد کی تلاش کے لیے ان پر بے پناہ تشدد کیا۔ ان عورتوں

میں سے ایک نے اعتراف کیا کہ بڑا گروہ زہد ہے اور قتل مقام پر چھپا ہوا ہے، چنانچہ انھوں نے

اسے جلا کر بادشاہ بنا دیا۔ رستم نے مسلمانوں کے خلاف سوار عراق کے لوگوں کو بغاوت پر اکسایا تو

مسلمان پھر صحرا کی طرف نکل گئے۔

رستم نے ان کا وسیع میں

دریں اثناء مسلمانوں کا ایک نیا لشکر جس کی قیادت جیحون پزارچی اور جس کی کمان سعد بن ابی

وقاص جینز کر رہے تھے، 15 مئی 30ھ / مارچ 636ء کو قادسیہ پہنچا۔ یزید کو شاہ نے رستم کو

ایرانی لشکر کے قائد کے طور پر قابض ہو کر رہا۔ رستم کا یہ ہم ناپہنچ اور وہ مسلمانوں کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا۔ اس نے چاہا کہ اس کی جان بچوت جائے اور یزدگرد اس کی جگہ کسی اور کو بھیج دے لیکن بادشاہ نے اس پر اصرار کیا۔ رستم کی خیال تھا کہ معائنے کو وکیل دی جائے تاکہ مسلمان اکتا کر لوٹ جائیں جبکہ مسلمان اپنے نہ تھے، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے عراق کے کوافی علاقوں کی جانب ابتدائی بار بار حملوں کے لیے دستے روانہ کر کے شروع کیے جو بال قیمت اور خوراک وغیرہ لے کر لوٹتے۔ یوں رستم ادھر آئے پر مجبور ہو گیا۔ وہ ایک مشہور معروف سالار تھا، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے اس پر انوشیروان فاروقی کو لکھا: ”اور وہ آدمی جسے انھوں نے ہم سے نکرانے کے لیے تیار کیا، رستم ہے جو اپنے جیسے بہادروں کے سردار ہو گا۔۔۔“

رستم نے چھوٹے کی چال سے سب شروع کیا اور دعائی اور قادیہ کا درمیان قاصد جو ایک مہم چلی گویا سفر ہے، وہاں مراحل میں چار ماہ میں لے گیا۔ اس نے سہاٹ میں پہنچا جاناؤ ڈالا، پھر کوٹی، بکس، دیر، اور، دیر، بکف، جوف کے پاس، سبلجین، خزارہ میں اور آخر میں دریائے فرات کی چابی گزر گادیر بقیق کے پیچھے خیمہ زن ہوا، پھر اس کو خیر کر کے قادیہ پہنچایا۔ ان سب جگہوں پر وہ زیادہ یا تھوڑے عرصے کے لیے ضرور ٹھہرا۔ اس دوران میں سعد بن ابی وقاص نے یزدگرد کی جانب ایک وفد بھیجا تو دربار میں بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کے سردار کے سر پر مٹی کی ٹوکری رکھ دی جائے جسے یہ قادیہ تک لے کر جائیں۔ اس نے چاہا کہ مسلمانوں کو جان رسوا کیا جائے۔ لیکن رستم نے اسے پریشانی سے تعبیر کیا کہ بادشاہ نے ایران کی مٹی مسلمانوں کے حوالے کر دی ہے، چنانچہ اس نے ارادہ کیا کہ وہ وفد کے پیچھے جا کر مٹی واپس لے آئے لیکن وہ ان تک نہ پہنچ پانیا اور اس کا پریشانی کا خیال زیادہ مشہور ہو گیا۔ رستم خود کالم رکھتا تھا اور ٹکب و چاکائیں بھی لیا کرتا تھا۔ اس نے سہاٹ سے اپنے بھائی بندوان بن فرخزاد بن بندوان کو خط لکھا جو

حالی کسری (دعائن) کے آثار



الہاب کا مرزا بن (کورتر) تھا:

”میری رائے یہ تھی کہ معاملے کو ڈیکل دیے رکھوں تاکہ ان کے ٹیک بخت بد نصیب ہو کر لٹ جائیں لیکن بادشاہ نے انکار کر دیا۔ اس قوم کے متعلق میرا یہی خیال ہے کہ مختصر یہ کہ یہ کم پر غالب آئے گی اور ہماری زمین پر قبضہ کر لے گی۔ اور سب سے سنگین بات جو میں نے دیکھی، یہ تھی کہ بادشاہ نے مجھ سے کہا، تو ان کی جانب ضرور جانے کا درت میں خود چاؤں گا، لہذا میں ان کی طرف جا رہا ہوں۔“

بدول رستم کی پریشانی

رستم سے ایک شاہی فوجی نے کہا: ”جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم نہیں دیکھتے؟“ رستم نے جواب دیا: ”مجھے تو کام ڈال کر کھینچا جا رہا ہے۔ میرے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ کھینچتا چلا جاؤں۔“

یوں ایسے چارے ات کے ساتھ اور ایسی انسانی حالت میں رستم ایرانی لشکر کی قیادت کرتا ہوا قادیہ پہنچا۔ رستم کا لشکر ساتھ چارہ سواروں اور ساتھ چارہ بیل فوج پر مشتمل تھا۔ اسی (800) چارہ افراد جو مختلف قادیہائی امور انجام دیتے تھے، ان کے علاوہ تھے۔ یہ کل وہ لاکھ فوج تھی جس کے ہمراہ 33 ہاتھی تھے۔ رستم نے ہر چار چار کے لیے ایک ہاتھی مین کیا، نیز ہر ان کی قیادت میں اہواز کے لشکر کو مین پر مقرر کیا۔ چالیوں کو الہاب کے لشکر کے ساتھ تیسروں پر اور مین چاہوے کو ہوان کے لشکر کے ساتھ قلب میں رکھا۔ رستم فوجی قلب میں رہا اور ان کے لیے ایک کھنڈر بنایا گیا جس کے نیچے وہ چہا، اور ایران کا بڑا کھنڈر آدھن کا دینی اس کے دائیں جانب تادمہ قدیس کے سامنے بنایا گیا جہاں سعد بن ابی وقاص چلائے اسے لیے تھے مئی ۱۱۱۱ء کاہ بنارنگی تھی۔

تاریخی مصادر بار بار اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ رستم ہان سے روانہ ہوا تو قادیہ پہنچنے تک برابر اسے پریشان کن خواب: خیالات نے ٹھک کیے رکھا جو اس کم کے سلسلے میں اس کی بدگلوئی میں اضافہ کرتے رہے اور بالآخر یہ وہ گردنے رستم کو اس جنگ کی قیادت پر مجبور کر کے مفت طعنی کی کیا کہ سکھ میں جب فوجوں کو جہاز متع کرنے لگیں تو اس سے کوئی بہتری نہیں ہوتی اور نہ یہ بات سہ سالادوں کے خلیان شان ہوتی ہے۔

اہل غیرہ کو الزام

رستم جہ سے گزرا تو وہاں کے سرکردہ لوگوں کو بلا کھینچا۔ جب وہ آئے تو رستم ان پر بہت برسا، انھیں ڈانٹا اور ان پر عین الزامات عائد کیے۔ اس نے کہا: ”اوائفہ کے دشمن! تم عربوں کے ہمارے ملک میں داخل ہونے پر بہت خوش ہوئے تھے، تم ہمارے خلاف ان کے جاسوس بھیجے اور تم نے مال و متاع کے ساتھ انھیں اسی وقت بھی فراہم کی تھی۔“

رستم کی دہشت کی وجہ سے وہ مرعوب ہو گئے اور انی پتیل کو ڈھال بنا کر اس کے سامنے کیا۔ ان پتیل نے اس سے کہا: ”جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم ان کے آنے پر خوش ہوئے، تم مجھے یہ بتاؤ کہ انھوں نے کیا کیا، اور ہم ان کے کام پر خوش ہوئے؟ وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے غلام اور امانت گزار ہیں جبکہ وہ ہمارے عین کے ہیں وہاں ہیں، اور وہ بڑے یقین سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آگ کے چھاری ہیں۔ ری گھاری یہ بات کہ ہم ان کے جاسوس ہیں تو مجھے یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ ہم ان کے جاسوس بیٹے جبکہ گھارے اپنے سامنے ان کے آگے ہاتھ لگے اور بہتیں کو ان کے لیے خالی چھوڑ دیا۔ انھوں نے جس سمت بھی جانا چاہیں کوئی روکنے والا نہ تھا۔ اگر انھوں نے ارادہ کیا کہ دائیں کو چاہیں تو وہ گئے۔ اگر ان کی مرضی ہوئی کہ بائیں کو چاہیں تو وہ گئے۔ روگئی یہ بات کہ ہم نے مال و متاع سے انھیں قوت فراہم کی، تو دراصل تم نے ہماری

حاضرت نبیؐ، اہلہٴ ہم نے مال دے کر ان سے اپنی جانیں بچائیں۔ ہمیں ڈر تھا کہ ہم قیدی بن جائیں گے، موت لیے جائیں گے اور ہمارے بچہ بچوں کو کلو سے کلو سے کر دیا جائے گا۔ تم میں سے جس نے بھی ان کا سامنا کیا، اپنے آپ کو بے گن یا بیاد پھر ہم تو زیادہ بے گن تھے۔ تم نے ہم پر ہمیں واپس سے زیادہ محبوب ہو اور احسانات کرنے میں بھی زیادہ اچھے ہو۔ اگر تم انہیں ہم تک پہنچنے سے روکنے ہو تو ہم تمہاری مدد کو تیار ہیں۔ اب تم ہم سے یہ سواگت نہ کرو۔ ایک تو ہم ہماری مدد نہ کر سکے، اوپر سے طاقت بھی کبھی نہ کرتے ہو کہ ہم نے اپنا اور اپنے ملک کا دفاع کیا نہ کیا۔“

رستم نے اپنے ہمراہیوں سے کہا: ”اس آدمی نے تم سے کچا کیا۔“ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

صلح کے لیے رستم کی ناکام کوشش

زہرہ بن حبیب، سعد بن ابی وقاص کے ہراول دستے کی کمان کر رہے تھے۔ رستم نے ان سے حکم کیا کہ بت کی اور ان سے قادیہ کے چلے کے پاس ملا۔ اس نے صلح کا اشارہ کیا اور بدسلوکیوں کو مال و دولت کی پیشکش کی۔ زہرہ نے کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ ناکام اپنے لشکر کی جانب لوٹ گیا، پھر اس نے اموی لشکر سے کوئی آدمی طلب کیا جو اس سے بات چیت کرے اور بعد کے دنوں میں بھی کئی بار اس مطالبے کو دہرایا۔ سعد بن ابی وقاص نے اس کے پاس رہی بن عامر کو بھیجا، پھر عذیلہ بن حصین کو، پھر صفوان بن شعبہ بن ابی وقاص کو اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی بھیجا لیکن فاکرات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہ آیا اور حتمی طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ جنگ لڑی جائے گی، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے امیرانہوں کو بلانے کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے تہ تیغ عبور کرنے کی اجازت دی۔ انھوں نے اس دہائی دھارے کو ایک جگہ سے پائے کر اسے عبور کر لیا۔

قادیہ کا معرکہ چار دن جاری رہا۔ بعض درمیانی راتوں میں کئی کڑی ہوئی رہی۔ چوتھے دن قطار بن عمرو بن ابی وقاص نے ایک برقی اٹھائی۔ ان کا ہدف رستم تھا۔ مسلمان لڑتے بھڑتے اس کی جانب بڑھے۔ لیکن آہستہ آہستہ جس نے رستم کا جھنڈا کر تہ تیغ میں پھینک دیا اور قطار کے کچلتے سے پہلے ہی رستم اپنے تخت سے اٹھ گیا۔

رستم کا مہلک انجام

تیم ار باب کے ایک آدمی ہلال بن علی نے ایک ٹیچر دیکھا جس نے دونوں طرف بوجھ اٹھا رکھا تھا اور تہ تیغ کے کنارے کھڑا تھا۔ انھوں نے اپنی نگاہ سے وہ دریاں کاٹ ڈالیں جو بوجھ کو سنبھالے ہوئے تھیں۔ ایک طرف کا بوجھ رستم کو، جو ٹیچر کے پیچھے کھڑا تھا، اور دوسری کوس کا پتا نہ چل سکا۔ اس ضرب سے رستم کو شدید چوٹیں آئیں اور وہ اپنے جسم سے لگے ہتھیار اور گھنے ڈاکر پھینکتے ہوئے تہ تیغ کی جانب بھاگا۔

ہلال نے اسے دیکھا تو وہ بھی گھوڑے پر سوار اس کے پیچھے ہو لیے۔ رستم نے ان کی جانب ایک تیر پھینکا جو ان کے پاؤں میں جا گسا اور اسے رکاب تک پھاڑ ڈالا۔ وہ چیخ مچا کر ہلال سے کہہ رہا تھا: ”مجھے ہلا لیا گیا!“ پھر رستم نے اپنے آپ کو تہ تیغ میں ڈال دیا۔ ہلال بھی اس کے پیچھے کودے اور اسے چالیا۔ رستم تیرے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ہلال نے پانی میں قدم بٹھا کر اسے بکا رکھا تھا۔ انھوں نے رستم کی ناک پر گرفت مضبوط کی اور اسے کھینچ کر باہر لٹکی پر لے آئے اور اس کی ناک اور پیشانی پر نگار کے وار کیے اور اس کی کھوپڑی پھاڑ کر اسے ٹکڑی کر دیا۔ پھر اس کی لاش کو کھینچتے ہوئے ٹیچر کی نالوں میں لے آئے۔ گستاخے کئی کوس کا طم نہ ہو سکا تھا، چنانچہ ہلال رستم کے تخت پر چڑھ کر پکارا اٹھے: ”رب کہو کہی قسم! میں نے رستم کو قتل کر دیا ہے۔“

یہ سنتا تھا کہ مسلمان ان کے گرد جمع ہو گئے اور ایرانیوں کا لشکر پسپا ہو گیا۔ اس کے بعد ضرار بن خطاب آئے اور ”دش کا وائی“ کو اونچائی سے

اتارا وہ چہرہ کبھی بلند نہ ہو سکا اور اللہ نے ایمانیوں کو ذلت سے ہمکنار کیا۔

رشید، جو کہ ایرانی بھئی تھا اور قادیسیہ میں مسلمان ہوا، کہتا ہے: ”مجھے سعد بن ابی وقاص نے بلوایا اور کہا کہ دستوں کو چا کر دیکھو اور واپس آ کر دیکھو ان کے سروں کے نام بتاؤ۔ میں نے واپس آ کر انہیں آگاہ کیا۔ رستم مجھے اس کی جگہ، یعنی چھتر کے پاس تخت پر بیٹھا ملا تھا۔ سعد نے جیم کے ایک آدی کو، جسے ہال کہا جاتا ہے، پیغام بھیجا۔ وہ آیا تو اس سے کہا: ”تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہہ رستم کو تم نے قتل کیا ہے؟“ وہ بولا: ”کیوں نہیں؟“ اس نے جی اسے قتل کیا ہے۔“

”پھر اس کا کیا کیا؟“

”میں نے اسے پیر کی ہچکوں کے نیچے ڈال دیا تھا۔“

”رستم نے اسے قتل کیسے کیا؟“

”میں نے اس کی پیٹائی اور ناک پر ضرب لگائی تھی۔“

سعد بن ابی وقاص حاصل کرنا چاہتے تھے، بولے: ”ٹھیک ہے، اسے ہمارے پاس لاؤ۔“

ہال گیا اور اسے لاکر قلعے کے دروازے کے سامنے ڈال دیا۔ سعد نے رستم کے جسم پر جو کچھ تھا، بال نشیست کے طور پر ہال کو دیا اور ہاؤ جودیکہ رستم نے دریائے جانب بھاگتے ہوئے پکا ہوئے کی غرض سے اپنا زیادہ تر ہتھیار سامان اتار بیچکا تھا، ہال نے وہ مال ستر ہزار درہم کے بدلے میں بیچا۔ اس کا لوہا ہو گیا جو یار میں نہ لگا۔ ہو سکتا ہے وہ شہر قتل میں گر کر بہہ گیا ہو، ورنہ اس اکیلی کی قیمت ایک لاکھ تھی۔

بعض روایات کے مطابق ہال نے رستم کا سر کاٹ کر لٹکا دیا تھا لیکن اس کی تردید اس واقعے سے ہوتی ہے کہ کچھ ایرانی جرقا قادیسیہ میں مسلمان ہوئے تھے، سعد کے پاس آئے اور کہا: ”اے امیر! ہم نے آپ کے محل کے دروازے پر رستم کی شمشیر کشی کی تھی لیکن اس پر سر کوئی اور تھا۔“ یعنی پھر دُش ہو چکا تھا۔ یوں قادیسیہ کا ایک عظیم آدمی فتوحات اسلام کا سامنا کرتے ہوئے 18 شعبان 15ھ 23 ستمبر 633ء کو اتوار کے دن ہلاک ہو گیا۔



## ہرمزان

یہ آویختہ حالت اسلامیہ کے اولین دور کے نمایاں اور انتہائی لوکا کا ایرانی پہ سالاروں میں سے ہے۔ ہرمزان ایران میں اپنی سچ کا واحد آدمی تھا جو قیدی بن کر مسلمانوں کے ہاتھ آگیا۔ وہ اہواز کے عاتقوں ستر<sup>۱</sup> اور مہرچان نذقی کا حاکم رہا تھا۔ جنگ کا دہرہ میں دسٹم نے اسے اپنے لشکر کے سینہ کی کمان دی۔ اسی کی قیادت میں اہواز کی فوج کے اٹھائیس چار سپاہی لڑ رہے تھے جن کے سرلوہ سات باقی تھے۔



۱ خوشتر (خستہ) یہ قدیم زمانے سے اہواز کا ایک شہر ہے۔ فارسی میں اسے خوش کہتے ہیں جس کے معنی ہیں "بہت اچھا" (خستہ) خوش سے عرب خوشتر یا خستہ ہے۔ (معجم ما استعجم، 767/3) خستہ یا خوشتر (مربیہ کا خستہ) ایران کے صوبہ ہرمزان (قدیم خوزستان) کا ایک شہر ہے جس کے مغرب کی طرف دریائے کارون بہتا ہے۔ اس شہر کی غیاثی (موسر) کی طرز پر، اسطوریہ بادشاہ جوشک نے دیکھی تھی۔ (یاد رہے خوش یا نوس و جلی کی معادن غی کر کے مشرق میں واقع ہے۔) مہم فاروقی میں برآمد بنی مالک نے اسے حج کیا اور یہیں ان کا سر قہ بنا۔ آموی دور میں باغی خوار کی شہب نے خستہ کو اپنا دارالحکومت بنایا تھا اور اس کی وفات کے بعد تاجن نے اس پر قبضہ کر لیا۔ (اردو تذکرہ معارف اسلامیہ: 725-723/11)

یہ لوگ سعد بن ابی وقاصؓ کے لشکر میں شریک قطیفی قبائل کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جب ایرانی لشکر پہنچا تو ہرمزان ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے میدان میں ہجر کر لڑنے کی کوشش کی لیکن جلد ہی شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ پھر ثوبیہ کے شکست خوردہ افراد اپنے پیہ سالاروں ہرمزان اور فرزائن وغیرہ کے ساتھ باہل میں جمع ہوئے لیکن باہل کی لڑائی شروع ہوتے ہی شکست کھا کر چھرمند اٹھ بھاگ نکلے۔ ان میں سے بیشتر کا رخ عدا کی طرف تھا، البتہ ہرمزان اپنے علاقے اہواز کو بعد عاراً جبکہ قطیف بنی قریظ اس کا قبا قب کر رہے تھے۔ قطبہ اور ہرمزان کے بائین تہ تیزی اور دھس کے درمیان جنگ برپا ہوئی اور ہرمزانی اور مناد میں واقع ہرمزان کی چٹانیاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ ہرمزان ڈبیل ندی کے کنارے واپس آیا اور سدقی اہواز کا پل پاز کیا، پھر اس نے صلح کا مطالبہ کیا تو قطیف نے اس شرط پر اس سے صلح کی کہ جو کچھ مسلمانوں کے ہاتھ نہیں آئیں وہ بھی ان کے ہاں کر دی جائیں۔ لیکن عداؤں کی حد بندی پر ان میں اختلاف ہو گیا، چنانچہ ہرمزان نے صلح کا معاہدہ ختم کر دیا اور دوسری پار شکست کھائی۔ شکست کھا کر وہ دائیہ زمزم کی جانب چلے گئے، پھر آہستہ آہستہ عدا کا مطالبہ کرنے لگا۔ مسلمانوں نے اس سے پھر اسی شرط پر صلح کرنی کہ جو علاقے فتح ہوئے سے وہ گئے ہیں، وہ مسلمانوں کے ہاں لے کر دیے جائیں۔

ہرمزان کی امیری اور حیلہ جوئی

وہیں اٹھ، پڑ کر و برابر ایرانیوں کو جنگ پر ابھارتا رہا۔ ہرمزان نے اس کی آواز پر ایک کھیا اور تیزی سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا لیکن نعمان بن مقرن اڈیل نے اسے اڑکھ میں شکست سے دو چار کیا۔ ہرمزان نے تھریٹک پہاڑی اختیار کر لی۔ مسلمانوں نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا اور رات کو اچانک حملہ کر کے جوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ ہرمزان کو انہوں نے ایک ایسے قلعے میں گھیر لیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، چنانچہ اس نے خود کو امیر المؤمنین محمد بن خطابؓ کے کم و کرم پر پھینک دیا کہ وہ جو فیصلہ کریں، اسے منظور ہوگا۔ جب اسے مہینوں سے باندھ کر مسلمانوں کی محبت میں مدد پر رونا کر دیا گیا۔ وہ لوگ ایک گرم دان کی دو چہرہ کو ہاں پھینکے اور امیر المؤمنین محمد بن خطابؓ کا تلاش کرتے رہے، بالآخر انہوں نے آپ کو مسجد کے ایک کونے میں اپنا گہرا سر کے پیچھے رکھنے سوتے پایا جبکہ مسجد میں ان کے سوا کوئی اور سو فی ہوا یا بیوا مر جو نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر ہرمزان نے امیر المؤمنین سے کہا: ”تم اوصاف کرتے ہو اور بے خوف ہو کر سو رہے ہو۔“

امیر المؤمنین بولے: ”ہرمزان، عدا مسلمانوں کو دھوکا دینے کے وبال اور اللہ کی شہیت سے اپنے انجام کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور ایک کے بعد دوسرا عہدہ توڑنے کا تمہارے پاس کیا خطرہ ہے؟“

وہ بولا: ”مجھے ڈر ہے کہ تانے سے پہلے ہی تم مجھے قتل کر دو گے۔“ عمر فاروقؓ نے کہا: ”اس بات کی گہرمت کرو۔“

ہرمزان نے پتے کو پانی مانگا۔ جب پانی لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹنے لگا۔ اس نے کہا: ”مجھے ڈر ہے کہ تم مجھے پانی پینے ہو۔ تم قتل کر دو گے۔“

امیر المؤمنین نے جواب دیا: ”کوئی بات نہیں، پانی پینے تک تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔“

یہ سن کر ہرمزان نے پانی کرا دیا اور بولا: ”مجھے پانی کی ضرورت نہیں۔“ میں تو اس کے دہیے سے امان حاصل کرنا چاہتا تھا۔ صحابہ نے اس کی اس بات کی تائید کی۔

آخر کار ہرمزان مسلمان ہو گیا۔ امیر المؤمنین نے اس کے لیے دو ہزار دینار مقرر کیا، اسے مدینہ میں رہاؤ فرام کی اور اس کا نام ”نظر فطہ“ رکھا۔ ہرمزان کو یا ایرانیوں کا ایک قلعہ تھا جو ہوا اور مہر جان قذوق کے سقوط کے ساتھ ہی مچ ہو گیا۔ اسی دنوں پر ورمضانہ نے نہایت میں فوج آئین کی

امیر المومنین ابوسے: ”او اللہ کے دشمن! تو نے جھوٹ بکا بلکہ میں سر کاٹوں گا۔ جب اللہ نے مرا کاٹ دیا تو دونوں بازو دیکھ نہیں کر سکتیں گے۔“

سفر بکلی ساڑش اور ہرجاز

27 ذی الحجہ 41ھ 4 نومبر 644ء کے دن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمول کے مطابق مسلمانوں کو فجر کی نماز پڑھانے کے لیے نکلے انھوں نے بیسے ہی نماز کے لیے تکبیر پڑھ کر کئی ابولولہ مجزی نے ان کو فتح کھوپ دیا۔ بعد میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: ”میں ابولولہ، ہرجاز اور حیرہ کے ایک عرب ہخید کے پاس سے گزرا یہ تینا نہیں میں سرکشیوں کر رہے تھے۔ میں اچانک ان کے پاس پہنچا تو وہ اٹھے اور ان کے درمیان سے ایک تیز گرا جو دروہاری تھا اور اس کا دست درمیان میں تھا۔“ لوگوں نے دیکھا تو یہ وہی تیز تھا جو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گھونپا گیا، چنانچہ عبید اللہ بن عمر لکھا اور ہرجاز کو اپنی تلوار کے دار سے قتل کر دیا، پھر ہخید اور ابولولہ کی ایک چھوٹی بچی کو قتل کر دیا۔ مسلمانوں نے عبید اللہ کو قید کر دیا کیونکہ بعض اسے مستحقین کے قصاص میں قتل کرنا چاہتے تھے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ اس سے کہا: ”اللہ تجھے پاک کرے، تو نے اس بچی کو قتل کر دیا جو نماز پڑھتا تھا؟“ (ان کی مراد ہرجاز سے تھی) اور چھوٹی بچی اور ایک دوسرے ذی کو قتل کر دیا؟ (ذی سے ان کی مراد ہخید تھا جو بیسائی تھا) اس پر عمرو بن ہاشم رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کل عمر قتل کئے گئے اور آج ان کا بیٹا قتل ہو رہا ہے۔“ چنانچہ فیصلہ یہ ہوا کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ان دونوں مستحقین اور لڑکی کی ویرت دیں۔ ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کو قتل کر دیا ان دن ہرجاز کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے اپنے باپ کے بدلے میں قتل کر دے۔ لوگ ان دونوں کو ملے کر ہر پڑ سے باہر آگئے اور قاتلان سے کہتے کہ عاقب کر دو، درگزر کرو۔ اس نے لوگوں سے پوچھا:

”کیا کسی نے لیے جائز ہے کہ مجھے اس کو قتل کرنے سے روک دے؟“

لوگوں نے کہا: ”نہیں۔“

وہ یوں: ”اگر میں جاؤں تو کیا اسے قتل نہیں کر سکتا؟“

لوگوں نے کہا: ”کیوں نہیں؟“

اس نے کہا: ”میں نے اسے معاف کیا۔“

یہ سن کر مسلمانوں نے اسے اسے کندھوں پر اٹھایا اور خوشی سے اللہ کی وحدانیت کے ترے لگاتے ہوئے ہر پڑ لوٹ آئے۔

### النبی عیاب جزالی

606ء میں مدائن میں نسطوری آرج بشپ کے طور پر گرگیوری کا تقرر مل میں آیا تھا<sup>1</sup> جو خسرو پر دین کی محبوب ترین عیسائی وہی شیرم کی سواہیہ پر اور کمری سے مشورہ کیے بغیر گلہ اس کی رائے کے رکھیں ہو تھا۔ جب خسرو پر دین کو اس تقرر کا حکم ہوا تو اسے ایران کے عیسائیوں پر بہت قسم آ یا۔ اس نے ان پر عائد شدہ خراج و کیا کر دیا، ان کے اموال لے لیے اور حکم جاری کیا کہ آئندہ کسی آرج بشپ کا تقرر مل میں نہ آئے۔ گرگیوری اپنے منصب پر چار سال فائز رہنے کے بعد 622ء تا 639ء میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد شیردہ کے بادشاہ بنشہنگ ستروہرس یہ کمری خانی رعی اور کسی آرج بشپ کا تقرر نہ ہو سکا۔ 627ء 639ء تا 627ء 639ء میں جب شیردہ نے بادشاہت سنبھالی تو مدائن میں آرج بشپ کے عہدے کے لیے انبوعیاب کا انتخاب کیا گیا۔

انبوعیاب عمر رسیدہ عالم اور متل مدبر شخص تھا۔ اس کا تعلق مومل کی ایک بستی جزال سے تھا۔ اس سے پہلے وہ جلدی شہر میں معلم کے فرائض انجام دیتا تھا، پھر اس کی تعیناتی بشپ کے طور پر ہوئی جہاں اس نے بڑی حکمت سے کام کیا اور کچھ دینی کتابیں بھی لکھیں۔ انبوعیاب ہی کے دور میں شروہیر اور اس کے بعد اس کا بیٹا اردشیر بادشاہ بنا۔ وہ بھی قتل ہوا اور شیردہ کی بہن پوران دشت نے 639ء میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ سلطنت کے داخلی امور عدم استحکام کا شکار تھے اور اسے اسلامی فتوحات کا مسئلہ بھی درپیش تھا، چنانچہ پوران دشت نے انبوعیاب کو مبلغ کی قید یہ کہ سب سے شادروہ ہر قل کے پاس بھیجا۔ انبوعیاب کی قیادت میں پادروں کا ایک وفد نہایت عزت و احترام سے روانہ ہوا۔ ہر قل کو انبوعیاب اچھا لگا۔ بادشاہ نے اس سے مطالبہ کیا کہ نسطوری مذہب کے مطابق اپنا عقیدہ دکھائے، اس نے کہا تاجر مل لے آئے سرہا۔

نسطوری پادری اور غلبہ اسلام کی پٹھان کوئی

انبوعیاب کے زمانے میں نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور ساسانی سلطنت کا ماتم ہو۔ عروج کے نسطوری مصادیق بیان کرتے ہیں کہ انبوعیاب کو پہلے سے یہ توقع تھی کہ عقیب اسلام کا ظہور ہوگا اور اسے غلبہ قوت، عروج اور فتوحات حاصل ہوں گی، چنانچہ اس نے نبی ﷺ سے خط کتابت کی اور انھیں بتایا کہ عقیب ان کا دین یہاں تک پہنچے گا۔ اس کے ساتھ اس نے کئی غرائب و معجزات بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ انھیں ان کا اقبال سے غلبہ اسلام سے قائل کی کہ قوت قہر کی کہ عرب ایران، شام اور مصر وغیرہ پر حکومت کریں گے۔ ہو سکتا ہے انبوعیاب کو یہ بات عیسائیوں کی



پھر یہ کہ نسطوری تاجر

<sup>1</sup> مجلس ائنتہ جات الاسلامیہ (عربی) میں گرگیوری کے تقرر کا سن 606ء دیا گیا ہے یہ تقریباً درست کہیں کیونکہ جرجی تقیم 622ء سے شروع ہوتی ہے۔

کتا ہوں میں ملی ہو۔

پھر جب بنی ہاشم کو غلبہ اور قوت حاصل ہوئی تو ابوہریرہ آپ ﷺ سے خط کتابت کی، آپ سے عہد لیا اور ان علاقوں میں رہنے والے تمام مسلمانوں کے لیے جو آپ کے دائرہ عمل میں تھے اور آپ کے بعد صحابہ کے دائرہ عمل میں آنے والے تھے، یہ ضمانت حاصل کی کہ وہ مسلمانوں کی زرگرانی امن و امان سے لڑیں، تم کر سکیں گے اور اپنے گرجا گروں کو آباد رکھ سکیں گے۔

اسلامی تاریخی مصادر میں ابوہریرہ اور بنی ہاشم کی باہمی خط کتابت کا ہمیں کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ شاید اس کی ابتدائی خط کتابت 627ھ و 627ھ میں مدائن کے آریض ہشپ کے عہد سے پر اس کے تقریباً بعد ہوئی ہو یا شاید اس سے بھی پہلے ہوئی ہو، البتہ دوسری خط کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ 630ھ و 630ھ میں حج مکہ کے بعد ہوئی تھی۔

ابوہریرہ کے زمانے ہی میں رسول اللہ ﷺ کو چاہے ہو گئے اور ابوہریرہ عمر بن الخطابؓ کی اسی کے زمانے میں فوت ہوئے۔ ابوہریرہ 25ھ / 646ھ میں کرغزان میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ اس کے آریض ہشپ کے عہد سے پر فائز رہنے کی کل سرکاری مدت انیس سال تھی۔ اس کے بعد کبھی ایک سال کے لیے غالی رہی، پھر اس پچھن سال کے لیے پادری مارا مسمکین ہوا۔



سرانی نام الخلفاء کونین سے معلوم، نام الخلفاء کے قلم لیا

## ہرقل اول

قیصر ہرقل اول (Heraclius D) مشرقی رومی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ اس کا زمانہ 12 مئی ہجرت / 610ء سے 20 ستمبر 641ء تک ہے۔ سلطنت کے انحطاط کے بعد اس نے دوبارہ اس کی توثیق اور نوئی اور فوجی جاگیروں کا نظام رائج کیا ہے جسے بعد میں اس کے چائٹوں نے ترقی دی، چنانچہ اس نے اناطولیہ کی جاگیریں دو فوجی کمیشنوں کی نگرانی میں دیں اور کسانوں اور اندرونی و سرحدی فوجوں کو اس شرط پر زمینیں الاٹ کیں کہ وہ نسل در نسل فوجی خدمات سر انجام دیں گے۔ یہاں اس نے نہایت گہرا ردفاقی نظام قائم کیا یا ذرا صحت کا معیار بلند کیا، سلطنت کو فوج کی کٹھن اہلوں کے ہر سہ سے سکدوں کر دیا اور کھواجیاں بیٹے والے سرکشوں کے بھاگنے ایک ایسا قومی فوجی نظام متعارف کرایا جس کے تحت جاگیرداروں میں سلطنت کے دفاع کا ذمہ فوجی تحریک بھی موجود تھا۔ اور فوجی چار صدیوں کے دوران میں، جن میں یہ نظام رائج رہا، یہ بھی ہوا کہ سلطنت کا لشکر شکست کھا گیا لیکن جنگ نے اس نظام کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

ہرقل اول ارمینیا کے خلاف اپنی دلیرانہ جنگوں اور کمزری کی وہ صلیب دہنوں لانے کی عادت جس پر ان کے عقیدے کے مطابق مسیح خدا کو ملی گئی تھی، ایک افسانوی ہیرو بن گیا۔



ہرقل اول کے سکہ کے ورث

قیصر روم کی کھال بچھائی گئی

ہرقل 575ء میں اناطولیہ کے مشرقی علاقے کپاڈوشیا میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ہرقل جو صوبہ افریقیہ کا گورنر تھا، ازبکی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ جب اہل قسطنطنیہ نے قریا کی کرشاہ فوج کا اور اس کے حواریوں کی دہشت گردی سے سلطنت کو بچایا جانے اور اس کے شاہیہ میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا تو ہرقل کے باپ نے ایک جنگی ہم تیمار کی اور اس کی قیادت اپنے پرہیزگار، فاستری آنکھوں والے، سرخ و پیچھے ہٹنے ہرقل کو سونپی۔ اس دوران میں فوج نے کپاڈوشیا سے بڑے اور پھولنے ہرقل کی بیویوں اور چھوٹے کی بیٹی "کلیا" کو، جو جو جان دو شیرؤ تھی، قسطنطنیہ بڑا لیا اور "کلیا" کی عزت ملتی چلی گئیں وہ کچھ شیلے بھانے اور کچھ دوسرے لوگوں کی مداخلت سے اپنی عصمت بچانے میں کامیاب رہی۔

1 رومی سلطنت 306ء میں دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی، مشرقی رومی سلطنت (قسطنطنیہ) اور مغربی رومی سلطنت (روم)۔ شمال کی دینی اقوام کا تقوس اور وڈانوں کے سلسلے سے مغربی سلطنت 476ء میں کمزور ہوئی۔ مگر مشرقی رومی سلطنت (بازنطینی سلطنت) کے شاہ قسطنطین (325-337ء) نے شمالی افریقہ، شمالی ارمینیا، کتبائی بادشاہت کو مسترد کر دیا۔ رومی سلطنت کے بیشتر علاقوں کا ایک بار پھر چھ کر دیا۔ تاہم ہرقل اول (413-450ء) جس کا تعلق یونانی خاندان سے تھا، اس سے قسطنطنیہ میں یونانی مسیحیت ہی کا دور شروع ہوا جسے بازنطینی یا پڑوسی سلطنت کہا جاتا ہے۔ (اس کا بچہ یونان رائج عام: 174, 173/2)



دوین فوم (رام) میں شاہ فوکس (فوکا) کا ستون

بعد ازاں مصر کی سرزمین پر لڑائیاں ہوئیں اور ہرقل کی فوجوں نے فوکا کی فوجوں کے خلاف کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے فوکا کے سالاروں کو گرفتار کر کے دُڑے لگائے، پھر ان کی گروہیں اڑا دیں۔

اکتوبر 610ء، 12 مئی ہجرت میں سپہ سالار ہرقل قسطنطنیہ کی بندرگاہ میں لشکر انداز ہو ا فوکا نے گھبرا کر سلطنت کے سارے خزانے اکٹھے کیے اور سمندر میں ڈال دیے۔ اس سے مرکز سلطنت میں بغاوت پھیل گئی، چنانچہ فوکا کو گرفتار کر کے اس کے سر سے تاج توڑ لیا گیا اور اُسے پاب زنجیر بیت تھامس کے گرجا گھر میں ہرقل کے پاس بھیج دیا گیا۔ فوکا کے ہمراہ اس کا چنیب بیکاری بھی تھا۔ ہرقل نے ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان کی موت سے ہرقل کے دل کی بھڑاس نہ لگتی تو اس نے ان دونوں کے اعضاء کو اُتار ان کی کھال کٹیوا دی، پھر لاشیں جلا کر راکھ ہوا میں بکھیر دی گئی۔ پھر ہرقل نے ایک تلاش اور انتشار اور داخلی جنگوں سے ٹوٹ چھوٹ کی حکمران سلطنت کے بادشاہ کے طور پر تاج پہنا۔ بڑا ہرقل بہت خوش ہوا اور اس واقعے کے چند دنوں بعد چل بسا۔

قسطنطین دسویں اور امپریائی قبیلہ

دریں اثناء، بستان میں سلاف قبائل چھانچے تھے اور ایرانیوں نے اناطولیہ کے بڑے علاقے پر قبیلہ جرنالیا تھا، اور آوار ترکوں نے وہ میاں سے خراج وصول کرنا شروع کر دیا تھا۔ رومی سلطنت کے خزانے خالی ہوتے ہی اس کی معیشت جاہ ہوئی، نظم و ضبط بگڑ گیا اور فوج کا مورال بہت پست ہو گیا۔ کسان حد سے بڑھتی ہوئی ٹوٹ بھسٹ میں پس کر رہ گئے۔ فرقہ واریت بہت بڑھ گئی جس کا صل یہ نکالا گیا کہ اس کے سرکب لوگوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ ان حالات میں ہرقل کا دل سے سلطنت نے اپنا وجود باقی رکھا۔

8 قیل ہجرت 614ء میں ایرانیوں نے شام اور قسطنطین پر حملہ کیا اور وہ القدس (بیت المقدس) اور مقدس صلیب پر قابض ہو گئے۔ 9 قیل ہجرت 619ء میں انھوں نے مصر اور لیبیا پر بھی قبضہ کر لیا۔ چوالیس سال ہرقل نے کوشش کی کہ آوار ترکوں کی سرکشی کی سدباب کرے، چنانچہ 31 قیل قیل ہجرت 617ء تا 619ء میں ترائیز (تھریس) میں ان کا مقابلہ ہوا۔ آوار نے غریب لاری سے اسے کرکٹ کرنا چاہا لیکن وہ سوار ہو کر "قسطنطین" بھاگ آیا۔ آوار نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا، چنانچہ پھر اس نے مجبور ہو کر ان کی سرکشی اور دغا بازی کو نظر انداز کیا اور ان سے صلح کر لی تاکہ وہ ایرانیوں کے مقابلے کے لیے تیار ہو جائے۔

1ھ 622ء میں ہرقل مریم پوینہ کی تصویر اٹھائے ہوئے ہتایب ہو کر راونگناہوں کا کنارہ ادا کر کے ایرانیوں کے خلاف فوج حاصل کرنے صلیب واپس لائے اور القدس کو امپریائی قبیلے سے چھڑوانے کے لیے گرجا گھر کی طرف سے دھجروں و عمارتوں کے ساتھ قسطنطین سے روانہ ہوا۔

### کسری کا غرور اور ہرجل کی نئی چال

ہرجل نے امراؤں سے صلح کا مطالبہ کیا جو سربراہ پر نے طاعت سے ٹھکرا دیا اور ہرجل کو کھنسا:

”سب سے بڑے خدا اور ساری زمین کے مالک کی طرف سے، اس کے تقیر اور بے وقف بندے ہرجل کے نام، جو سلطنت کی حفاظت سے عاجز آ گیا ہے۔ تم کہتے ہو کہ تم اپنے خدا پر ہمدرد مارکتے ہو اور پھر اس نے پرہیزگار کو میرے ہاتھوں سے کیوں نہیں بنایا؟“

تیسرے ہرجل نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعا مانگی اور اگلے دو سال وہ آرمینیا پر حملے کی تیاری کرتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ امراؤں پر چار کن ضرب لگانے کے لیے آرمینیا پر حملہ ضروری ہے کیونکہ یہ ایران کے لیے انفرادی قوت کا منبع ہے۔

4ھ 625ء میں امراؤں کی یلغار کے پیش نظر اس نے ۱۵۰۰ فوج کو چھوڑ کر کثیرہ امور میں نظر کشی کی اور آرمینیا کے معاملے پر اثر کر دیا۔ ساروں کے فوجی کارے پر چاہتے تھے کہ دوسرے کارے پر ایران کی فوجیں پراکٹا لے دے گئے تھیں۔

ہرجل کے لاش آدمیوں نے جوش میں آکر ہلی مور کیا اور ایک کین گاہ میں پھنس گئے۔ امراؤں نے انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہرجل نے اپنے خیمے سے اٹھنا تو دیکھا کہ ایرانی فوجی مور کر رہے ہیں اور سلطنت کا انجام داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس نے اپنی کوارٹھائی اور بیوی سے بھانپا ہوا چلن کی طرف آیا اور امراؤں کے سپہ سالار کو مدد گرایا۔ یہ دیکھ کر اس کے لشکر نے ڈرنا آٹھیں بٹائیں اور مار دھاؤ کر کے امراؤں کو پچھلے قتل دیا۔

5ھ 626ء میں ایرانی آہنائے پاسطورس کی طرف بڑھے تاکہ وہ قسطنطنیہ کی دیواروں پر حملے میں آوار ترکوں کے ساتھ شریک ہو سکیں لیکن رومیوں نے آوار کا پہلا بحری بیڑا ہی ڈبو دیا جس پر حملے کے لیے آئے والے امراؤں کی نقل و حمل کا انحصار تھا۔ یوں انھوں نے آوار کے حملے کو ناکام بنا دیا۔

### ہرجل ایرانی دارالحکومت میں

قسطنطنیہ پر حملے کے لیے آئے والے ایرانی لشکر کی قیادت خیر بردار کر رہا تھا۔ اس کا بھائی فرخان اس کی معاونت کر رہا تھا۔ قیصر نے چاہا کہ وہ دونوں بھائیوں کے درمیان تباہی ڈال دے اور وہ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہو جائیں، چنانچہ خیر بردار نے ہرجل سے طاقت کی اور کسری کے خلاف اس سے کھ بھڑکایا۔ پھر شہان 6ھ 627ء میں ہرجل نے آرمینیا کی سطح مرتفع پر سے دہلے کے میدان کی طرف سفر کرتے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کیا۔ شیخی کے قریب اس کی ستر ہزار فوج کا امراؤں کی بارہ ہزار فوج سے ٹکراؤ ہوا۔ اس ایک ہی مصرعے میں ہرجل نے امراؤں کے تین سپہ سالاروں کو قتل کر دیا اور ان کی مٹوں پر یلغار کر کے ان کے سپہ سالار بھی راجہ راکوں کے کھنکھار سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا اور باقیوں کو تیر ہزار کر دیا۔

چند ماہ بعد 7ھ 628ء میں ہرجل تقیر میں داخل ہوا اور اسے براد کر ڈالا۔ کسری نے دھن کی طرف بھاگ گیا، پھر وہاں سے بھی آگے راہ فرار اختیار کی۔ ہرجل نے دھن میں داخل ہو کر موت مار لی، کسری کی کوٹوں کو لوٹ پایا بنایا، اس کے لڑکے کو سر میں کر کے اسے ذبح کر کے کھے پر سوار کیا اور اس کے باپ کے پاس بھیج دیا۔

۶۔ اٹلس انتقامات الاسلامیہ (عربی) میں یہاں ”قیصر“ کے بجائے ”کسری“ لکھا ہے جو درست نہیں۔





شہر کی قلعہ "حمیدوسن وال" کا محلہ دھڑن کے باہر 627ء میں قبضہ کر لے آوارزوں کے حملے کے بعد اموی ہمارہوئی

اموی خلیفہ مروان کی قلعہ پر بہت چراغ پا ہوئے اور 7ھ/628ء میں اس کے بیٹے شہزادہ نے اسے قتل کر دیا۔ سب بادشاہ میرا دیہ نے برقی کے ساتھ سب کر لی اور صلیب، قیدی اور جھوٹہ روئی ملانے والے واپس کر دیے۔ برقی نے 9ھ/630ء میں بیت المقدس جا کر اپنے ہاتھوں سے مقدس قبر کے گرجا گھر<sup>2</sup> میں دوبارہ صلیب نصب کی اور وہ فتح باب ہو کر قسطنطنیہ لوٹا تو وہاں جشن عظیم منایا گیا۔ 17ھ/638ء میں برقی نے کنشلی کی کوان مسیحی فرقوں کو جن پر سابق بادشاہوں نے چار صدیاں قلم و ستم ڈھایا تھا، خوش کر دے لیکن جب وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہوا تو اس نے بھی اپنے اہلکھاتہ منوانے کے لیے قلم و زبانی اور زہر کی روٹی اختیار کی۔

اسلامی فتوحات اور رومیوں کی لپٹ پائی

لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی کیونکہ اسلام ناب آچکا تھا اور مسلمان 12ھ/633ء میں شام کی فتح کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ برقی اپنی عمر کے اٹھاون برس گزار چکا تھا، اس کا جسم بڑھا ہوا رہا تھا اور بیماری اور مملکت کے دفاع کے لیے برسوں کی جانکھ و جدوجہد اور جنگوں کے زخموں اور ان کے بے سہ فرائض نے اس کے قوی گوشت پھل کر دیا تھا، چنانچہ وہ پہلے کی طرح خود اپنے لشکر کی کمان نہ کر سکا۔ وہ صرف سپہ سالاروں کی ہدایت کرتا تھا جن میں اس کا بھائی حمید و رومی شامل تھا جس کا تذکرہ پھر ہی نے خوارق کے نام سے کیا ہے۔ حمید و رومین کی جنگ میں شریک ہوا اور مصر کا مروجہ مک میں مارا گیا۔

مسلمانوں نے پہلے تو رومیوں کو اپنا دین اور فرمان اور دیگر جگہوں پر قلعہ سے دوچار کیا، پھر بڑی قبضہ کن جنگ 15ھ/636ء میں مروجہ مک میں برپا ہوئی اور اس میں رومیوں کی قلعہ کے نیچے میں پہلے شام کا ملک اور پھر مصر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ شام کے معرکوں کے دوران

1. اس اختلافات الاسلام (عربی) میں درج ہے کہ "12ھ/633ء میں اس (سری) کے بیٹے شہزادہ نے اسے معرکہ کر دیا" مگر یہ خبر ہمارے کی مجلس معرکہ میں جگہ جگہ اور یہ واقعہ بھی 7ھ/628ء میں پیش آیا تھا نہ کہ 12ھ/633ء میں۔

2. مقدس قبر (Holy Sepulchre) کا گرجا بیت المقدس میں ہے جہاں یہاں یسوع کے جہاز سب کے لحد دفن ہیں۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، 676)

میں برقل بھی محسوس نہیں ہوا اور کسی اعضاء کی کمی نہیں۔ جب شکست ہوئی تو وہ مقدس پوئی صلیب اٹھائے، جو کسی زمانے میں اس کی عزت کی سب سے بڑی نشانی تھی اور اب اس کی کبریٰ منگیا جیسی قسطیہ کوچ کر گیا۔ برقل پانی سے خوف کھاتا تھا، چنانچہ قبل اس کے کہ وہ آٹھائیس ہسپتالوں پارکر کے قسطیہ کچھنے کی بہت کرتا جسے پانی میں حیرتے اور درخت کی شاخوں سے ڈھکے ہوئے پل کے ذریعے سے پار کرتا تھا تاکہ پانی پر اس کی نظرت نہ پڑے، وہ ایک سال ہسپتالوں کے انشیا کی کنارے پر رکھا رہا۔ 10 مئی 1921ء میں برقل کی پہلی بیوی یوڈا (Eudocia) فوت ہو گئی تھی۔ ایک سال بعد اس نے اپنی بھائی مارینا سے شادی کر لی، اور اس شادی کو تانہا ان کے ساتھ چارہ کاری اور حرام رشتے سے چھٹکی کیا گیا اور مارینا کو طعنوں عورت کہا گیا۔ اس کے باوجود انسا نیکیو پیڈا برینا نے اس شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے مبارک قرار دیا ہے جبکہ یہ بھی بیان کیا ہے کہ مارینا برقل کے ساتھ اس کی جنگی یگانوں میں شریک رہی اور اس سے قبضے کے نوے چھ پیدا ہوئے۔

برقل اور اس کی اولاد کا انجام

معلوم ہوتا ہے کہ برقل کو آخری برسوں میں گونا گوں امراض نے گھیر لیا تھا۔ اس کے علاوہ (Prostate Gland) میں ورم آگیا اور پیٹاب بند ہو گیا۔ اس طرح جسم میں قوت جسم کی طاقتیں پیدا ہو گئی، چنانچہ 25 ستمبر 20 صفر 1114ھ کو 66 برس کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اس نے اپنی کالی بیوی سے پیدا ہونے والے نوے بیٹے قسطیہ اور مارینا کے بیٹے ہرگولس کے متعلق یادداشت کی وصیت کی جبکہ قسطیہ سل کے مرض میں مبتلا تھا۔

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ برقل جنگی مذہب پر گہرا ایمان رکھتا تھا اور اپنی کامیابیوں کو اللہ کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اس کی قوم اُسے وہی اور اپنی صلاحیتوں کا آدمی مانتی تھی۔ کچھ لوگوں نے برقل کو اس کی دوسری شادی کی وجہ سے غلط آدمی بھی قرار دیا ہے لیکن اسے غلط کہنے والے بھی اس کی کامیابیوں کو دیکھ کر بسا اوقات صرف نظر کر جاتے اور سیاسی حالات کے بغیر نظر جب ضرورت ہوتی، اس قصبے کو وہ بارہ بار لٹوا بنا لیتے۔ تخت کی راحت حاصل کرنے کے لیے جو عہد آرمائی ہوئی وہیں میں بھی اس قصبے کو بہت اچھا لایا۔ اس عہد آرمائی میں مارینا خود بھی شریک تھی، چنانچہ اس پر الزام ہے کہ اس نے قسطیہ کو صحرے سے ورج رکھا دیا تھا جی کہ وہ مر گیا تاکہ اس کا دنیا میں آگیا تخت کا وارث ہو۔ اس پر قسطیہ کے گاہک مارینا کے خلاف متعلق ہو گئے اور یہ سالار جو تالیس حرکت میں آیا۔ اس نے قسطیہ اور شانی محل پر قبضہ کر لیا، مارینا اور اس کی اولاد چھوٹے لے برقل، داؤد اور مارینا کو گرفتار کر کے ان کو تاج کی راحت سے محروم کیا اور ان کی باتیں کات کر بابت لغت سے انہیں گلے سے بٹھل کر دیا۔

روایات میں ذکر ہے کہ اس نے مارینا کے دوسرے بیٹے کو ہاتھ میں لگایا کیونکہ وہ گولگا اور بہرا تھا، البتہ اس کے سب سے چھوٹے لڑکے کے متعلق جو تالیس کو شہر تھا کہ یہ بڑا ہو کر پارٹاکا بنے گا، چنانچہ اس نے اسے شخصی کر دیا، بچہ اس زخم کی تعظیم برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ پھر اس نے مارینا اور اس کی پانی مانہ اولاد کو جزیرہ اورس میں جلا وطن کر دیا۔

پہلی صلیبی جنگ کا قائد

تاریخ برقل کا ذکر ایک ممتاز جنگی سپہ سالار کے طور پر کرتی ہے جس نے اپنے لشکر کو سچی محبت کے ہتھیاروں سے لیس کیا تھا۔ اس کی ذہنی دلیری اور جنگی منصوبہ اس کی پسندیدگی کا سبب تھے اور اس وجہ سے اس کی فوج بھی اُسے جانتی اور اس سے محبت کرتی تھی۔ برقل ایک پتلا اور خوش خلق پسند آدمی تھا۔ وہ جنگ کی مکمل منصوبہ بندی اور اپنی پالیسیوں پر نظر نہ کیا کرتا تھا۔ اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے جنگی اغراض کے

لیے، جن کو استعمال کیا، حتیٰ کہ انہیں بچھڑا دینا یا انہیں اپنے صلیبی جنگوں کے پہلے حملے کا نشانہ قرار دیا ہے جس نے اپنے اندر صلیبی روح بیدار کر رکھی تھی۔ ایران کے خلاف جنگ میں اس نے ایرانوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک نہیں کیا، چنانچہ جن طاقتوں کو اس نے فتح کیا وہ اس کی تمام قوتیں حاصل نہیں کیا، نہ وہاں کے لوگوں کو تمام ہتھیار جنگی قیدیوں کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کیا۔ اور جب وہ ان کی خوراک کے بندوبست سے عاجز آ گیا تو انہیں آواز کر دیا۔ اس کا یہ کردار کمرہائی (خسرو پر دین) کی تھی اور یہ اخلاقی کے بائیل ریکس تھا اور اس برتاؤ نے ایرانوں پر فتح پالنے میں اس کی بڑی مدد کی۔

مؤرخ وفسران کثیرالذکر نے سورہ روم کی تفسیر کرتے ہوئے جہنم کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "اس کا شمار مکمل مند آبیوں اور پائنتہ کار بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ نہایت بیدار مغز، دور اندیش اور گہری سوچ بچار کرنے والا شخص تھا، چنانچہ اس نے ایک عظیم سلطنت پر پوری شان و شوکت سے حکومت کی۔ وہی اس کی بہت زیادہ تعلیم کیا کرتے تھے۔"

اسلامی بخارا اور جہنم کی ترکیب (Strategy) کی ناکامی

بادشاہ جہنم اول نے یہ شرف ایرانوں سے کاپی چھین کر حاصل کیا جب اس نے ان کے لشکر کو پاسطوں کے دوسرے کنارے دے دیے دیا اور خطہ فلسطین سے ایک اور سرزمین کا رخ کیا۔ اس کی نظروں میں سمندر کا ایک اور کنارہ (آرمینیا) تھا جس کے پیچھے ایرانی شہروں کی فصیلیں غیر محفوظ تھیں۔ شام و مصر میں بھی اسے اسی طرح قوت حاصل ہوئیں۔ وہ اپنے لشکر کے مراد ایرانوں کے ملک میں گھس گیا جسے پہلے اس کا لشکر چھوڑ کر چلا آیا تھا، چنانچہ اس نے وہاں دور دور تک ثابت دھاراج کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں نے شام پر حملہ کیا تو اس نے یہی طریقہ آزمایا چاہا لیکن پھر اس نے اپنے آپ میں بہت نہ پائی کہ اپنے لشکر کو جڑ بوجھ مائے عرب میں داخل کر دے اور وہاں کے محرواؤں میں غمگین کر دے، مگر اس نے اپنی شہادت کا سامنا کرتا ہوا چاہا سر جانیے۔ پھر بھی اس نے ایک حد میں رہتے ہوئے اس ترکیب (Strategy) پر عمل کرنے کی کوشش کی، چنانچہ جب مسلمان اپنے لشکر و مشق کی جانب کھینچے تو وہ اپنی ایرانی ہم کے مانند ان کا براہ راست مقابلہ نہ کرتا تھا بلکہ اپنے لشکروں کو مسلمانوں کی جوفی جانب بھیجتا جہاں زمین کی طبعی حالت اس کی معاون ہوتی کیونکہ وہاں زمین کے طبعی خطوط (پہاڑوں اور دریاؤں کے رخ) شامل سے خوب کی جانب ہیں۔ اس طرح بخارا اور پسپائی کے قدرتی راستے اسے آسانی سے بھرسا آ جاتے تھے۔

جہنم چلتا تھا کہ مسلمانوں کا مقابلہ بھی اسی منصوبے کے تحت کرے جس کے ذریعے سے وہ ایرانوں کے مقابلے میں کامیاب ہوا تھا لیکن ایرانوں سے جنگ کے وقت وہ چپاں کے چیلے میں تھا جبکہ یرموک کے دان اچھے مر کے اکملہ سال گزار چکا تھا۔ اس کے علاوہ مسلمان ایرانوں کی طرح نہیں تھے بلکہ وہ ایمانی جہنوں سے سرنار تھے اور نہ اسلام مجاہدیت کے مانند تھا کہ سمیت کی بخارا کے مقابلے میں چپائی اختیار کرتا۔

## مقوقس

یہ کسی آدمی کا نام نہیں ہے بلکہ ایک لقب ہے۔ یہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں: بڑی شان والا، معزز اور لائق احترام۔ شاید انول اول اس لفظ سے تاریخ کے درجے سے ہماری طرف اس وقت بھٹکا جب یہ نئی ٹیٹھ کے اس خط میں آیا جسے آپ نے مقوقس کی طرف بھیجا جس کے ابتدائی الفاظ تھے:

[من محمد و رسول الله إلى المقوقس عظيم القبط]

”اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے، قبطیوں کے بڑے مقوقس کی جانب۔“

مقوقس جارج کے نام مکتوب ہوئی

پھر دربار مقوقس کا ذکر مصر میں ریح اسلامی کے واقعات میں آتا ہے۔ اس کی ذات کے متعلق مؤرخین اور محقق کاروں کی آراء مختلف ہیں۔ جس رائے پر ہم اکتا کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ مقوقس دو آدمی تھے۔ پہلا جارج تھا جسے نئی ٹیٹھ کا خط ملا، یہ ان دنوں تسطیبہ کی طرف سے دہاں کا رومی حکمران تھا۔ نئی ٹیٹھ نے یہ خط جالب بنائی ہلتھ ڈاکٹر کے ہاتھ بھیجا تھا جس میں آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اسلام لانے بغیر اس نے خط کا اچھا جواب دیا اور نئی ٹیٹھ کو مختلف خطے پیسے جن میں مصر کے سینے وہ بے پار چلتے (کپڑے) ”انجا“ کا شہد، ایک گدھا، ایک بچہ مصر کے قحطی خاندان کی دلوں میں جو آپس میں نہیں تھیں اور ان دنوں کا بچا زاد بھائی ملوہ سلام شامل تھے۔

شاہ مصر و اسطفت اعظم مقوقس سائرس

دوسرا مقوقس سیرس یا سائرس (Cyrus) ہے جس کا تذکرہ تاریخ کی عربی کتابیں ”قیرس“ کے نام سے کرتی ہیں۔ بعض مؤرخین نے اسے نادرست طور پر ”قیرس“ بھی لکھا ہے لیکن ہم نے اسے ویسے ہی لکھا ہے جیسے یونانی میں بولا جاتا ہے، یعنی ”سیرس“ (سائرس)۔ یہ نام آج بھی یونانیوں اور دیگر اقوام کے ہاں معروف ہے اور وہ یہ نام رکھتے ہیں۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> مقوقس سائرس تاریخ میں سائرس، انکھ، پد (Cyrus of Alexandria) کے نام سے مشہور ہے۔ یونانیوں میں سائرس نام قدیم قہرہ فارس کی تاریخ میں گورنر یا گورنر کیر کا ذکر آتا ہے جسے یونانی میں سائرس اور یہودیوں کے پاس خورس لکھا جاتا ہے۔ اس نے 530 ق م میں ہاٹس (عراق) فتح کر کے ان یہودیوں کو رہائی دلائی تھی جنہیں بخت نصر 586 ق م میں بیت المقدس کے کرنا کر کے ہاٹس لے گیا تھا۔ سوانا اعظم آزاد اور سید ابو الہادی 330 ہجری نے لکھا ہے کہ یہ گورنر کیر یا سائرس اعظم ہی زعفرین تھا جس کا ذکر سورہ کتب میں آیا ہے۔ ”تفسیر زمان القرآن: 40: 42، تفسیر القرآن: 44، 43/3“

عالمی تاریخ میں اسے مومنا سائرس اعظم (Cyrus the Great) کہا جاتا ہے۔ اس کا مرن ایران میں انخر (Pasargade) کے مقام پر ہے۔ (دکن پڑے)



سائرس برقل کی جانب سے ریاست مصر کا تھران تھا۔ علاوہ ازیں دو گلیسا سائے اسکندر یہ کا نکالی <sup>4</sup> اسقف اعظم (آرچ بشپ) بھی تھا۔ یوں اس کے پاس دوسرا کی عہد سے تھے۔

محقق کی ذات کے متعلق محققین کی دوسری آراء بھی ہیں۔ ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ وہ قبطی تھا اور مصر کا باشندہ تھا، نیز ان کے بقول بعض روایات اور نئی ٹیکسٹ کے مذکورہ بالا خط پر مبنی دہرے ہوئے یہ کہے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ وہ قبطیوں کا بادشاہ تھا اور لازماً قبطی قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اس پر ہمارا جواب یہ ہے کہ بعض دیگر روایات اس کے برعکس ہیں جو قبول کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں۔ ان میں یہ ذکر ہے کہ قبطیوں کا بادشاہ قبطی نہیں بلکہ رومی تھا، نیز مکی گلیسا ٹوٹ کر دو ٹوٹ ہو گیا تھا۔ اسکندر پر کا لاطینی گلیسا اس امر کا قائل تھا کہ کچھ کی شخصیت کا ایک ہی پر تو ہے کہ وہ اسی اعتبارات اور ذات کے حامل ہیں تاکہ بازنطینی یا رومی گلیسا کا مذہب یہ تھا کہ کچھ اسی اعتبارات کے حامل تو ہیں مگر ان کی شخصیت کے بیک وقت دو پر تو ہیں، ایک انسانی اور دوسرا الہی۔ چرچ نے ان دونوں گلیساؤں کو باہم ملانا چاہا، چنانچہ قسطنطین کے طریق سرچش نے ایک نئی سنجیدہ کاری۔ اس نے کہا کہ کچھ کا ایک ارادہ ہے اور یہ کہ ٹوٹ اس کی اصل کے متعلق غور و خوض سے باز رہیں۔ برقل نے یہ مذہب اپنا لیا اور سال 634ء کے شروع میں نائیس کے اسقف سائرس نے بھی اسے قبول کر لیا، چنانچہ برقل نے اسے اسکندر یہ کے آرچ بشپ (اسقف اعظم) کا عہدہ سونپ دیا۔ علاوہ ازیں اسے مصر کا حاکم بنا دیا اور وہاں کا خراج اکٹھا کرنے کی ذمہ داری بھی تفویض کر دی۔

سائرس کی چرچ کو کبھی کوئی ابتدائی رپڈوں میں یہ خوش خبری تھی کہ وہ گلیسا کو ایک کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ لیکن مابقی آرچ بشپ نیا مین نے قبطیوں کو مزید دہر دی کہ وہ اس نکالی (شاید) مذہب کو مسترد کر دیں۔ محقق سائرس نے سخت رد عمل ظاہر کیا اور قبطیوں اور ان کے مذہب کے

<sup>4</sup> نکالی (Melchite)؛ یہ اصطلاح ابتدا میں آفریڈوکس عظیم سے کے پھر کارامشرقی سکین کے لیے استعمال ہوتی تھی جن کے عقیدے کی وضاحت افسوس (Ephesus) کی کونسل (431ء)، اور ملطیہ دن (Chalcedon) کی کونسل (451ء) نے کی تھی اور جسے بازنطینی بادشاہ نے قبول کر لیا تھا۔ کوئی سروانی (Synach) لفظ (Malka) سے ماخوذ ہے جس کے معنی "بادشاہ" کے ہیں۔ اب یہ اصطلاح آفریڈوکس یا یوونائی (Unet) یہ مانیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو زیادہ تر شام اور مصر میں ملتے ہیں۔ (آکسفورڈ انکس رفلز و شیری میں 900)

خالف اعلان جنگ کر دیا۔ وہ ان کو اپنا مذہب تسلیم کرنے پر مجبور کرنے لگا۔ ان پر قلم و ستم ڈھائے گئے حتیٰ کہ اس کا نام قبطیوں کے لیے بدھشت اور ناپسندیدگی کی علامت بن گیا۔

قبلی تاریخ لکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ قبطیوں کو دس سال کی مدت کے لیے اعتقاد دیا گیا کہ وہ عظیمہ دینی مذہب<sup>1</sup> قبول کر لیں یا کوڑے کھائے کو چار روزین یا موت ان کا حقد رہی۔ منکر کہا ہے: ”ہم یہاں واقع کیے دیکھتے ہیں کہ اس وقت قبلی کسی شہر قطار میں نہ تھے اور نہ ان میں سے کسی کو، قندار حاصل تھا بلکہ قبلی دھکارے ہوئے لوگ تھے جنہیں عقوق سائرس نے ذلت و کجبت سے وہ چار کر رکھا تھا۔“ قبطیوں کے ایک فرقے ”چلیادین“ کے ایک گروہ نے سائرس کے کئی کامنڈو پہنچی دیا لیکن اس کا اس سائرس کا علم ہو گیا، چنانچہ اس نے سائرس کو بتلایا کہ وہ عقوق سائرس کی مخالفت کرنے والے ایک قبلی ہی مدد سے بلکہ ”مکائی“ فرستے کو بھی یہ درمیانی مذہب پندگتیں تھا، ان کی طرف سے مزاحمت کی سرپرستی القدر کا بطریق مقررہ نہیں کر رہا تھا۔

عقوق کی مع برقی سے مسز و کردی

اس کے بعد مسلمان آئے اور انہوں نے پہلے فرما، پھر عیسویوں کو فتح کیا، پھر عیسویوں کو ایک بڑی شکست سے دو چار کیا، بعد ازاں انہوں نے ”ہالیوان“ کے قلعہ کا، جہاں عقوق سائرس بھی مقیم تھا، محاصرہ کر لیا لیکن وہ شوال 20 ہ 1 اکتوبر 641ء میں ہار گئے۔ کربڑہ اروضہ چنگا اور ہمارا کرتے لیے عروین عاشی ٹھکانے پاس ایک وفد بھیجا۔

پھر اس نے مسلمانوں کا ایک وفد طلب کیا جس نے کربڑہ اروضہ جا کر اس سے ملاقات کی۔ مسلمانوں نے اسے تین بیڑوں کا اعتقاد دیا اسلام قبول کر لے یا بڑے ادا کرے یا لڑائی کے لیے تیار رہے۔

عقوق نے جزی کی ادائیگی پر صلح کی طرف میلان ظاہر کیا لیکن اس کی قوم کے بعض لوگوں نے اس کی شہید مخالفت کی، چنانچہ اس نے لشکر لے کر پہلے گتہ کھائی اور پھر صلح کر لی۔

عقوق اروضہ سے کشتی پر سوار ہو کر اسکندریہ روانہ ہوا اور صورت حال کی اطلاع دینے کے لیے باڈشاہ کو قندھا لکھا۔ قیصر روم ہرقس اس کی شکست کا سن کر بہت دل برداشتہ ہوا اور سال 640ء کے اختتام پر اسے قلعہ دیوایا۔ ہرقس نے صلح مسز و کردی اور عقوق کو شہر کے حاکم کے سپرد کیا کہ اسے رسوا کرے اور اس کی تختی کرے، پھر شاہ روم نے اسے چار دن کر دیا۔ اس کے بعد ہرقس امریکا۔ اس کی بیوی مارلیٹا خاصے اثر و رسوخ کی مالک تھی اور سائرس اس کے گروہ کا آدمی تھا، چنانچہ اسے چار دن سے چار دن سے جا کر وہاں اسکندریہ بھیجا گیا جبکہ ایک ہزار دینی عفراس کے مراد تھا۔ وہ مقدس صلیب کے دن<sup>2</sup> اسکندریہ پہنچا اور قبطیوں پر دو بار قلم و ستم ڈھائے لگا۔ پھر وہ ہالیوان آ کر عروین عاشی ٹھکانے ملا اور جزی کی ادائیگی تعلیم کی اور عمرو کے ساتھ اس معاملے پر اتفاق کیا کہ وہ گیارہ ماہ کے بعد اسکندریہ ان کے حوالے کر دے گا۔

1 عظیمہ دینی مذہب مسیحی کلیسا کی چوتھی عالمی کونسل (Fourth Ecumenical Council) میں اپنایا گیا تھا۔ 451ء میں خلاطیہ دن (Chalcedon) کے حکام پر مشتمل ہوئی تھی۔ اس کونسل نے کتا بنیاد کی بحیثیت خدا اور انسان دو ہی مگر واحدائی نوعیت کی توثیق کر دی۔ خلاطیہ دن کانٹون ”قبطی کوئی“ کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے کو کتب (ترکی) میں آتا ہے۔ سندس پڑا ہے۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈسٹریکشن 241)

2 عید مقدس صلیب (Holy Cross Day) صلیب کے اتر و اکرام کان ہے جسے چوبائے 14 جمادی الثانی 641ء میں۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈسٹریکشن 675)

مقتول نے اسکندر یہ والوں کے ساتھ صلح کا معاملہ جاہز نہ کیا حتیٰ کہ مقررہ مدت پوری ہوئے پر مسلمان شہر کی طرف روانہ ہوئے جب اس نے صلح کا اعلان کیا۔ لوگوں نے متفق ہو کر اس کے عمل کے ساتھ ملنا پرہ کیا لیکن اس نے عوام کے شیعہ کو خنڈا کیا اور ان سے کہا کہ اس نے ان کی بھائی اور ان کے جان و مال کے تحفظ ہی کی خاطر صلح کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنگ میں نہیں بھونکتا چاہتا جس میں کسی کامیابی کی توقع نہیں ہے۔ انہوں نے یہ سنا تو سب نے ایک نظر اس کے بازو پر اور اس کے کمر پر ہوئے جسم کی طرف دیکھا، پھر آپس میں ایک دوسرے کو مامست کرنے لگے اور جڑ پر لا بیچ کیا۔ سازش نے جڑے کا مال اٹھوایا اور عمرو دینار کی طرف بھیج دیا۔

بلخر کا خیال ہے کہ یہ صلح مقتول کی خیانت تھی۔ لیکن یہ خیانت کہاں تھی جبکہ وہ واقعی مصر کی حفاظت سے عاجز آ چکا تھا اور مصر کے عوام نے بھی اسے مسترد کر کے مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرنا شروع کر دیا تھا۔ دوسری طرف رومی لشکر بہت تھکا، شام اور مصر کے علاقوں میں مسلمانوں سے سوائے شکست کے اُسے کچھ نہیں ملا تھا۔ بلخر بھول رہا ہے کہ کلاؤتی نظام کی خرابی محلوں کو تباہ کر دیتی ہے اگرچہ ان کے کوئی چروانی دشمن نہ ہوں۔ قسطنطین سے جب مارینا کے زوال، اس کی اور اس کے گرد و کی رسوائی، ملک کی جلاوطنی اور اس کی اولاد کے قتل کی خبریں پہنچیں تو سازش کے گرد اس کے اپنے زوال کے اہل دلوں اور قسطنطین کا ہجوم ہو گیا۔ بازو کا پیچہ کے ساتھ ساتھ اُسے پیش کے مرض نے آگیا اور وہ مر گیا۔

سازش اپنی موت کے دن تک مقتول نہیں رہا تھا، البتہ اسکندر پر کے مافیائی کلیہ کا آرتھرشپ ضرور تھا۔ اس کے بعد کلیہ کی کرسی تین ماہ خالی رہی حتیٰ کہ انھوں نے شاس پطرس کو آرتھرشپ کا خلیفہ چنا دیا۔

آرتھرشپ بنیامین اور مسلمانوں کی رواداری

جن دنوں مقتول سازش مصر میں اپنا مذہب شمانے کے لیے نقل و غارت اور ظلم و ستم کے سارے حربوں کا بے دریغ استعمال کر رہا تھا، بعض پارہلوں سمیت قبیلوں کی بہت بڑی تعداد کو اپنا مذہب چھوڑنا پڑا۔ مقتول ہونا پڑا تھا۔ اسکندر یہ کہ آرتھرشپ بنیامین بھی روپوش ہو گیا تھا، تاہم سازش نے اس کے بھائی جنا کو کھلایا اور اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب آگ کی مشعلیں جلا گئیں جس سے اس کے جسم کی ساری چربی پھیل کر زمین پر بہ گئی اور گھونٹے مار مار کر اس کی ڈانٹیں اور دانت گرا دیے گئے۔ اس پر بھی اس نے ان کے مذہب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو انھوں نے اسے ایک خیمے میں ڈالا اور مسند پر غرق کر دیا۔

حالات کا رخ بنی رہا حتیٰ کہ اسلام غالب ہوا اور عمرو بن عاص بنیاد مصر فتح کرنے کے لیے آئے اور وہ ہوئے۔ ابن عبدالحکم بیان کرتا ہے کہ بنیامین نے ان دنوں قبیلوں کو کھٹا تھا کہ اب رہزیوں کی سلطنت پائی نہیں رہے گی، اور ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، البتہ اوہ عمرو سے مل جائیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جو قبیلے ان دنوں فرما کے ملاتے تھے، وہ عمرو بنیاد کے مددگار بن گئے۔ پھر جب مصر کی فتح پا پہ تکمیل کو پہنچی تو ایک آدمی نے، جس کا نام شنودہ (سائونیس) تھا، عمرو بن عاص بنیاد کو اسکندر پر کے سابق آرتھرشپ (الطریق) کے متعلق بتایا۔ عمرو بنیاد نے مصر کے سرکاری افسران کو لکھا: ”قبیلوں کا بطریق بنیامین جہاں بھی ہو، ہم اُسے حفاظت اور امان کا یقین دلا دیتے ہیں۔ اس کے لیے اللہ کا عہد ہے، لہذا آرتھرشپ سب فکر ہو کر یہاں آئے تاکہ اپنے دین کے معاملات مستنبط کر لیں اور اپنی ملت کی دیگر بھال کر سہے۔“

بنیامین یہ سن کر خوشی خوشی اسکندر پر لگا اور عمرو بنیاد نے اعزاز و اکرام کے ساتھ اس کے استقبال کا حکم دیا۔ یوں بنیامین نہایت عزت و احترام سے واپس آیا اور سارا مصر اس سے خوش ہوا۔ اس نے دیکھ و سمجھت اور نرم خوئی سے لوگوں کو اس سختی مذہب کی طرف لوٹا دیا جس سے سازش نے انھیں

مسجد ابوالمعین النوری (اسکندریہ) 1775ء میں تعمیر ہوئی  
اسکندریہ کی اس سب سے بڑی مسجد کے چارہ 73 مہر بنائے ہیں



بنادیا تھا، اور جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ بھی واپس آ گئے۔ بنیائین نے دو نئی طہروں کی تسکین خانقاہیں پھر سے آپادیس جن پر قبیلوں میں خوشی کی ہر  
دوڑ گئی۔

بنیائین کہتا ہے: ”اب میں اپنے شہر اسکندریہ میں تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہاں خوف کے بعد امن قائم ہو چکا ہے اور آزارکشوں کے بعد لوگ  
مطمئن ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کا ظلم و ستم اور ان کی کجی ہم سے دور کر دی ہے۔ اور کہتے والے نے سچ کہا کہ اگر مصر میں اسلامی قوت عائد نہ  
ہوتی تو قبیلوں کا زمین زوال پذیر ہو جاتا۔“

اور جب قسطنطنیہ نے مصر کو مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کے لیے نیوکل کو اسکندریہ کی طرف بھیجا تو بنیائین اور اس کی قوم مسلمانوں کی مدد کے  
لیے میدان میں آ گئے اور ان سے خیر خواہی کا اظہار کیا۔ اسکندریہ کی مسلحین میں انھوں نے مسلمانوں سے جو وعدہ کیا تھا اس کی پوری پوری پاسداری کی۔  
کلچر میں بنیائین کے ساتھ ایک پادری اٹا تو غامی تھا۔ سازش کے دور میں وہ پڑھنے کا روپ دھار کر قبیلوں کے گھروں میں جاتا، انھیں تسلی دیتا  
اور سر کی تحفین کرتا رہا تھا۔ پھر جب بنیائین اپنے منصب پر واپس آیا تو اس نے اٹا کو اپنا معاون بنالیا، چنانچہ جب 41ھ 662ء میں بنیائین  
انتقال کر گیا تو اسے آرجنٹو شپ کے منصب پر تعین کیا گیا۔



قمری برسوں کا آغاز (کیم حرم) اور اس کے مقابل شمسی تاریخ

دن	قمری تاریخ	شمسی تاریخ
جمعہ	کیم حرم ۱ جنوری	16 جولائی 622ء
منگل	کیم حرم ۱۰	۱9 اپریل 631ء
اتوار	کیم حرم ۱۱	29 مارچ 632ء
جمعرات	کیم حرم ۱۲	۱8 مارچ 633ء
پنج	کیم حرم ۱۳	7 مارچ 634ء
ہفتہ	کیم حرم ۱۴	25 فروری 635ء
بدھ	کیم حرم ۱۵	14 فروری 636ء
اتوار	کیم حرم ۱۶	2 فروری 637ء
جمعہ	کیم حرم ۱۷	23 جنوری 638ء
منگل	کیم حرم ۱۸	۱2 جنوری 639ء
بدھ	کیم حرم ۱۹	31 دسمبر 639ء
منگل	کیم حرم ۲۰	19 دسمبر 640ء

### سیٹھی برس کا آغاز (یکم جنوری) اور اس کے متبادل ہجری تاریخ

دن	میسوی تاریخ	ہجری تاریخ
بدھ	یکم جنوری 832ء	2 شوال 10ھ
پنجہ	یکم جنوری 833ء	13 شوال 11ھ
دھن	یکم جنوری 834ء	24 شوال 12ھ
اتوار	یکم جنوری 835ء	6 ذی قعدہ 13ھ
سیر	یکم جنوری 836ء	15 ذی قعدہ 14ھ
بدھ	یکم جنوری 837ء	28 ذی قعدہ 15ھ
جمعرات	یکم جنوری 838ء	9 ذی الحجہ 16ھ
پنجہ	یکم جنوری 839ء	19 ذی الحجہ 17ھ
ہفتہ	یکم جنوری 840ء	2 محرم 18ھ
سیر	یکم جنوری 841ء	14 محرم 20ھ

### زمینی فاصلے

- 1 یام = 2 بریہ = 8 فرسخ (فرسنگ)  
 1 بریہ = 4 فرسخ = 22.176 کلومیٹر  
 1 فرسخ = 3 میل = 5544 میٹر (تقریباً ساڑھے پانچ کلو میٹر)  
 1 مرط = 5 فرسخ  
 1 میل = 1648 میٹر<sup>1</sup>  
 1 کلو = 10/1 میل = 184.8 میٹر

<sup>1</sup> یہاں میل سے مراد عربی میل ہے جبکہ ہمارے ہاں مائیکرو میٹر یا میٹر 1600 میل کے برابر ہوتا ہے۔

<sup>2</sup> غلہ ایک میٹر چھٹکے [400 تا 300] پاؤں کے قے سے کہتے ہیں۔ (القاموس، ابو حیدر)

### زمین کی پیمائش

1 جریب	=	3600 ذراع (مربع ضلع)
	=	1368 مربع میٹر
موجودہ مصری قدران	=	4200 مربع میٹر = 19 ایکڑ
	=	3.07 جریب

### نقدی اور سکے

1 ریال	=	10 ختال
	=	4.25 گرام ٹائٹل سونا = 234.3 قیراط
1 درہم	=	10/7 ختال = 14 قیراط
	=	2.975 گرام چاندی
عہد بنیادی اور دو ٹو حات ہس	=	1 ریال = 10 درہم

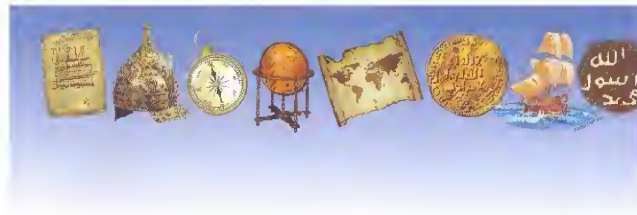
### مراجع ومصادر

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
الأثر الكنديون في أفريقيا الشمالية	الدكتور عزيز سامح ترجمة: محمود عامر	دار النهضة العربية	طبع 1409/1 هـ = 1989 م
أحسن التفاسير في معرفة الأقاليم البلدان	المقدس البشاري اليعقوبي (أحمد بن يعقوب بن جعفر)	دار صادر طبعة لبنان	طبع 2 / بدون تاريخ 1891 م
تاريخ الإسكندرية وحضارتها في العصر الإسلامي	السيد عبدالعزیز سالم		
تاريخ الرسل والملوك	محمد بن جرير الطبري	دار المعارف، مصر	1986 م
تاريخ بغداد	الخطيب البغدادي	دار الفكر	طبع 2004/1 م
تاريخ الحيوش	جورج كاستلان		
تاريخ الدولة العثمانية	يلماز أورتونا، ترجمة: عدنان محمود سليمان و د/محمود الأنصاري	منشورات مؤسسة قبيل للتمويل، تركيا، إستانبول	1988 م
تاريخ الدولة العلية العثمانية	محمد فريد بك، ترجمة: د/ إسماعيل حقيقي	دار التفاسير	طبع 1408/6 هـ = 1988 م
تاريخ سلاطين آل عثمان	أحمد القرطبي، تحقيق: بسام الحجابي	دار البشير	طبع 1405/3 هـ = 1985 م
تاريخ فتح الشام	محمد بن عبدالله الأزدی		
تاريخ مدينة دمشق	ابن عساکر	دار الفكر، بيروت	طبع 2000/1 م
التقاويم	محمد محمد فاضل		
الحضارية التاريخية الإسلامية	محمد أحمد حمودة		
جغرافية شبه جزيرة العرب	عمر رضا كحالة		
جغرافيا العراق الطبيعية	جاسم محمد الخفاف		
الجغرافيا العسكرية	الفریق مله الهاشمي	بغداد	طبع 1352/1 هـ = 1933 م
الخلافة العثمانية	الدكتور عبدالمنعم الهاشمي	دار ابن حزم	طبع 1425/1 هـ = 2004 م
خير الدين بربروسا	بسام العسيلي	دار التفاسير	طبع 1406/3 هـ = 1986 م
الدولة العثمانية	د/عبدالهادي أسنآذ عني أحمد لين د/وفاء محمد رفعت	دار الفراء	طبع 1414/1 هـ = 1994 م

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
الدولة العثمانية دولة مقترى عليها	د/عبدالمعز الشاذلي	مكتبة الأنجلو المصرية	1980 م
الدولة العثمانية دولة مقترى عليها وأسباب	علي محمد الصلابي	دار التوزيع والنشر الإسلامية	2002 م
الدولة العثمانية والشرق العربي	د/محمد أنيس	مكتبة الأنجلو المصرية	بدون تاريخ
خريطة العراق الأثرية	مديرة الآثار العراقية	بغداد	بدون تاريخ
مخطط المدن ونهاية الدولة العثمانية	أحمد عادل كمال	دار الفخار	بدون تاريخ
سيرة الأتباع البطركية	سليمان بن الشيخ	دار الفخار - بيروت	طبع 1964/2 م
الطريق إلى دمشق	أحمد عادل كمال	دار الفخار - بيروت	طبع 1964/6 م
الطريق إلى دمشق	أحمد عادل كمال	دار ابن حزم	طبع 2003/1 م
البروديان المتدا والبر	ابن خلدون	دار الفخار - دمشق	طبع 1409/1 هـ = 1989 م
العثمانيون في التاريخ والحضارة	د/ محمد حرب	المكتبة الإسلامية بيروت	بدون تاريخ
العثمانيون والبلقان	د/ علي حسون	مؤسسة الأبحاث العربية	طبع 1989/1 م
العثمانيون وتكون العرب الحديث	مبارك الجليل	توزيع الأهرام	طبع 2002/1 م
الفتح الإسلامي لمصر	أحمد عادل كمال	مكتبة مديوني	1415 هـ - 1996 م
فتح العرب لمصر	الفريد بنارترجمة محمد فريد أبو حديد	دار الفكر - بيروت	إعادة الطبعة الأولى
فتح البلدان	أحمد بن يحيى البلالري		1992 م
فتح مصر وأخبارها	عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحكيم	ليدن (Lydon)	1825 م
التوسعات الإسلامية الكبرى	جون باجوت جلوب	دار الكتاب العربي	بدون تاريخ
في الحرب (On War)	كارل فون كلاوزفيتز (Karl Von Clausewitz)	للطبع والنشر	
القديمة	أحمد عادل كمال	دار الفخار - بيروت	طبع 1999/8 م
قلم الدولة العثمانية	د/ عبداللطيف دهيش	مكتبة ومطبعة النهضة	طبع 1416/2 هـ = 1995 م
نوار البحرية العربية في مياه البحر المتوسط	د/ إبراهيم أحمد المعوي		
الممالك والممالك	ابن خلدون	EG, Preile	1889 م
الممالك والممالك	الإصطخري	وزارة الثقافة والإرشاد - مصر	1361 هـ = 1961 م

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
معجم البلدان	ياقوت الحموي	دار الفكر - بيروت	بدون تاريخ
معجم قبائل العرب القديمة والحديثة	عمر رضا كحالة	دار العلم للملايين - بيروت	1388 هـ / 1968 م
مفصل جغرافية العراق	عبد الهادي		





## اٹلس فتوحات اسلامیہ

دیجائے اُردو میں اپنی نوعیت کی پہلی پیشکش

تاریخ، اقوام و ممالک کے روز و شب کا آئینہ ہے اور تاریخ اسلام نہ صرف ملت اسلامیہ کی چودہ صدیوں کا آئینہ ہے بلکہ یہ ’رہ سنے زمین پر بہترین انسانی تہذیب کی دلچاسی بھی کرتی ہے، لہذا نئی نسلوں کو اُفت مسلمہ کے عظیم فکری و سیاسی قائدین اور ہامور شخصیات کے ساتھ ساتھ ایسے رجال کار اور مردانِ شجاعت کے کارناموں سے آگاہ کرنا بھی اشد ضروری ہے جنہوں نے اعلیٰ کھیت اُفت کے لیے باطن قوتوں کو جنگی میدانوں میں شکستِ غاش دی اور ان سرزمینوں میں فروغ اسلام کی راہ ہموار کی جہاں کفر و جہالت کی کھٹا ٹوپ تاریکیاں مستطع تھیں۔

’اٹلس فتوحات اسلامیہ‘ اسی اعلیٰ مقصد کے پیش نظر تیار کی گئی ہے۔ اس میں امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر عثمانی خلیفہ مراد چارٹ کے عہد تک پیشتر اسلامی فتوحات کے روز بروز، ماہ بیاہ اور سال بیاہ پیش آمدہ واقعات چہار رنگ نقشوں اور اچھوتی تصاویر کے ساتھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ قاری ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہے، اس کے سامنے جانچا جبروتوں کے دروازے چلے جاتے ہیں اور اس پر سنے نئے راز کشف ہوتے ہیں۔

’اٹلس فتوحات اسلامیہ‘ کا مطالعہ خود کیجیے اور اپنے بچوں، عزیز و اقارب اور احباب کو اس کی ترغیب دیجیے۔ معنوی اور مادی فتن کی حامل یہ لاجواب اٹلس تاریخ و تحقیق کا ایک شاہکار ہے اور اُردو خواں شائقین کے لیے سوغات سے کم نہیں۔



دارالعلوم  
کتاب دستیابی خدمت کو ملی ہمارا



Book No: 76